







کون جفتی که جبین گل کو گران بلای  
 ایسان بل کای باغیان بلای  
 پانی دیوانه کی گلو کای بلای  
 بانی نو کهای دشتای پویان بلای  
 فانی کوی ای جدای نرسیر اول بلای  
 فانی کوی ای جدای نرسیر اول بلای  
 اسقدر تو شمع کربان بلای

طرح لکهنو مشاعره میرا صاحب

سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابو المنصور ناصر الدین حضرت سلطان عالم  
 محمد واجد علی شاه بادشاه اختر مختص خلده لکده والی بیت اسطنت اختر لک مشهور  
 خلف الرشید جنت حرکان حضرت امجد علی شاه سوای اور تالیف تصنیف کشید و کتب  
 دیون تین مثنویان خلاصه فکر عالی دین اسطی فیض عالم کی طبع ہوئی دیون سکندر کی گنجائش اس مختصر بیان

عشق ہی جطیح اک کوہ گران بلای	سنگ مارین کو دک و پیر و جوان بلای
مجهسا رستم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف	پاؤں کی نیچی زمین ہی آسمان بلای
مرد مومن ہوں نہ چھو و گناہ کی یادین	عشق کی دستار باند ہو گناہین بلای
شمع روشن عشق سعادتی نہی ہن پریان	سوئی سر کیر طرحت رہتا ہی ہوان بلای
قاتلا پہلی سرائ عشق اختر کو ملے	بار غم رکھا جو پیش مردمان بلای

عالی فکر باوقار خواجہ حیدر علی غفور آفس مشغول خواجہ علی بخش لکھنوی صاحب لکھنوی

گرد و کلفت جہر ہی ہی ہر زمان بلای	کیا زمین پیدا کر گیا آسمان بلای
کیا عجب ہی داغ سودا کا مکان بلای	میر بان رکھتا ہی پائی میہان بلای
رکھتی ہن ای بت تری سر پر بھانی کی لٹی	گنبد دستار سنی اید مکان بلای
خون ناحق کوچی میں اوتسک کی ہوتی زین	لاشی تر پھیل لاشی پر پھون طپان بلای
کیا سچہ کشمع سی بین یار کو تشبیہ دون	یان دہن میں ہی زبان ان ہی بان لاشی
بدلو قمری برابر و نو ہوتی ہن جلال	گلکو رکھتا ہی جوہر سوروان بلای

کون جفتی کہ جبین گل کو گران بلای  
 ایسان بل کای باغیان بلای  
 پانی دیوانه کی گلو کای بلای  
 بانی نو کهای دشتای پویان بلای  
 فانی کوی ای جدای نرسیر اول بلای  
 فانی کوی ای جدای نرسیر اول بلای  
 اسقدر تو شمع کربان بلای  
 عشق ہی جطیح اک کوہ گران بلای  
 مجھسا رستم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف  
 مرد مومن ہوں نہ چھو و گناہ کی یادین  
 شمع روشن عشق سعادتی نہی ہن پریان  
 قاتلا پہلی سرائ عشق اختر کو ملے  
 کیا زمین پیدا کر گیا آسمان بلای  
 میر بان رکھتا ہی پائی میہان بلای  
 گنبد دستار سنی اید مکان بلای  
 لاشی تر پھیل لاشی پر پھون طپان بلای  
 یان دہن میں ہی زبان ان ہی بان لاشی  
 گلکو رکھتا ہی جوہر سوروان بلای  
 گرد و کلفت جہر ہی ہی ہر زمان بلای  
 کیا عجب ہی داغ سودا کا مکان بلای  
 رکھتی ہن ای بت تری سر پر بھانی کی لٹی  
 خون ناحق کوچی میں اوتسک کی ہوتی زین  
 کیا سچہ کشمع سی بین یار کو تشبیہ دون  
 بدلو قمری برابر و نو ہوتی ہن جلال

عشق ہی جطیح اک کوہ گران بلای  
 مجھسا رستم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف  
 مرد مومن ہوں نہ چھو و گناہ کی یادین  
 شمع روشن عشق سعادتی نہی ہن پریان  
 قاتلا پہلی سرائ عشق اختر کو ملے  
 کیا زمین پیدا کر گیا آسمان بلای  
 میر بان رکھتا ہی پائی میہان بلای  
 گنبد دستار سنی اید مکان بلای  
 لاشی تر پھیل لاشی پر پھون طپان بلای  
 یان دہن میں ہی زبان ان ہی بان لاشی  
 گلکو رکھتا ہی جوہر سوروان بلای  
 گرد و کلفت جہر ہی ہی ہر زمان بلای  
 کیا عجب ہی داغ سودا کا مکان بلای  
 رکھتی ہن ای بت تری سر پر بھانی کی لٹی  
 خون ناحق کوچی میں اوتسک کی ہوتی زین  
 کیا سچہ کشمع سی بین یار کو تشبیہ دون  
 بدلو قمری برابر و نو ہوتی ہن جلال



کون عقیقی که جس بن کون بلای  
 ایستادن بل کابلی باغیان بلای  
 جانی بود که کابلی دیوای بلای  
 فلکی که کابلی دیوای بلای  
 اسفند زوئی که کابلی دیوای بلای  
 کون عقیقی که جس بن کون بلای  
 ایستادن بل کابلی باغیان بلای  
 جانی بود که کابلی دیوای بلای  
 فلکی که کابلی دیوای بلای  
 اسفند زوئی که کابلی دیوای بلای

طرح کهنه مشاعره میرا صبر

سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابو منصور ناصر الدین جنر سلطان عالم  
 محمد واجد علی شاه بادشاه اختر مختص خداوند والی بیت السلطنت اختر مکر المشرکین  
 خلف الرشید جنت رحمان حضرت امجد عیاشه سوای اور تالیف تصنیف شیر کتیبن  
 دیون تین مثنویان خلاصه فکر عالی دین اسطی فیض عالم کی طبع ہوئی دین کی گنجایش مختصر کتب

عشق ہی جیلج اک کوہ گران بلای	سنگ مارین کودک و پیر و جوان بلای
مجهسا رستم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف	پاؤن کی نجی زمین ہی آسمان بلای
مرد مومن ہون نہ چھو و گنا کر کی یادین	عشق کی دستار باند ہو گنا مینان بلای
شمع روشن عشق ساعدی ہی مین پریان	سوئی سر کی طرح رہتا ہی ہوان بلای
قاتل پہلی سری عشق اختر کو ملے	بار غم رکھا جو پیش مردمان بلای

عالی فکر باوقار خواجہ حیدر علی غفور آتش خف خواجہ علی بخش باشندہ کلمہ چار و چنان مصنف

گرد کلفت جرم ہی ہی ہر زمان بلای	کیا زمین پیدا کر گیا آسمان بلای
کیا عجب ہی اغ سودا کا مکان بلای	میزبان رکھتا ہی پاتی میہان بلای
رکھتی مین ای بت تری سر پر پھانی کی لٹی	گنبد دستار سنی اید مکان بلای
خون ناحق کوچی مین اوس ک کی ہوئی یزین	لاشی تر پھیل لاشی پیر ہون طیان بلای
کیا سمجھ کر شمع سی مین یار کو تشبیہ دون	یان دہن مین ہی زبان دان ہی بان بلای
بیلو قمری برابر دو نو ہوئی مین جلال	کلکو رکھتا ہی جو وہ سرور وان بلای

عشق ہی جیلج اک کوہ گران بلای  
 مجهسا رستم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف  
 مرد مومن ہون نہ چھو و گنا کر کی یادین  
 شمع روشن عشق ساعدی ہی مین پریان  
 قاتل پہلی سری عشق اختر کو ملے  
 گرد کلفت جرم ہی ہی ہر زمان بلای  
 کیا عجب ہی اغ سودا کا مکان بلای  
 رکھتی مین ای بت تری سر پر پھانی کی لٹی  
 خون ناحق کوچی مین اوس ک کی ہوئی یزین  
 کیا سمجھ کر شمع سی مین یار کو تشبیہ دون  
 بیلو قمری برابر دو نو ہوئی مین جلال  
 عشق ہی جیلج اک کوہ گران بلای  
 مجهسا رستم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف  
 مرد مومن ہون نہ چھو و گنا کر کی یادین  
 شمع روشن عشق ساعدی ہی مین پریان  
 قاتل پہلی سری عشق اختر کو ملے  
 گرد کلفت جرم ہی ہی ہر زمان بلای  
 کیا عجب ہی اغ سودا کا مکان بلای  
 رکھتی مین ای بت تری سر پر پھانی کی لٹی  
 خون ناحق کوچی مین اوس ک کی ہوئی یزین  
 کیا سمجھ کر شمع سی مین یار کو تشبیہ دون  
 بیلو قمری برابر دو نو ہوئی مین جلال

کون عقیقی کہ جس بن کون بلای  
 ایستادن بل کابلی باغیان بلای  
 جانی بود کہ کابلی دیوای بلای  
 فلکی کہ کابلی دیوای بلای  
 اسفند زوئی کہ کابلی دیوای بلای  
 کون عقیقی کہ جس بن کون بلای  
 ایستادن بل کابلی باغیان بلای  
 جانی بود کہ کابلی دیوای بلای  
 فلکی کہ کابلی دیوای بلای  
 اسفند زوئی کہ کابلی دیوای بلای



سیر جمال الدین مرحوم عارف خلف میر بدالدین فاضل خراسانی صاحب طبعی باشد که کهنش را در حدیث

سرخ اک پیچہ نہ بانڈی جان جان بلائی  
 روز اول سی ہی سر میں آتش سودا بند  
 ہوں تصویر سی ترسیا برو کی قید سخت میں  
 ظالم کشر کی ہو جاتی ہی قلب مابہت  
 شاخ گل پر مٹیہ کراسی عنذیب اتنا پہول  
 کوچہ جانان سی سرکین گی نہ ہم اک کام ہی  
 جا کر مجنون مجھی اک لیلی گلفام کا  
 ضبط سوز غم کری میری طرح کوئی اگر  
 آپ کہتا ہی کہلا ہی سر پہ لالی کا پہول  
 طرہ مشکید جانان میں ہی فکی بوجو باش  
 جب نکالی مانگ اوس ماہ سپہر حسن  
 کر نہ اندیشہ خداب قبر کا عارف زرا



ہر شے کو ہی ہر شے پر بہرہ کی بلای  
 ناز و نفرت ہی سینہ میں قبول بلای  
 از دہا سچوں کو عشق زلف بزم  
 لاغر اینا ہوئی عشق خط جان میں توا  
 لاس او ہدایا سور ناز و بلای  
 تجدی لون فانی کی کو دورا تاخ  
 خون جگر بندان او سربان بالای  
 کو تعلق ہے خدیوین و سخن جگر  
 بی سخن ہی صبح کی جیدی بان بالای  
 یلکین نڈایا ہون کہ سپر سے پہلی  
 تم کو تکر لاتی خود پریشان بالای  
 بک ہی ایک اعلیٰ قدرت بالای  
 حاتم الدیہ فقیر محمد خان  
 موم کو مایہ

کلمه برآمدن و مسیحی بودن مان بالائی  
صاف آنی ای نظریه که نشان بالائی  
مانندین دین عانی که می  
میون که نشان بالائی که  
کلمه برآمدن و مسیحی بودن مان بالائی





[illegible]



طره دیکار کو یاد دہوان بلای سر  
 اکی آفت ہمدی ناہکشان بلای سر  
 ہا و کو دیکھ آوری رات کو  
 ہر گہری کی بد بختی خوش نہیں آتی نہیں  
 اس قدر جو گہری نہ اب ای ہر آن بلای سر  
 ای سلیمان باد آئی تو قیامت تک ہوں  
 شاہ مردان کا  
 پتھر توڑ دیا

ابی منجم ماہ برج قوس میں آیا ہے دیکھ خواب راحت خاک ہو آئی زیر نہ خاک گیسوی شبنم پر ٹوپی ستاروں کی نہیں جوش و شست میں ہوا ای جوش پیو دہین	میرا سر جو صلیب میری زون میں خاص محل نواب مقتدا لہو کی باشندہ لکھنؤ صاحب دین شاگرد ناسخ اب سندر باندھی اپنا آشیانہ بلای سر یار فی باندھا اگر جو راوان بلای سر خواب میں چلتی ہیں ہر شب آریاں بلای سر کیا عجب گر ہو ہجوم بلبلاں بلای سر اس قدر روی ہوا دریا روان بلای سر بار غم ہی پاکہ ہی کوہ گر ان بلای سر گر پڑ گیا یہ رواق آسمان بلای سر ہی یہاں ہر موی سرنوک سنان بلای سر گرتی ہیں ہر روز لاکھوں بجلیاں بلای سر پاؤں رکھ کر کل چلی گا اک جہاں بلای سر ہی درخشان دیکھ لویہ کہکشان بلای سر خم کی خم رکھ دی اگر پر مغان بلای سر
---	---



عالم مستی میں لاؤں اپنی گہر تک شوق سے  
 سو تیوں سی مانگ کافر تہی نہیں اپنی پہر  
 آج کرو منعم تو تم جتنی چاہو سرکشے  
 یاد آتا ہی جو موبان زری اوس ماہ کا  
 اس قدر سرزمین بہرا ہی اوسکی نفو کا خیا  
 گر یہی تہی جوش میری چشم دید یا بار کا  
 فرقت دلدار میں ہمسی اوٹھا جانا نہیں  
 یاد آتی گریہ سنی اوس بحر خوبی کے کہیں  
 سیری پر میں شکستہ مثل گل داغ جنوں  
 یاد و مرگان صنم روز رستی ہی مجھے  
 آفتون پر قہقہے آئین یہاں بلای سر  
 بگو گیا آتش کدہ داغون سی یان بلای سر











اکھوت پر پر  
 باغبان خواب ہی چو کا نو غضب  
 بدنی ای جل ای بیل  
 سی باوکی نیخلدین تاختر  
 سی آپیوچ  
 قدر و نی گل کال بین زگرسی چین  
 جانیں اگر ای با بر و قدم کسے کا  
 خوش طرخان جغت غل نوروز طرخان  
 طرخان با شکر و کھو طرخان گادو

وہاں سے تھوڑے ہی عرصے میں واپس آئے۔

عاشقوی قفس ببل نالان سپر  
فرط گریہ سی مری مردم آبی ہو جائیں  
زلزل کی کالی بلا آئی نہ دی پر یون کو

آج صیاد لئی سپر تانہی زندان سپر  
بہو نہ مردم کی جو بارانہی مژگان سپر  
شاید آجائیں تو آجائیں سلیمان سپر

[illegible]

[illegible]



ہر کمال کی اگر دست خدای ربوہ  
 جانتے رہے خاک کا ہو بیکار  
 ہر کمال کی اگر دست خدای ربوہ  
 جانتے رہے خاک کا ہو بیکار

صادق لولائے شمع عشقی ولد شمع محمد بخش باشندہ کانپور صاحب لائسنس لکڑی فروش علی گڑھ

آتش حسن جبین کی ہن شراری سر پر اک پر نیراد کلا سایہ ہی ہماری سر پر ہاتھ میں رکھتا ہوں ایجان تہا ہی سر پر ہرن انگھون پہ جگہ نیلگی چکاری سر پر یہ تھی رنگ کا ہی ظلم ہماری سر پر ہاتھ رکھنا نہ کہی مٹی ہماری سر پر بال ہی ہن جو اوس طفل فی ساری سر پر تو سر وہی جو تھی کہنچ کی ماری سر پر آپ کی سر کی قسم چل گئی آری سر پر شور محشر ہی اگر آگ کی چکاری سر پر کیا ہی احسان ہو قاتل کا ہماری سر پر محکو طجانین تور کہلون یہ ستاری سر پر خون عشقی کا عبت لیتی ہو پیاری سر پر تو پر نیراد ہی یہ ہی ترا سایا سر پر کہکشان ہی شب گیسو میں یہ گویا سر پر بید مجنونا ہمیشہ ہی سایا سر پر	بال ہر ہن ہن ایجان تہا ہی سر پر بال رکھی نہیں جنت میں یہ ساری سر پر نہ قدم چھوڑو نکاح چلتی جو آری سر پر وحشی چشم سیہ جانگی صحرا کو اگر کہیل میں گنجی کی غیری سر لیتے ہیں سچ تو یہی کہی ہوئی ہی قسم کہا تی کو کیا ہی اب عنبر سار ہی سراسر بقدیر ہاتھ دوڑاؤں کہ لالا ملا جینی کی لیے غیرتی لنگھی جو کی لطف میں کہلا کی مہین صورت بخت یہ سو یا ہوں چو کوٹھن کہی سہ ہمارا جو تصدق ہو سری کی بدے نقش پاؤں کی اوس ماہ کی کہتا ہی فلک بال لفظ کی بنا میں سر کر تی ہو شب یار یہ جو نہیں لطف چلیا سر پر موتیوں کا نہیں سر پہ ہی جانا سر پر کہی مجنونا عادی تو نہیں لیلی نے
--	--

مٹی باندھا ہی جو ایجاں  
 مٹی باندھا ہی جو ایجاں  
 مٹی باندھا ہی جو ایجاں  
 مٹی باندھا ہی جو ایجاں

ہر کمال کی اگر دست خدای ربوہ  
 جانتے رہے خاک کا ہو بیکار  
 ہر کمال کی اگر دست خدای ربوہ  
 جانتے رہے خاک کا ہو بیکار





یہ ترکست ہی کسی پہول میں کبھی خشتی  
باراوس گلزار گل کا ہی طرہ سر پر

شفیق دلی علی محمد خان ولی خلف قائم علیخان باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید ظفر باب خان راسخ

گر گنجی وہ جزاؤ کہی چپکا سر پر	بہر گنجینہ جو چرخ شب یلدا سر پر
ہاتہ رکھی گا جو وہ نور کا پتلا سر پر	چور مہدی کا بھنی گا بد بیضا سر پر
یار فی باند ہا ہی یہ بالون کا جوڑا سر پر	یا شہایا ہی کوی کیل کی کالا سر پر
کھینچ دیتا اوسی کوئی جو شبیدہ یوسف	رکھتی سو مرتبہ آنکھوں نی لٹخا سر پر
در و سر عاشق بیدل کا ابھی ہو کا فور	صندلی اوڑھ کی نکلو جو ڈوٹیا سر پر
مرگئی ہم تو عیادت کی لئی وہ آنے	پہلی تو آئی اجل بعد سیما سر پر
چھوڑون کسطح ترنی لف چلیپا کا خیال	بچ کر جان لیا مول یہ سوا سر پر
سوئی بر سین جو کہی باندہ لی وہ شک پری	اپنی زلف عرق آلود کا جوڑا سر پر
اوسکی تصویر کا نقشہ جو مری ہاتہ آیا	کہی آنکھوں نی لگا یا کہی رکھا سر پر
نکست زلف منم سو گہی تو یہ دل فی کہا	مشک ہی عود ہی یا عنبر سارا سر پر
پانچ بوسی ہمیں شد عنایت کیجے	پنچتن باک کا ہر دم رہی ہمایا سر پر
ای ولی لطف یہ ہی عشق میں جاننا زیکا	نیم ہی خنجر قاتل کا تقاضا سر پر

سعدن موت خواجہ محمد صولت خلف مولوی عبد الغفور باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید خواجہ محمد علی

عاشقو کی نہ چلی تاکہ میں آرا سر پر	رکھتی بالون میں اسطرح سی شانا سر پر
کوہ غم مینی اوٹھایا ہی جوتہا سر پر	ایڑیو نکا مری پہنچا ہی پسینا سر پر

عاشقو کی نہ چلی تاکہ میں آرا سر پر  
کوہ غم مینی اوٹھایا ہی جوتہا سر پر  
رکھتی بالون میں اسطرح سی شانا سر پر  
ایڑیو نکا مری پہنچا ہی پسینا سر پر

دفع ہائی کی قاتل بھی فال  
پہلے اور ہاتھوں کو چڑھایا سر پر  
ایک کی خوب زلفوں کو چڑھایا سر پر  
عاشقو کی نہ چلی تاکہ میں آرا سر پر  
کوہ غم مینی اوٹھایا ہی جوتہا سر پر  
رکھتی بالون میں اسطرح سی شانا سر پر  
ایڑیو نکا مری پہنچا ہی پسینا سر پر



10/10/1944

سایه اوس دور کی دیوار کا یاد آئی گا  
سو کا خست بین اگر کت ایطوب است  
دم نخل ای مراش بی جمع الدین  
پیکو موت می مرشدی ریتباری  
دست شفقت سببی کہما نہ مسیحا سپہ  
وصل کا آپ تی اسوت میں بھیجا پیغام  
آج کل افست کھسو میں پریشانی سے  
اللا میں ابھی یک کیا پر

سرکشی کرتا ہی اس مرتبہ وہ رشک مٹ  
 نہیں درکار مجھی نکل ہمای شہ حسن  
 سر بلندی تری دیوانو نگہی ہستی مین  
 اور ہی رنگ نمودار ہوا با لون سے  
 سیکہ لیگی جو مری نالہ کشی کا انداز  
 آشیان طائر دل فی نہ بنایا اپنا  
 ہون مین کلچین غنایات ترا ای طالب

بدلی دستار کی ہے عقد ثریا سپر  
چاہتا ہوں تری دیوار کا سایا سپر  
بدلی دستار کی ہے دامن صحرایہ سپر  
غبنین ہو گیا اسی جان دو پتا سپر  
باغ اوٹھا لیگی ابھی بلبل شیدا سپر  
ایک تنکی کا بھی احسان اوٹھا سپر  
گلستان مضامین کا ہی طراسر سپر

سید منیر شریکو عرفان غایت عشق خلف اکبر و رشاد احمد مزار انسن باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

ہی یہاں یار کی تلوار کا جلو اس پر  
برہمی زلف کی قاتل نہیں بجا اس پر  
کب ہی امی مہر چین سرخ دوپٹا اس پر  
آرزو ہی کہ تری تیغ کا چلنا دیکھیں  
شق ہوا کوہ سی ٹگر کی جوائی جوشن خون  
تمنی بال اپنی فقیر و نکی المین کہو کے  
جلوہ قبضہ شمشیر تراستے قاتل  
بنتی ہین شانہ پی زلف سیہ ہو کر چاک  
ایک تہہ ہر گامو س گل آخر ہے

ای اجل کوندنی ہی برق بخلا سپر  
ہین یہ تار نظر عاشق شیدا سپر  
ہی یہ عکس شفق صبح تناسل سپر  
دلغ سودا ہوی ہین چشم تناسل سپر  
پہاڑ کر باندہ لیا دامن صحرا سپر  
خضر کی عمر ہوا شدہ کاسایا سپر  
زخم کیونکر نہور رشک ید بیضا سپر  
یون پہنچتی ہین دل عاشق شیدا سپر  
خندہ زہن ہین دہن زخم کف پاسپر

نوبل حسن خان فی اہم ہزار و شش ہزار و بیست و نہ  
باشندہ لکن صاحب دیوان شاگردوں پر غفیر جانان  
بوجہ بہاری ای عمر زلف بتان کا کس  
ایڑیان کب یہ ہو سودا  
بھی جان آئی تو باجی دہہ جا مان پور  
زندگی میں یہ ساقی کو دعا دیدتا ہوں  
وامن بر سر مکان کاری سیار

باده دادن بن زنی باده اوس کلاس

کی خدنگانین به بادش

خانی نشان جوهری به بادش

ماری پیشانی پیمان عقد بنام

موت زده کی اوست کی در

سنگ زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

آفتابی نامدار شاهزاده والا گوهر مرزا محمد خورشید قدر بهادر قیصر خلیفہ امیر محمد اسماعیل بهادر  
مستوفی بن محمد خرم نخت بهادر بن شاه جهاندار شاه بهادر شوره سخن گوهر علی شیر مشیر گوی اتفاقا  
بهوتای سوسلی کی سب سیرا تصنیف کتب تلخ فاشتر کتفراتی بن غزل جبریت تن کر کی بواسط

تیغ قاتل کی جو اوٹی تو بهایا سپر  
صاف شبکو نظر آیا به بیضا سپر  
ابو یه بار غم عشق او بهایا سپر  
ابر تاریک سمنگر هوا جو را سپر  
کنڈلی ماری ہو کی کلاهی که جو را سپر  
بحر خوبی فی وکهایا بهین دریا سپر  
ماه کامل فی او بهائی شب یلدا سپر  
یاد گیسوین چڑیا بهتا ہی سودا سپر  
چاون سی هر جو بهیلا وین پنجا سپر  
بعد مردن ہی ہی سمو کاسایا سپر  
اسن شفیق ازلی کار ہی سایا سپر  
ڈاکر آیا جو و زرد و وٹا سپر  
موت تو سامنی ہی اور میسا سپر  
روز رور و کی او بهایا هون صحرایا سپر

جو بلا عشق میں آئی اوسی رو کا سپر  
علاج کا شانہ جو کل غم سی پنجا سپر  
خضر دل منزل مقصود کو پنہا دینا  
چاندنی پہیل کئی بال جو چہری سی ہٹی  
پچ پچ جائیگا دلیر سی ہو کی من کہے  
آبی کل آب وان کا جو دوپٹہ اوڑھا  
رخ و گیسو جو دیکھا تو ہوا دہیان بہین  
دلمین شعلہ سا بہت کتا ہی خیال رخ سی  
نیش عقرب ہی طریقہ قمر اندامون کا  
کشتہ قامت جانا کو کرو باغ میں دفن  
یا خدا دشت جنون خیز کو رکھت آباد  
آنکھوں میں طالع بیدار کی سسوں ہولی  
نزع کی وقت عبادت کو وہ آئی افسوس  
دشت دشت مرغی لونی تہ و بالا ہے

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در

موت زده کی اوست کی در





[illegible]



ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ  
 ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ

ای اوج جو که خلق بین عالی و باغ بین	ادناسی ہی وه کرتی نهین بین فرا و باغ
آغا حسین علی مرحوم برشته باشند که بنو صاحب یوان فارسی ورخته شاگرد میر تقی میر	
به وقت هسی کرتاهی وه نو جوان باغ	اتنا و باغ او بهانیکا همکو کمان و باغ
ناله پنچ گیا جو کوئی میرا عرش تک	مست جانیکا و بین ترا ای آسمان باغ
عاشق جو تپه هم هوئی کیا کف سو گیا	اتنا تونه همسی کرد و سه زبان و باغ
جست بکهنی ہی آپکی تیوری چری هی هوئی	یا رون سی هت در نه کرو مهربان باغ
غیرت برشته یار سی اتنی نه چا هسی	کرتاهی کوئی شق بین ای خسته جان باغ
میر ولد حسن فوق خلف میر مولود علی باشند فرخ آباد مقیم که بنو شاگرد میر وزیر صبا	
کیونکر کری نه جسم سی روح روان باغ	کرتی بین مین زبان سی سدا می جهان باغ
دو چار دگی واسطی آئی بین و هر بین	کرتاهی همسی کسلنی آئی آسمان و باغ
سنتا نهین هزار کی فصل بهار بین	پهنچا هی عرش پر ترا ای باغبان باغ
نازان وه حسن پر ہی مین نازان عشق پر	وان هی اوسنی باغ محبی ہی میان باغ
تقریف باغ خلد کی تجه سے اگر سنون	ججه رنگ کوئی واعظا اتنا کهان و باغ
ایسا بسا ہی پیر بین یار سه شام	سو نگه بین جو بوئی گل یه بین ہی باغ
دانتون سی کاٹ کر نه تجی بهیک کن بین	بک بک کی خالی کر نه مرا نی بان و باغ
یه دور یه مزاج ترابی ثبات هت	اتنا نه چا هسی تجی آئی آسمان و باغ
ای فوق کام کانین ریتا کسی طرح	انسان کا خراب گیا بس جهان و باغ

ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ  
 ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ  
 ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ  
 ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ



ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ  
 ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ  
 ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ  
 ای بخت خدا کی بندون سر کربا دیند کجا نیندین باغ  
 ای پیر باغ ایسا کجا نیندین باغ







بیا بسند یی بی بی بیا بسند یی بی بی  
 بیا بسند یی بی بی بیا بسند یی بی بی  
 بیا بسند یی بی بی بیا بسند یی بی بی  
 بیا بسند یی بی بی بیا بسند یی بی بی

طائر دل کی ہوئی عمر بسر بالونین  
 سنبل تر کا ہی عالم تری تر بالونین  
 نہ ہر افعی کا وہ کہتی ہیں اثر بالونین  
 دل صد چاک کا ہوتا جو گدڑ بالونین  
 پڑ گیا بال پڑو جی جو گھر بالونین  
 بڑی شائہ ہوا کنگھی کا شجر بالونین  
 چھلین جگنوں کی طرح کیوں نہ گھر بالونین  
 یہ سفیدی نہیں ہی گرد سفر بالونین  
 گرد اور گرد جو پڑی ہو وہ شکر بالونین  
 ابھی یہ مشک ہو کا فور سحر بالونین  
 صاف نظر ابھی سفیدی سحر بالونین  
 کس بلا کا ہی مری جان اثر بالونین  
 طاقت آجانی اگر لکھ کی پر بالونین  
 ایسی تاثیر ہی ای گل تری تر بالونین  
 تیغ ہی مانگ تو حلقہ ہی سپر بالونین  
 ہین جو تعویذ کی یہ شمس و سحر بالونین

راہ آئی نہ رہائی کی نظر بالونین  
 ہوا منناک مرا تار نظر بالونین  
 جسنی سو نگہا نہ جیسا ساپ و سی سو نگہ گیا  
 بیج سی دانت کی گنجی کی بھی کہہ کر تا  
 آگئی اشک جو مگر کان پہ تو بقدر ہو  
 اوسکی بالیدگی زلف کا اندری اثر  
 کوچہ زلف میں برسات ہی شکونی مر  
 رہ روی ملک عدم مجھ کو کیا پیری نے  
 نیشکر فی ہو جو وہ طفل شکر لب ہو سور  
 گوری ہاتھوں ہی جو موبان سید کو چھو  
 خواب غفلت سی ہو بیدار کہ پیری آئی  
 سایہ زلف سی اسیب پری ہوتا ہا  
 ہو جو نظرون سی نہان و ڈکی و سی بیکار  
 اوس پڑ جائی اگر دیکھ لی شکو سنبل  
 سہ چڑھی کیا کوئی اوس قاتل عالم کی دلا  
 چاندنی دھوپ کی ہی ساتھ نمایاں محسوس

خاص علی جلال لدیکیم اصغر علی دہستان کو ہاشمہ لکھنؤ شاگرد امیر علی خان مالک

صاحب دیوان شاعر ذوالعقاب عاشق علی خان بابر  
 صاحب دیوان شاعر ذوالعقاب عاشق علی خان بابر  
 صاحب دیوان شاعر ذوالعقاب عاشق علی خان بابر  
 صاحب دیوان شاعر ذوالعقاب عاشق علی خان بابر



کتاب کی توثیق میں چالیس بیسی بیسی  
 دن رات کی دیکھائی ہوئی کو باہر سے زلف  
 ایسی جان جانی بین محل خانی والیان  
 اسحاق علیجان اسحاق ولد خدا علیخان  
 اولاد میں نواب سارا جنگ کی باشند  
 کھنڈ صاحب دیوان شاکر دیشیکار  
 نواب عاشور علیخان جبار  
 عارض اپنی چوڑ دس اوکھڈار زلف  
 فصل جنون کی جکو دیکھا دی بہار زلف  
 دیوانی کی طرح سی ہوئی ہی عیسیٰ زلف  
 ہر دم چوڑی باؤن پر گرتی ہی بار زلف  
 دشت میں ہی وہ منجھ جاب تبار  
 سرتیر ہی پائری شاکر زلف

<p>ایڑی چوٹی پہ مین اپنی تجھی قربان کرو                  ون نہ ڈہل جائی نہاد ہو لو بوا مہر نشا                  ہوش کسکو ہی کھلا ہی کہ بندہ ہی جوا                  کا لاما موہی ہر اک بال مری پیٹے کا                  بندی درگاہ جو نو چندی کو درگاہ گئی                  وصف میں چوٹی کی اک شعر نہ چوٹی کا کہا                  آتی ہی اوڑکے انگہ پہ جو بار بار زلف                  گویا گھٹائی آج چمن کو ہی چھا لیا                  سنبل سنا پہ ختم ہی چوٹی کا گوند مینا                  اوڑھتی ہوئیں مین سی مین کھاتی ہوئی تک                  خود دم وچہ رہا ہی جدائی تھی یار کی                  لاکھوں ہی مرد و عورتی تجھی دیتی ہیں لہلہ                  مکھڑی پہ اوسکے ہنی سی عقدہ کھیل گیا                  ہوئی ہی سیکلی مجھے گلخان کمال ج                  کچھ بل کی بات تو نہیں سید ہی یہ بات                  سنبل سنا نہا کی پنجوڑی جو تو فی بال                  ہندو کی بلی باجی یہ عنبر سی کیوں کر</p>	<p>یرری طاقت ہی چھوٹی تو جو ہمار ہی چوٹی                  مستی کا جل کرو گی رات کو کنگھی چوٹی                  ناک چوٹی مین گرفتار ہوں کسی چوٹی                  مرد و موی کا ڈھی دل ہی افعی چوٹی                  ایک سی ایک نظر آئی زالی چوٹی                  جانتا صاحب بکلی کیا ہی یہ چوٹی چوٹی                  جنگلو ہرن کا کہیں ہی ہی شکار زلف                  مکھڑی پہ اوکی ہی یہ دکھائی تیار زلف                  چوٹی کی موڑتی ہی میری نو بہار زلف                  زلفن کی یاد آتی ہی بی خستیا زلف                  میری گلی کا ہار نموز خیسار زلف                  السد ری کیا بڑا ہی تر اے تبار زلف                  دل لون کیسا ایلہی ہی جیتے اس زلف                  دیتی اوچھ اوچھ کی ہی لکھی کو خا زلف                  کا کل شنی ہی دیکھی نہیں سچا زلف                  پانی کی بوندین موتی ہین اور بار زلف                  مشکلی کی اس خطا پہ کروں تار زلف</p>
--	--

سو دیا نون کی غمین ہوئی سو گوار زلف  
 شانی پہ اوس پوی کی ہوئی سو زلف  
 زندان بہا کی گلشن ایجادا دیر زلف  
 جسے ہوئی ہی میری گلی کا یہا زلف  
 صیاد یہ ہوئی جوئی گلی کا یہا زلف  
 آہی غن کان کری کی سنگار زلف  
 عسائی اوی سودی مین اسحاق زلف  
 انٹی سی ہوئی ہی پیر زلف  
 مرزا علی حسین موم اوج خلف مہر زلف  
 پھانڈہ لکھو صاحب دیوان شاکر زلف  
 لکھی ہوئی ہی سنبل شکی بہار زلف  
 دھنڈا ہی کی لکھی ہی سنبل شکی بہار زلف  
 نیشنال دھنڈا ہی کی لکھی ہی سنبل شکی بہار زلف

1. The first part of the document is a list of names, including "John Doe", "Jane Doe", and "John Doe".







جنبی و کباب صورت سنبلان بریشان بود  
 او ز کتی جمعیت دل و داه ری تا شیر زلف  
 شانه سان ل کیون نهو صفا کای غلامی  
 زلف کا حلقه کمان زلف منو نیز زلف  
 بو بو برینجی کا کلک تصویر سی وین زلف  
 خوش نثاروی کتابی بی بیون زلف  
 فنل کر ناخیز کر دنیا سی کام زلف  
 جو چون سی آتشی ای زنجیر زلف  
 سج بی بکالی بلا دام زلف  
 مرغ دل و صیدا اقلن آگیا زلف  
 ای عجب قیدگر اعلی قلندر زلف  
 بهار جابین کی کبان هم زلف  
 صاف زنجیر ای جلد مصحف خسار کا  
 تونی و کانی نهین کالون بو زلف

ہی تزل زین ترقی پر ترا دامن حسن ہر شب غم طول بین و ز قیامت بر ہی	ہی گریبان گیراگی اب ہی منگیر زلف لیون دکہای شک کو ای کوفی زلف
شیخ ولی اندم حرم محبت ہجیان آبادی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا رفیع لہو کاش یون ہو تادل اپنا بستہ زنجیر زلف	خال عارض جون ہی اوس کا فر کا ونگیر زلف مو ہو ہو وی بان سی کس طرح تغیر زلف
دل و بختا ہی ہر اک حلقی کو ہی کویا خیال انکھریان صیا و پلکین تیری ابرو کمان	وحشی دل کیون نہین بی دام ہو زلف اہل خط مرزا ستم علی مرحوم رقت باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش حرات
مین کہا مانی سی اوسکی کہینچ تو تصویر زلف کیون دیوانی گریبان کو کرین صدا چالہ	آہ کہینچی آہ اوسنی سنتی ہی تغیر زلف دست شانہ ہو جو گستاخی سی منگیر زلف
پھنس گیا یہ آب سی و سنی پھنسا یا تو نہین لی پریشان دلی اپنی آب خبر رقت ذرا	ہی گناہ دل غریز و کچہ نہین تقصیر زلف بی طرح اب ہو گئی ہی اوسکو کچہ تاثیر زلف
اب کر گیا کون پیاری عزت تو قیر زلف کیون نہ ای مانی پریشانی مجی دن بہر ہی	راہی ملک عدم مہین بستہ زنجیر زلف رات مہر بہر ہی ہی انگھون مہین تصویر زلف
پچ کہتا ہی نہین ہی گلشن ایجا دین صاحب اسلام کر سکتی نہین تحقیر کفر	کیون ہی سی سنبل پریشان عاشق و لکیر زلف حبسی تیری عارض تال بان فی کی تو قیر زلف
بہر نظر و دیکھا جو اوسکو مر گیا مار سیاہ دلی و غم سلطان جان	واہ رمی تاثیر زلف اندری تاثیر زلف لکھنؤ ہونماتند کسی شب یلدا دراز

۳۵  
 جی کانی کا نہیں منتر دہی بد بلا  
 افعی پیمان اگر کتی تو ہو غمیر زلف  
 ہو کوی ہو پویشی جھینک را حن بد بلا  
 نرم دل ہوئی نہین و اس بستہ زلف  
 ہم ہی ہم زین کار ہی بن کتی و غمیر زلف  
 کہی پستی پاس شمع دفا کی و غمیر زلف  
 بد بلا مار سہی یہ نہین کا زلف  
 سنبل کی منتر کو پڑھ کر کتی و غمیر زلف  
 واہ رمی تاثیر زلف اندری تاثیر زلف  
 دلی و غم سلطان جان  
 لکھنؤ ہونماتند کسی شب یلدا دراز  
 لکھنؤ ہونماتند کسی شب یلدا دراز  
 لکھنؤ ہونماتند کسی شب یلدا دراز

سلسلہ انکی نہیں الٰہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتا ہی ملتا ہے عظیم آباد صاحبان  
 اسی شہ خوبان جهان دل ہوا نسیم زلف  
 عرش پر پہیاب دماغ کافر بی زلف  
 سلسلی سی آج کرتا ہوں میں تفسیر زلف  
 مشک کی دانی گرین کہ ہوشی و سکی جانیں  
 صفحہ خسار گل پر لکھی اوس گل کی شبیہ  
 جسطح ساہون میں اک سوار ہوتا تھی رو  
 کاٹنی سی اوسکی مر جائیں تو اسکو دیکھ کر  
 اپکا سگھڑا چوڑا بلدی تھی سے کہل گیا  
 میں یہی ست اسکی ہر کوچی میں دل عاشاکی  
 غنچہ دل کی کئی تگری او ہر جب آگئی  
 گردبالون میں پڑی اوسکی نوافیقمان ہو گئی  
 عاشقوں کی ہی دل پر داغ سی طرفہ بہار  
 اسقدر نخوت نہوگی بادشاہ زنگ کو  
 خانہ ہای نقش حب ہو ہو گئی صراحی پین  
 ہو گیا سیما دل قائم حب و سی جا ملا  
 ہو سر اپا محو ای سلطان خیال پارتین

ہی عجب نام محبت حسن عالمگیر زلف  
 طایر طوبا و سدرہ ہوتی میں نچیر زلف  
 دست فکر شوق میں ہی یار کی تصویر زلف  
 گر قصو میں کوئی دیکھی تھی تصویر زلف  
 زلف سنبل کی قلم سی چاہی تھی طیر زلف  
 یار کی بھی لفت کو زلف تو نہیں کہی میر زلف  
 ہی زیادہ مار قی تل کہیں تاثیر زلف  
 لوٹتی تھی خاک پر کیا خاک تھی تفسیر زلف  
 بزم زندان ہو گیا ہی خانہ زنجیر زلف  
 موج نہکت حق میں میری ہوئی تفسیر زلف  
 زبر فشان کاغذ پہ لکھی فسحہ اگر زلف  
 ہی مبرصع کار ساری آگئی زنجیر زلف  
 جسقدر مغرور ہی یہ کافر بی زلف  
 مشک سی تعویذ حب لکھا ہی تفسیر زلف  
 ہی عجب ی گل خواص سنبل اگر زلف  
 چشم کا بیمار رخ کا شیفہ و لکیر زلف

ان کی تفسیر میں بال بس عالم میں ہی تفسیر زلف  
 صاحب زبان مولوی جھان جھان جھان  
 کیون نہو دی دل مرا پھر زلف  
 عاشقوں کو تپ سی زلف زلف  
 کیا پریشانی میں دل اول کو  
 میں نہ جانوں کتنی تفسیر زلف  
 دشت مجنون کا تھی احمدی تون  
 دل پہ میری سے کتا تفسیر زلف  
 حکیم و جید اللہ خان و جید اللہ خان  
 دیکھی کیوں اپنے پہلا زلف  
 خود بینی اصل نہیں تفسیر زلف  
 بار والی خانہ والون کو وہ  
 دیکھنے سے کہ عجب تاثیر زلف  
 دیکھنے سے کہ عجب تاثیر زلف  
 دیکھنے سے کہ عجب تاثیر زلف  
 دیکھنے سے کہ عجب تاثیر زلف

سلسلہ انکی نہیں الٰہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتا ہی ملتا ہے عظیم آباد صاحبان  
 اسی شہ خوبان جهان دل ہوا نسیم زلف  
 عرش پر پہیاب دماغ کافر بی زلف  
 سلسلی سی آج کرتا ہوں میں تفسیر زلف  
 مشک کی دانی گرین کہ ہوشی و سکی جانیں  
 صفحہ خسار گل پر لکھی اوس گل کی شبیہ  
 جسطح ساہون میں اک سوار ہوتا تھی رو  
 کاٹنی سی اوسکی مر جائیں تو اسکو دیکھ کر  
 اپکا سگھڑا چوڑا بلدی تھی سے کہل گیا  
 میں یہی ست اسکی ہر کوچی میں دل عاشاکی  
 غنچہ دل کی کئی تگری او ہر جب آگئی  
 گردبالون میں پڑی اوسکی نوافیقمان ہو گئی  
 عاشقوں کی ہی دل پر داغ سی طرفہ بہار  
 اسقدر نخوت نہوگی بادشاہ زنگ کو  
 خانہ ہای نقش حب ہو ہو گئی صراحی پین  
 ہو گیا سیما دل قائم حب و سی جا ملا  
 ہو سر اپا محو ای سلطان خیال پارتین



ای پادشاه ملک ضلعه  
ای مردن پی آیین او در گروای  
تقایی بی هوگی ای گرفتار دما را  
ای مور قونی بانی کلین بود  
جستیدن آن عیال طر آتی شام



عبدالغفار صاحب  
مستطاب است به کتب و تصانیف  
شاهان و ملوک و اعیان  
و ارباب و بزرگان  
و اعیان و بزرگان  
و اعیان و بزرگان

لیکن زلف  
سند است  
مستطاب است  
مستطاب است  
مستطاب است  
مستطاب است

بیاد فرمال  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده

چون بنای  
چون بنای  
چون بنای  
چون بنای  
چون بنای  
چون بنای

دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده

ایام هجرین نظر آتی نه شام زلف  
شام شب فراق هی تشبیه نام زلف

آنکه چون من روز چهره روشن بهر کیا  
استغنی من کسکو هی صفدر امید ج

مولوی میر ناصر علی مرحوم نصیر ولد مولوی عبدالعلی باشند که هنوز صاحبان شاگرد و ناخ

مولوی میر ناصر علی مرحوم نصیر ولد مولوی عبدالعلی باشند که هنوز صاحبان شاگرد و ناخ

اک دل بین دیکه بی دل اسلام لام زلف  
هی عرض اب بڑا و نه طول کلام زلف  
دل بین او بجز بهی سخن ناتمام زلف

بهولای شیخ کیون حرم احترام زلف  
جانی شب وصال ہی چیر و نه ذکر مو  
گر که بین هم سودا و شب هجر سی نصیر

خوشنویس خلی و حلی شیخ اشرف علی شرف و شیخ منظر علی باشند که قصه مصطفی ابا و عرف  
کسمندی توابع لکهنو صاحب دیوان شاگرد شید منظر علی خان نسیم دهلوی که

گور روز لاکه سر به بلالای شام زلف  
هر طائر نگاه ہی پاست دایم زلف  
هی تیس روز مشغله مشق لام زلف  
او بت بهاری دل بین هوای هر مقام زلف  
رومی تیرا و آکی هوئی بین غلام زلف  
بند بهر کور ہی ہی شب مشکفام زلف  
صبح وصال هو تو نظر آتی شام زلف  
پهنا طلب هو عمل شاه شام زلف  
اشرف بلای جان کہا بهی نام زلف

هرگز چو بیکجا دل و جشی مقام زلف  
میرای کچھ نہیں دل و جشی ہی ام زلف  
سودا ہی محکو کامل مشکین یا کسا  
کافری غلبه آنکه کعبه بین بهر کیا  
افشان نہیں چنی ہی کیسو به بار نه  
هی مانع نظاره صبح عذار یار  
طول شب فراق کو کو تیرا کی نصیب  
بهر رخ پر اپنی چو پری و س آئینه و تالی  
سودا و اسکا بعد فقا سر سے جائیگا

دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده

دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده

دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده

دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده

دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده  
دشمن زنده





[illegible]

چندین ساله که چون ولد کاکیا پادشاه شده  
 لیکن شاکر دوا بخشور علیان بهادر  
 بزرگی که این غنیمت ساری ای پادشاه  
 سامری سیاهی سوار کی بین چو زلفین  
 جان پر کیس گئی و یکم که اندو زلفین  
 وصف بین صواب شاه نواد پر کیس ای  
 نوید ساری این مضمون کا بهادر زلفین

زمر سنی کی خلائیہ دل ناکشاد بجای  
 افعی غضب نوخوار بین ابروز یفین  
 لون سنی محبت بیلی سنی ال او بجا شکو  
 خواب بین جو نظر آتین محبی سرور یفین  
 ای چون کسی کو تیری ای تھی مقول  
 بن گئی این سن و شمع وہ ابروز یفین  
 ابروز شین بر حضرت سلطان عالم کی قبر  
 بن علیان کمال حسن الیوم الکلی  
 بن علیان کمال حسن الیوم الکلی

سید علی حسین طوبی ولد میرا مانعلی باشندہ لکھنؤ مقیم حیدر آباد دہلی	چہرہ یار پہ بکھری ہوئی کیا خوب ہی لہن
دستہ سنبل گلشن سی فیض سب ہی لہن	عضو جو اسکا ہی عیاں نما ہی طوبی
نادر تخلص بادشاہ ہے احدی باشندہ دہلی حاضر میان ولی	اتنی بڑی ہوئی تھی ابھی نہیں شعور
لپٹی ہی جای چہری سی عمر شید کی لہن	میر سجاد سی او دہلی
روز سیاہ نالہ شبگیر ہی وہ زلف	نیری تمام حال کی تقریر ہی زلف
بالی کی چھلی پھانس کی لائی تھی شہت لہن	یہاں ہی وی یار کی اوپر شکست لہن
سنبل چمن میں محبت سی یاد ہی ست لہن	یہاں ہی میری طبیعت سا اوکل حال
وہ انتظام رخ کا ہی یہ بند و بست لہن	لچہاں لوچہاں جو عشاق یوں نہ دین
ہی کیا ہی بد بلا دل بند و بست لہن	کی کو پوچھا ہی سہیہ قلب ہو گیا
بہتر نہ موم یا تھی ہو وی شکست لہن	مل شکست بند کبری شانہ کیا درست
سر سی تری بلند ہی شان بست لہن	ارض کو پہنچیت چند ان شکوہ حسن
نادر ہی یہ کہ ہی یہ بیضا بدست لہن	نرا احمد بیگانہ مہم طپان لہن
	چاق باشندہ شاہجہان آباد مقیم کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طلپش
	سرخ پہ کر رہا ہی ہی بند و بست لہن

و از صفات کاف و غیر خوب بگفتنی است  
 این پنج ذراتین از یکبارگی بیانی است  
 که هر چه از این طبع است اینی پس بالای است  
 که هر چه از این طبع است اینی پس بالای است

اسمیت



خلف کفر و کفر با اولاد آفاغید و خاندان  
 نیشاپوری باشند که کتب و تصانیف  
 چندی از سرسری کتب با جرایز و  
 اندر سب سے دوری کبھی بلای زلف

سوداخی بوی گیسو چایان کبھی نہیں  
 باد صبا کے کالی کا اوسکی سانس کی  
 جب کبھی کونڈ کبھی سانس چیلکی کا پیرا

اچان مودو چو پو لون بنی بانی زلف  
 کبھی بلای زلف کبھی کبھی کبھی

ہو خجالت سی نہان ابر تک میں قناب  
 مار لیگی اکٹ اک دن یا زلف غبرین  
 طول دور تار یک ہی ایسا کہ دل و بچا کیا  
 کس فی کہولی گیسو مشکین چمن میں اچھا  
 حشر تک مجھو عالم ربیکا منت شہر  
 شہر میں چاروں طرف نجیر کی جھنکار  
 نورخ چمکا جواو سنی بال اندہی ہی حصیر

چہرہ پر نور سی جٹ ہری سر کاخی زلف  
 کیا عجب فحی کی صورت گورچی جان زلف  
 ای خاک فرقت کا دن ہی شب یلدانی زلف  
 بس گئی باغ جہان میں بوی غبر سانی زلف  
 اسی صنم جب تک ہی گامندہ تو بکھری زلف  
 کو بکھری بہر ہی میں شاید آج کل شیدائی زلف  
 بڑھ گیا دن کہٹ گئی جیسی شب یلدانی زلف

اچان مودو چو پو لون بنی بانی زلف  
 کبھی بلای زلف کبھی کبھی کبھی

مولوی احمد حسین مصنف لڑناج الدین باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد اشرف خان

ای جنون سر کو سر نویسی ہوا سوائی زلف  
 نقد دل و بکھرید گیا اسی شیدائی زلف  
 مار و طو اس یک جابر تہی نہیں باہم کہیں  
 یہ وہ ناگن ہی کہ جیسی مار ڈالی سیکڑوں  
 دو وچپان کی طرح غیرت سی بلکہ ہایا کرے  
 ہوں پس محفل کیونکر نعرہ زن بل جرس  
 اختر تابان شب یلدایں آتی ہیں نظر  
 دو وچپان کی طرح کہاں ہوں دل میں بچا

جان جانی کو بلا سی پاتہ اوسکی زلف  
 عاشق بیجان سی جیٹنی کا نہیں سوائی زلف  
 ہی دل پرواغ کو کس طرح سوسو دای زلف  
 زہر کا اوسکی نہیں افسون ہی شیدائی زلف  
 تو چمن میں جاکی سنبل کو اگر دیکھائی زلف  
 کہا ہی ہی بل رخ پر نور پر لیلی زلف  
 موتی کی ہاریہ لپٹی نہیں بلای زلف  
 جیسی ہی مصف ہوا ہوں عاشق سوائی زلف

اچان مودو چو پو لون بنی بانی زلف  
 کبھی بلای زلف کبھی کبھی کبھی

اسد الدولہ رستم الملک فکی خان بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر متخلص فکی



عفی عنہ بن نہیں علقہ بای زلف  
 پوہا نیسان بن ایک بن بن بکلی زلف

نشان کی طرح لاکہ زبان سی  
 ہر روز صبا دین علی ہر روز صبا دین

اچان مودو چو پو لون بنی بانی زلف  
 کبھی بلای زلف کبھی کبھی کبھی

کالی سانی کی ہائی علیا نہیں چاہ  
 باغی غم ہر گم ہونے کی زلف  
 سدا خان ناصر دلسات خان بدستہ  
 غنیمت ہونے کی ہونے کی زلف  
 مار سہا ہر بنی بنی ہونے کی زلف  
 یارب کوئی ہونے کی ہونے کی زلف  
 بوبانی ہونے کی ہونے کی زلف  
 لکھنوی ہونے کی ہونے کی زلف  
 جہاں ہونے کی ہونے کی زلف

شانی کی ہر زبان پہ ہوا جراتی زلف  
 سوئی کمر و تار ہوا اگر جہونک کہا نہی زلف  
 جب ابتدائی خط ہو تو ہوا انتہائی زلف  
 صندل کا عطر چاہتی تھکوا رہی زلف  
 چلتی ہی اپنی گلشن دل میں ہوا زلف  
 دنیا میں کوئی ہونہ پریشان ہوا زلف  
 شانہ بنی جو ہاتہ تو وہ ہاتہ آتی زلف  
 وہ پیچ کچھتی کہ بہت پیچ کہا نہی زلف  
 ہم آشنا تھی رخ برین نہیں آشنا نہی زلف

افشا ہوا از حسن کہیں عقدہ ہائی زلف  
 ای خوش خرام پیچ تراکت کا ہے بڑا  
 ہر قطع سلسلہ تری حسن کا کہے  
 یہ دور و سر موہی مصالح کی تیل سے  
 سودا ہی جھکوسنبل باغ مراد کا  
 روزیہ نصیب ہو موزی کی واسطے  
 آئینہ دل جو ہو تو وہ صورت نظر تری  
 شانی کی جاؤ نہیں بل صیحاک و بجی  
 نفرت کمال و کدو درنگی سی ہی صبا

حکیم اور فاضل سید علی شوق خلفا کبر و شاکر دیر علی وسط رشک باشند کہ ہوا

جاری بان چہر ہی جواب ہجراتی زلف  
 باری گران ہوتی ہی یہاں تک ہائی زلف  
 میں آئینہ دکھاؤں وہی وہ بنائی زلف  
 اوسنہ و ش کی گالونپہ آتی تہ پائی زلف  
 کس سی بیان کچھتی جو رجفائی زلف  
 یہ طور آئی گالونپہ او کی بلا نہی زلف  
 دریائی غم میں ڈوب گئی آشنا نہی زلف

ایسا نہو کہیں یہ کہیں عقدہ ہائی زلف  
 کوئی کی مول مشک کوئی نوچ پتہ نہیں  
 یارب کہیں گارہ آپس کی دور ہوں  
 ڈر ہی گہن پڑی نہ کہیں مہر و ماہ میں  
 مارا کہیں تھیں تو ڈرایا کہے تھیں  
 اشد تھیں کی ہی ہمسائی سی پچائی  
 بحر جہان میں کشتی عاشق تباہ ہی

لکھنوی ہونے کی ہونے کی زلف  
 جہاں ہونے کی ہونے کی زلف  
 بوبانی ہونے کی ہونے کی زلف  
 مار سہا ہر بنی بنی ہونے کی زلف  
 یارب کوئی ہونے کی ہونے کی زلف  
 سدا خان ناصر دلسات خان بدستہ  
 غنیمت ہونے کی ہونے کی زلف  
 کالی سانی کی ہائی علیا نہیں چاہ

افشا ہوا از حسن کہیں عقدہ ہائی زلف  
 ای خوش خرام پیچ تراکت کا ہے بڑا  
 ہر قطع سلسلہ تری حسن کا کہے  
 یہ دور و سر موہی مصالح کی تیل سے  
 سودا ہی جھکوسنبل باغ مراد کا  
 روزیہ نصیب ہو موزی کی واسطے  
 آئینہ دل جو ہو تو وہ صورت نظر تری  
 شانی کی جاؤ نہیں بل صیحاک و بجی  
 نفرت کمال و کدو درنگی سی ہی صبا

کالی سانی کی ہائی علیا نہیں چاہ  
 باغی غم ہر گم ہونے کی زلف  
 سدا خان ناصر دلسات خان بدستہ  
 غنیمت ہونے کی ہونے کی زلف  
 مار سہا ہر بنی بنی ہونے کی زلف  
 یارب کوئی ہونے کی ہونے کی زلف  
 بوبانی ہونے کی ہونے کی زلف  
 لکھنوی ہونے کی ہونے کی زلف  
 جہاں ہونے کی ہونے کی زلف







[illegible]



[illegible]



[illegible]


دن کی طرح سی ہی شہباز چوین  
 مہر و ہی باز رفت سید کا عاشقان زار  
 موی طلسم زدگی جو بنیا اور چین  
 دکھ لای شمع بن کی جو پاؤں گئے  
 باقی گماہ موم دیدہ ہوا وین  
 کیا ہی پہل پڑی پڑی کیکی چین  
 درجہ بند اسکا ہی شہباز چین  
 ای نشہ نشین قصہ جال ای فوج چین  
 جاتی نہیں ادب سی جو با چین  
 ای تباہی شہباز چین

بلغمین دیکھ کی اوس گل کی بہار کا کل  
 جلوہ گر عارض نشان سپہین لفسیہ  
 وہ تو سودائی ہیں جو دام بلا کہتے ہیں  
 بوجہ کا کل کا نہ تو دی کنازہ پر  
 برائے حال سیہ دیکھی جو کا کل کے تلے  
 گل عارض جو شکستہ تہ کا کل ٹھیک  
 لام اسلام ہی وہ کا کل جانان مشتاق

مہدی حسین خان آباد ولد غلام جعفر خان عزیزون میں محل حسین خان کے  
باشندہ لکھنؤ بہرحسین غزل کی اسکا ایک دیوان ہی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

ایسی کسی حسین کے نہ آئی نظر حسین  
منبر ہی دکھائی گانہ قمر شرم سی کہے  
کہتا ہی دیکھ دیکھ کی گردن پہ آفتاب  
دو مار خلق زن ہوئی اک لوح یہ ہم پر  
سہری چکا ہوا تری ماتہی کی یادین

ای نشانی پیران قهر جمال ای جوانی گداز  
کسی سجده نیاید و نگردد چوین  
در کمال استیلاهی طرح سی فکری چین  
خشم فلک پی دیکوی تو اضاف می کن  
دی زین بپوشا نه بین می جوین













ابرو دنی و اشارہ ذہن کیا کرتی ہیں  
 قدرت حق تعالیٰ ہی میں کیا ہمارا ابرو  
 ابش دیکھو گانہ دیکھو گانہ دیکھو گانہ  
 کہن کا لاکھ اشاری تری یار ابرو  
 واقعہ صاف وہ غراب عبادت بھما  
 نہ لکھی ہو گناہوں کی دوسری دیکھو گانہ  
 چہرہ لکھنے میں ہی نہ ہمارا ابرو  
 نہ لکھی ہو گناہوں کی دوسری دیکھو گانہ  
 صادق اولاد کی خوش عیشی قدر بھما  
 چہرہ لکھنے میں ہی نہ ہمارا ابرو

روز خون کرتی ہیں قاتل تھی چار ابرو میری قاتل کو بناتی ہیں کہاں ابرو روی روشن پہ نظر آئی لگے چار ابرو موی مڑگان میں تھی است تو خدار ابرو کیا مناسب ہیں سر دیدہ بیمار ابرو جس نے دیکھی تری قاتل دم رقرار ابرو آہ کی اور کہا اہستہ سی اکبار ابرو	کچھ تو بتلاؤ یہ خنجر میں کہ تلوار ابرو تیرے مڑگان کی سبکدانی ہیں قدر اندازی پڑگیارات جو پر تو مری دو ابرو کا ساتھ ہوتا ہی کج و راست کا دنیا میں ہم خطیہ بیمار کو رکھتی ہیں سر ہانی تلوار خنجر مڑگان میں تھی است تو خدار ابرو نام قاتل کا جو ناصر کسی فی نو چہا
---	--

چار چاند اسکو لگی تو جو ہو چار ابرو جب تک کہ نہ دکھا دی مجھی ای یار ابرو پلکین خنجر مجھی کہلاتی ہیں تلوار ابرو ایک مصرع تھا ہوا مطلع انوار ابرو تو فی رخسار دکھایا نہ ہمیں یار ابرو کون نہ رہی ایسی ہون جو دو چار ابرو مستعدہ بت دیداک ہی طیار ابرو	زینت عارض سادہ ہیں یار ابرو عید کن کی ہی وزی کو نہ سچھو میں آشتی مجھے سی پیا ای عہدہ جو کیسی ہے ایسی اصلاح ہو ی ابرو پیوستہ کے رمضان میں ہی بہی مثل جب ہم محرم روز و سن میں ہی فوج تری ابرو سے اب مری قاتل میں ہی کون فی راغی ناصر
---	--

ملازم راجہ بہت پوچھو حکیم عید اللہ خان نجات کج سی مری حق میں ہی تلوار ابرو	میں فی جس وزی کبھی ہیں وہ خمدار ابرو
---	--------------------------------------

خون ناحق کا وہ ہوا ہی میں یار ابرو  
 ناتوانی کا ہوا ہی میں یار ابرو  
 بند آنکھیں ہوئی جانی ہیں یار ابرو  
 قتل کرنا تو نہیں ہی اوی متلاظ  
 یوں دکھائی وہ قاتل جی ہمارا ابرو  
 منسلک ہو کر ہوئی چہرہ  
 یار ابرو کی کہان تری  
 ہاں کسی کا کشان دانت تری  
 بین ہلال غلک کسی کی ای یار ابرو  
 بار و زور میں ہوا بلضا خیر ابرو  
 منسلک ہو کر ہوئی چہرہ  
 یار ابرو کی کہان تری  
 ہاں کسی کا کشان دانت تری  
 بین ہلال غلک کسی کی ای یار ابرو  
 بار و زور میں ہوا بلضا خیر ابرو

ابرو دنی و اشارہ ذہن کیا کرتی ہیں



[illegible]



شیرینی بخور می شیخ امام بخش مرحوم ناصر خلعت شیرینی خد بخش ابراهیم بن دیوانه بنی بکامین

اپنی تری موتی کی لڑی سی جو لڑی انگہ  
 سودا جو تری زلف پہ ای جان ہی محکو  
 ہم گھوڑی ہی جانیں گی تو بہرہ خفا ہو  
 تارِ نظر اپنا جو بنگِ رگ گل ہے  
 اگی تری آنکھوں کی چکارا ہی پر پی و  
 برسات پہ موقوف اگر بادِ کشی ہی  
 یہ زوئی کہ شرمندہ کری اودی گھٹاکو  
 دیکھنا نظر بد سی اگر ٹھہک کو کسی نے  
 نرگس نہیں گلگشت کو آیا ہی جو وہ گل  
 خونبار جو زخموں کی طرح ہی یہ سزا ہی  
 نرگس کی طرح پنچہ فرگان سی نہ چوڑے  
 پہ سلا ہی کیا پاتی نگہ ساری بدن پر  
 ہوں منتظر یا یہ ہی میرے تمنا  
 نظاری کی حسرت میں چھوون کو مجھ میں

توڑی گی اب ای جان دے شکونکی لڑی لکھ  
ہر حلقہ زنجیر کی پڑتی ہی کڑی لکھ  
ملنی کی ہندیں ایسی ہی اس وقت لڑی لکھ  
اوس غیرت گلزار آج اپنی لڑی لکھ  
ہر چند کہ ہوتی ہی چکاری کی لڑی لکھ  
کہتی تو لگاوی ابھی سادوں کی چھری لکھ  
دیکھی جو نہ دم ہر تری مہی کی دھری لکھ  
ناسور کی مانند وہیں اوسکی سہری لکھ  
تعلیم کی خاطر ہی چین کی یہ کہری لکھ  
اوس نرگس غم زریسی کیوں چلکی لڑی لکھ  
ای جان تہی ہاتھ کی پاتی چوچھری لکھ  
ہی کیا ہی صفائی کہ کسی جانہ کڑی لکھ  
ہوا آٹھ پہرین سہی نہ ہذا یک لکھ لکھ  
ناسخ بنی زنجیر کی ہر ایک کڑی لکھ

سعادتمندان ناصر و لیسالت خان شهنشاهه که بنشیند در مجلس

تہرا گیا میں اوسکی جو غصی سی ٹپٹی آنچہ

اکھڑی کیوں نہ تیری روک نہ  
 روکی بنی کیوں نہ تیری روک نہ  
 دن بھی تو اگر اساتھ چاری نہ گڑی اکھڑی  
 پیچڑاوب ہاتھ پین کب بام پیر کو نہ دیم  
 دینا نہ پین عاشق شاخ کی خاک  
 رو جانی ہی تو شہیدی دوچار گڑی اکھڑی  
 گم ہوشی کی دہری اکھڑی  
 گم ہوشی کی دہری اکھڑی

بی آئینہ در کجی کی  
 استاد جیسی آہنی بین وہ ہو  
 ایک سکی آہنی دیوان بننا صوفی  
 چکھنم محمد حسین خان وٹ خان  
 آغا علی خان کھٹون کھٹون  
 آغا علی خان کھٹون کھٹون

Handwritten text in Urdu script, arranged in a circular pattern around the central floral motif. The text appears to be a poem or a religious passage, written in a cursive style. The central floral motif is a heart-shaped flower with a face, surrounded by other flowers and leaves.

اور دین آدمی جمع ہی ہوئی ہوگی  
کیا اسے کلام ہی کہہ کر اور اس کے مقابل  
فولادی ہو کر جم و جود کیا گیا ہوگا

[illegible]

دو عالمی کی پری سوسائٹی کی طرف سے دیئے گئے ہونے والے تحائف کی ایک فہرست



در سوخته دل چون کوه دیاو سنی پر کنده  
 بجای کی زخمت بین سحر چرخ کی پیرانی  
 در سوخته دل چون کوه دیاو سنی پر کنده  
 بجای کی زخمت بین سحر چرخ کی پیرانی

علی محمد خان بہادر کے باشندہ مکہ بنو صاحب یوان شاگرد مولوی محمد بخش شہید  
 سکرے رندان سہم چھی لڑی آنکہ  
 مرگانوں پہن جاتی ہیں گل تخت دل کر  
 ثابت یہ ہوا جب گل نرگس نظر آیا  
 سبھا کہ یہ مہتاب ہی یا مہر درخشان  
 آہو تو پہلا کیا ہی چکارا ہی چکارا  
 قاصد مری عشق کا بسا کیتا ہے  
 کیا ہی تری آنکھوں کی تصویر فی رولا  
 کہتا ہوں عمر میرا وہ بھی جھوٹی مہر خواہ

راجہ طالب علی خان عرف سلطان جان سلطان خلیفہ الرشید خواجہ حسین علی خان بخار  
 اور سلسلہ انکی والدہ کی نسب کا خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی تہا ہی رئیس عظیم آباد کی صاحبزادہ  
 بی کہنکی نہیں رہتی مری ایک گہری آنکہ  
 کس شعلہ آتش ہی مری آج لڑی آنکہ  
 پہچانتی ہیں خوب اشار و نکو تمہا ہی  
 اسی طفل شریک آگی قدم گہری نر کہنا  
 ہی اسکی تنہا ہی دیکھ اکبرین دونو  
 کہل جاتی ابھی چشم فلک کیسی جو قنسو

خلیفہ الرشید صاحب یوان شاگرد مولوی محمد بخش شہید  
 علی محمد خان بہادر کے باشندہ مکہ بنو صاحب یوان  
 سکرے رندان سہم چھی لڑی آنکہ  
 مرگانوں پہن جاتی ہیں گل تخت دل کر  
 ثابت یہ ہوا جب گل نرگس نظر آیا  
 سبھا کہ یہ مہتاب ہی یا مہر درخشان  
 آہو تو پہلا کیا ہی چکارا ہی چکارا  
 قاصد مری عشق کا بسا کیتا ہے  
 کیا ہی تری آنکھوں کی تصویر فی رولا  
 کہتا ہوں عمر میرا وہ بھی جھوٹی مہر خواہ

خلیفہ الرشید صاحب یوان شاگرد مولوی محمد بخش شہید  
 علی محمد خان بہادر کے باشندہ مکہ بنو صاحب یوان  
 سکرے رندان سہم چھی لڑی آنکہ  
 مرگانوں پہن جاتی ہیں گل تخت دل کر  
 ثابت یہ ہوا جب گل نرگس نظر آیا  
 سبھا کہ یہ مہتاب ہی یا مہر درخشان  
 آہو تو پہلا کیا ہی چکارا ہی چکارا  
 قاصد مری عشق کا بسا کیتا ہے  
 کیا ہی تری آنکھوں کی تصویر فی رولا  
 کہتا ہوں عمر میرا وہ بھی جھوٹی مہر خواہ











دیکھا مجاز کو جو حقیقت کی آنکھ سے  
 کا جل چڑا ہی مہر قیامت کی آنکھ سے  
 دنیا کی دید کی بھی حیرت کی آنکھ سے  
 عینک و تر گئی ہی بصارت کی آنکھ سے  
 فتنی او شہین کی یارِ اسفت کی آنکھ سے  
 مانند اشک گر گئی خلقت کی آنکھ سے  
 بجلی چمک گئی جو اشارت کی آنکھ سے  
 لگا بہائی اشکِ ندامت کی آنکھ سے  
 جاتی نہیں کہنک یہ مروت کی آنکھ سے  
 الطاف کی زبان سے شفقت کی آنکھ سے

سیر نواب موزوں خلف میر نے بہ علی شہدہ لکھنؤ صاحب دیوان شاہ گرو منشی منظر علی اسپر  
 دیکھی وہ اک نظر حبسی نفرت کی آنکھ سی  
 شوخی سی محکومہ تو دکھاتی بہن آئینہ  
 حبسی ہو اہی وہ شمعِ لہر و دوجا  
 چشم امید کس سی مانی میں ہم کہ بہن  
 ہرگز نہ پایا کو چہ دلدار کا مہرا  
 مجھ تیرہ روز گاری ہی نہ لے سکتا مجھ

دیکھی وہ اک نظر حبسی نفرت کی آنکھ سی  
شوخی سی محکومہ تو دکھاتی ہیں آئینہ  
جبسی ہوا ہی وہ شمعِ عیار و دوجا  
چشمِ امید کس سی مافیٰ مین ہم کہیں  
ہرگز نہ پایا کو چہ دلدار کا مہرا  
مجھ تیرے روزگار سی ہی لافِ مستِ کج

اگر جہاں میں شک و شبہ خلقت کی آنکھ سے  
میں اونکی شکل تک نہ ہوں حیرت کی آنکھ سے  
لڑتی ہی آنکھ مہر قیامت کی آنکھ سے  
دیکھی جو یار عین عداوت کی آنکھ سے  
دیکھی بہار گلشن جنت کی آنکھ سے  
دیکھی بہین ظلمتیں شب و وقت کی آنکھ سے

عاشق کا حال از روزِ اچلی گشت  
اطلافت کی نظر سے غنایت کی اچلی گشت  
رغبت ہی جنگجو شرم کو دیکھتی ہیں وہ نفرت کی اچلی گشت  
روایتِ ابرو نہ کسم مری خاک کی اچلی گشت  
وہ ناقبول ہوں کہ مری خاک کی اچلی گشت  
وہ نہایت ہی جنگجو شرم کو دیکھتی ہیں وہ نفرت کی اچلی گشت  
وہ ناقبول ہوں کہ مری خاک کی اچلی گشت  
وہ نہایت ہی جنگجو شرم کو دیکھتی ہیں وہ نفرت کی اچلی گشت

ہرچہ کہ حسن بانیست  
 شمع کو بی اویسی جاہت کی  
 دل کا نیشا ہی انسا کس پر ہے  
 خالی جہان عمارت عالی نظر پر ہے  
 رویا میں خوب کچھ کی عبت کی  
 میں عاشقوں میں عاشق ناز پر ہے  
 ہندی کو دیکھی نہفت کی

۱۷۱  
 دیکھا بعد ہر عقیقت فی غفلت کی انکسار  
 ہمدی حسین خان کیا دلف غلام حضرت خان  
 باشندہ کلتور و کون کی کالیان دوانی شاد  
 دیکھا کہی نہ ہو مروت کی انکسار  
 کہن حای اوس کو سوسن میانی قورصا  
 دہائی بڑو کوئی حقیقت کی انکسار  
 سواد کد سے کہی نہیں  
 وقت کی انکسار

[illegible]

اول شکر کردیم بر تعالیٰ پس چون غفلت بشنود که چنانچه  
سبب گویای این عبادت کی باشد است  
صالحی کو در کجائی بین عبادت کی باشد است  
کافه و دینین ای الفتن کی باشد است  
پس پنهان کنی به نیکوئی انودن کی باشد است  
پس از زمین سبب رفتن کی باشد است  
پس روانه دار شد عارض سبب علی کیا  
او اسکی شرم رو کرد و یکدیگر کی

<p>مرزا غانجف سعید ولد میرزا امیر بیگ شانزدہ لکھنؤ شاگرد مقبول لدولہ مراہدی قبول          نم و کھیتی ہو غیر کو الفت کی آنکھ سے          وہ گلزار آئی کبھی سیر باغ کو          گردش جو چشم یار کی صحرائیں آئی یاد          ظاہرین گالیان دہ ہین دتی بینو دین          خوش چشم ہمیں تھسا تو دیکھا نہیں حسین          جاتی ہی او سکی کوچی میں آئی مری قضا          بی یہ سعید عین عنایت کریم کی</p>	<p>ہم عکود کھیتی ہین محبت کی آنچ سے          زکس چمن میں بختی ہی حیرت کی آنچ سے          دیکھا کیا غزال کو نفرت کی آنچ سے          باطن میں بکھیتی ہین محبت کی آنکھ سے          ای جان عین زیب ہی صورت آنکھ سے          دیکھی فراہی سیر نہ جنت کی آنچ سے          روضے کی شاہ کی جوز بارت کی آنچ سے</p>
--	---

حکیم باقر علی شمس خلف حکیم مرزا احمد باشندہ لکھنؤ شکار داماد بخش ناسخ  
 ویکو حقیقہ کو یہ حقارت کی آنکھ سے  
 زنگو ایسی گاکوئی دو پٹہ گل انار  
 تاج کی سیکی آنکھیں نکلوانیگا کیا  
 ارمان ہی رہا کہ ادھر دیکھتے کبھی  
 نرگس فی راز عشق چہ پایا یہ چہ پسکا  
 یا بوترا بھر مرہ صفت مس کر جی شمس

سید ابوتراب شہر خلیف شاہ مرزا خان باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ المصطفیٰ سحر  
مجاہد جو مدد گاہی ہوا دعوت کی انگلی سے

نعلی کی جان بپری  
 شکر نری کلام کی  
 کو غایت کی  
 عبد الوہاب  
 بی بیان  
 گریز کی  
 بی بی  
 کانون کی  
 حقیقت کی  
 تاری کی  
 رتین  
 کدھائی  
 وقت کی  
 زنجیر  
 نعلون





[illegible]

مژگان کن بانون ہی کری نوہ کری گم  
 لوسیکہ گئی طرز کلام شیریں آنکھ  
 پتہ راکی نبی صاف عقیق شجری آنکھ  
 سننی کی لپی کان ہوا ہی شکستہ ہی آنکھ  
 لواتو ہوئی مالک خشتی مری آنکھ  
 ہم مر گئی تیر ہی یہ کافر مری آنکھ  
 کہیں پہی ہو نقشہ نانوک کمری آنکھ  
 ہو جاتی نظر ثانی میں وسلی نظری آنکھ  
 عینک ہو اگر سبز نہ ہو جاتی ہری آنکھ  
 نظاری کو ہو پای آنکھ ہی ہنری آنکھ  
 کس کی آنکھ سی لڑتی ہی سہ ابل بی جری  
 زیر کیس طرح ہی ہمہ تن کبک کی آنکھ  
 اربوبت جنوں سیکہ گی جامہ ہی آنکھ  
 قسمت یہ ماری ہی کہ اشک نہ ہی ہری آنکھ  
 دیکھو کہ ہی اس عیب یا نس ہی آنکھ  
 ڈر ہی نہ کری دعویٰ پیغامی ہی آنکھ  
 طوفان بپا کر شرف وقت میں اس آنکھ

ہم ہر چونکہ یہی تجھی ای شک پری آنکہ  
 کیا کرتی ہی دلکش سخن ای شک پری آنکہ  
 جم جہای تصور جبری ہوئی سی قد کا  
 باتین جو کرونا رسی تم منہ کو چہا کر  
 آیا ہی مری کا غبار آنسو وکی ساتھ  
 اب تک ہی روزنا ہی مری حسرت دیدار  
 طیار کیا خاتمہ ہوا اپنے خزانے سے  
 نہ کس یہ نظر کجی دوبارہ کوہ کٹ جا  
 صحبت کا اثر صاحب پیش کو ہو کیونکر  
 باتون کو زبان مثل سخن نہ ہی کل جا  
 تیر نگہ یار کو مژگان ہی سمجھتے  
 رفتار تو وہیلا کی نہ خود فتنہ بنا دو  
 دامن کی طرح چاک ہوئی آنکہ کی پری  
 اون آنکھیں صانع فی بہر کوشش کی ہو  
 جواب نظر میں کہی خود بین نہیں ہو  
 کیا قہر ہوا آیت ابرو و ہوتی نازل  
 کشتی وہ لٹی فوج کی مانند چلی آئین

[illegible]



خون پود جاتی کی چھٹی پادشاهی خلیفہ صوری  
 سیر پادشاهی کی چھٹی پادشاهی خلیفہ صوری  
 خلیفہ صوری کی چھٹی پادشاهی خلیفہ صوری  
 خلیفہ صوری کی چھٹی پادشاهی خلیفہ صوری

سر سہ جو گایا ہی تو پھر چلی جین  
 الفت کا طریقہ ہی زمانی سی زالا  
 بندہ ہوائی دم قتل نہ جلا دسی  
 رو رو کنی رسوا کر دی دست ہی اسکا  
 روتا ہوں ہو یاد لب لعلین لہوچین  
 یوں گوز کارستا ہی مری لہن تصور  
 آتش نظر آتا نہیں یہ ناک کا حلقہ  
 خوب نگاہ ہی نظاری کی دستور سی  
 نہ دبی یار کی میری پری حور سی کنہ  
 اثر عشق ہی پری میں ہی اتنا باقی  
 لالہ و عشق میں تیری ہی اپنی دعا  
 غم نہ کہا زرق کا گو کو ہو کو لنگ  
 کیا توقع ہو بھلا انسی ہم آغوشی کی  
 روز روشن سی ہی روشن رخ نورانی یا  
 دہی ہی ہی بھی احوال نہ ہیں ہو جاؤ  
 حشر کی روز وہ دیدار خدا کی  
 دہر پر ہی بھی کہیں نہیں تو انا الحق کہوں

دکھلائی انب گس شہلا کو ذری کنہ  
 یان آتی ہیں ہنسی لڑائی سفری کنہ  
 تلوار سی جھپکی نہ تو قاتل سی ڈری کنہ  
 دشمن کی ہی رہی نہ رو پر دہری کنہ  
 خوننا بہ دل سی ہی حقیقت جگری کنہ  
 منزل کی طرف کہتی ہیں جیسی سفری کنہ  
 دکھلا رہی ہی یار کی نازک کمری کنہ  
 یہ شگوفہ ہی لڑاتا شجر طور سے آکنہ  
 نہ کہی ناز سی جھپکی نہ کہی نور سی کنہ  
 دیکھ لیتی ہی حسینوں کی طرف دور سی کنہ  
 داغ دل کی نہ دبی مرہم کا فور سی کنہ  
 پہیر تا خواجہ نہیں بندہ مغرور سی کنہ  
 پاس کب آئی وہ دکھلائی ہیں دور سی کنہ  
 فوق ظلمت میں ہی کہتی شہ پور سی کنہ  
 پیر ہی کہتی ہو بہت عاشق رنجور سی کنہ  
 نیچی ہوتی نہیں جنگی کسی مغرور سی کنہ  
 سرخ ہر چند ہو میری ہی نصو سی کنہ

دلبرہ نام الدین باشندہ کونوالی کا تھو  
 پس آتی کروں چار نہ بین حور سی  
 وہ پیر اور اتی جو کبھی حور سی  
 وہ پیر اور اتی جو کبھی حور سی  
 وہ پیر اور اتی جو کبھی حور سی

چم توڑ نہ جان تاب چہل عانی  
 کیا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا  
 چم توڑ نہ جان تاب چہل عانی  
 کیا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا  
 چم توڑ نہ جان تاب چہل عانی  
 کیا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا لڑا



یہ سوادا دین مری غم سی  
 نہ دیکھو سیان کیلک دوری  
 کی پری انکھ لڑائی تو ایاس مری  
 کی پری انکھ لڑائی تو ایاس مری  
 کی پری انکھ لڑائی تو ایاس مری

وہی ہے جس نے ان کو اپنا



ات کو تو نے نہیں مارا کہ جس نے غصہ نہ کیا تو اس سے غصہ نہ کیا  
 رہتی ہی اس کتاب کی ہے جس سے نہیں ہے غصہ کی جس سے غصہ نہ کیا  
 اس کو تو نے نہیں مارا کہ جس نے غصہ نہ کیا تو اس سے غصہ نہ کیا

فرط الفت سے مین ہوا پہوش	وصل مین اوسے چار جب کی آنکھ
ای فروغ اب تو ہم نہیں دڑتے	لاکھ دکھلائے وہ غضب کی آنکھ

مولوی میر ناصر علی مرحوم نصیر ولد مولوی میر عبدالحی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد

لکھو دکھلائے ہو غضب کی آنکھ	بندیاں ہو گئی ہی کب کی آنکھ
مردم چشم دلبران ہو سپند	چشم بد دوسرے غضب کی آنکھ
بوسے بالین چشم مارو شن	پہرتی دیکھی جو جان بلب کی آنکھ
نہیں خط پر ہے مہر بادامے	کھلی ہی ای صنم طلب کے آنکھ
خاک گرد ملال مین ہو نصیر	ملتی سر نہ طرب کے آنکھ

آفتاب ولد خواجہ اسد بہادر قلع ولد خواجہ بہادر حسین فراق بن خواجہ مرزا خان  
 اٹکی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد بشید اور ہمشیرہ زادہ خواجہ وزیر وزیر

خج روشن سے چار جب کی آنکھ	جھپکی آتے نہ جلب کے آنکھ
فرض عین اوٹگی دید ہے زلہ	پڑتی ہی جس صنم پر رب کے آنکھ
وہ نظر باز ہیں کہ لاکھوں مین	تاک لیتے ہیں اپنے ڈھب کی آنکھ
ابر و آفت کے بد بلا گیسو	قہر کی جیتوں اور غضب کے آنکھ
آفتاب اور ماہ تاب نہیں	دن کی وہ آنکھ ہی یہ شب کی آنکھ
نظر کم سے دیکھتا ہے ہمیں	چشم حاسد ہے بولہب کی آنکھ
اب تو پر وہ نخر تو ای بے دید	بگئی آفتاب بنے کب کی آنکھ

درد و زحان و لعل ہے ان روزوں  
 یوں نگاہوں لب سے آنکھ  
 چاہ کو بے وقت کو دھونڈتی ہی  
 پار پش نظر نظر  
 بوسہ لب پر وہ بند جب سے آنکھ  
 تازہ جلال مین اوسے کب کی آنکھ  
 بیتی دین پہر سے آنکھ  
 لکھنؤ شاگرد مولوی میر عبدالحی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد  
 اٹکی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد بشید اور ہمشیرہ زادہ خواجہ وزیر وزیر

بیتی دین پہر سے آنکھ  
 لکھنؤ شاگرد مولوی میر عبدالحی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد  
 اٹکی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد بشید اور ہمشیرہ زادہ خواجہ وزیر وزیر

غم علیخان عرفت تا بعد از مرگ علیخان  
 غم صاحب دیوان شاد و دلدار فرزندش  
 غم علی پسر واصل کی بود برقی داران  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا  
 غم زن ی و لسانی بودون باران  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا

جسم هم برین بی فطنتی آنکه کبول دین هم سنی نام آنکه رات بگفتی زمین بی آنکه ویکتهی برین کبول آنکه اب چرا جاتی برین نام آنکه	رونویسی تسکین معنی بی بعد مری جو آبی قیاس کوئین کیاست بدلتی بی بی شب جانی کی بی بی یاهین وده تو مال غیر بر مال بی
---	---

نقی علیخان عرف پیاری صاحب نقی ولد واجد علیخان بن سجان کبول باشند  
 لکته صاحب دیوان شاد و دلدار فرزندش

پڑتی بی تیری آنکه بی اختیار آنکه وکهلایین آب غصی بی همکنار آنکه قمری سی سرو باغ جولی مستعار آنکه بر کتبی زمین سپر نه دنباله دار آنکه ابی جان کیاکری گیهرن کاشکار آنکه نرگس بی هوگتی جو تمهاری و چار آنکه وکهلایین بی شام و شفق کی بهار آنکه کیا بوئگی اب اور مری حقین آنکه میری طرح سی کرتی بی دس گلزار آنکه	واندکیا غضب کی بی ای گلزار آنکه کتبی برین صاف صاف که برینگی تمهین ای جان کیاست بی تیری بی دید تو عریان بی تیری بی تری بی دید تو کیون تا کنی هو تم دل و حشی خصال کو گرجانی گی زمین برین خجالت سی ای قمر زلفون کی یادین زمین کی برین شک مد نظر تو کر چکی مرنگان یار کو کیا سیر و نقی بی تماشای یار سے
--	---

امیر باتوقیر نواب علیجاه بهادر و موسی عرف منجلی صاحب شیدا خلف نواب لیر الدو

درین کمالی درین دامن بهار آنکه  
 درین کمالی درین دامن بهار آنکه  
 درین کمالی درین دامن بهار آنکه  
 درین کمالی درین دامن بهار آنکه  
 درین کمالی درین دامن بهار آنکه  
 درین کمالی درین دامن بهار آنکه  
 درین کمالی درین دامن بهار آنکه  
 درین کمالی درین دامن بهار آنکه

۴۸  
 عشق تره زمین شک بی بیجان  
 عشق تره زمین شک بی بیجان  
 عشق تره زمین شک بی بیجان  
 عشق تره زمین شک بی بیجان  
 عشق تره زمین شک بی بیجان  
 عشق تره زمین شک بی بیجان  
 عشق تره زمین شک بی بیجان  
 عشق تره زمین شک بی بیجان

غم علیخان عرفت تا بعد از مرگ علیخان  
 غم صاحب دیوان شاد و دلدار فرزندش  
 غم علی پسر واصل کی بود برقی داران  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا  
 غم زن ی و لسانی بودون باران  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا  
 غم بیری انتظارین کیاست و آرا



بی باخون دل غنائت چہم بسک لکند  
 دبدہ مریخ سی ہی سرج و خنجر آخند  
 با شندہ غیلہ آباد گنہوین داسطی طالب علی  
 کی اتی ہی شاگرد خواجہ وزیر سیکندری  
 بعد تحصیل سکری وطن کو انی  
 عشق حببنازلوان یار سے ہی زار آنکھ  
 اپنی پیکر بولیا کیونکر سچے خاک آنکھ  
 برف خاطر سی نہیں کم ناز سوزان  
 برف گریہ سے اگر ہی ابرو بار بار آنکھ  
 فطرت کی نہیں ہوا ہی بی تابید  
 نفع انہی سبھی بی تابید خارا آنکھ  
 کئی ہی جا ہی حسن پائین  
 چیکر کی سید گریہ کن عیار  
 نوبی کی سید گریہ کن عیار  
 ہونو سیدین دیکھو جو کچھ  
 حال یہ سبھی رونی ہی مجھ پر  
 غمناز آنکھ کا اور ہی

اوں نشیلی انگڑیوں کا جو تصور ہی دم نوک مڑکان کو کہوں گے نہ پیکان تیر کا پتلیان جو جو ہیں کیونکر نہ میں کافر کہوں جنسی آنکھیں لڑتی تھیں کمال نہیں سچائی پاؤں پڑنی کی تمنائیں تری سوتا نہیں	دیدہ ہائی خم کی مانند ہی خونبار آنکھ سرخ ہی نشی سی اوسکی صورت سفوار آنکھ نشی کا دور انہیں نہیں ہی یہ ناز آنکھ ہمسی او سید یاد بہرگز نہ اپنی مار آنکھ بخت خفتہ ہی اگر صحبت کا تو سید را
---	--

نواب سید محمد خان مرحوم رمد خلعت نواب سراج الدولہ غیاث الدین خان بہادر نصرت جنگ  
 نواسی نواب نجف خان کی باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد رشید خواجہ جیدر علی آتش

بام پرگی لڑائی میں سر بازار آنکھ رات دن ابھی مثال وزن دیوار آنکھ غیر ممکن ہی جمال یاری ہوست فیض اوسکی کوچی سی اگر میرا جہازہ جانی کا چشم پوشی پہلی کی تھی کسب کربابی بانکی طیر ہوں کوثر ابروی کسید ہا کی دوست دشمن کا نہیں پند تیر فیض علم غش میں ہتا ہوں پراکثر کئی آنکھوں کو ہی کہ گشتی یار بن نظارہ گلزار سے حسن کی طالب گرہ ہی تہ ہونی دی لا	روزن درسی کبھی کرتی نہ تھی جو چا آنکھ پہوڑ ڈالی کا تو کیا ای انتظار آنکھ خواب میں دیکھی گریہ دولت دیدار آنکھ کہوں دنگا جالی زیر سایہ دیوار آنکھ بیجا ہوا ب جو مجھ ہی کرتی ہو ہر جا آنکھ مار ڈالی تندرستوں کو تری بیمار آنکھ کہتی ہیں تیری کرم پر کافر و دیندار آنکھ کہوں دیتی نہیں ہی حسرت دیدار آنکھ برگ گل کو جانتی ہی مثل نوک خار آنکھ تجھ کو کیا مطلب سی اپنی فصل کی مختار آنکھ
---	--

۱۶  
 کیا کاتانی کا اسو کیا پرک  
 لکھنؤ صاحب یوان شاگرد رشید خواجہ جیدر علی آتش  
 آتی سی باتی گہری تیری دیدار  
 عین یہوشی بن دیکھ سانی شکار  
 دل تو غافل تھا ہمارے ملک شکار  
 شکل دوست طلوع کی ہری بی گار  
 ای زلیخا عین کی ہری بی گار  
 زکریا جانا کانا کال بونہار  
 بولک جو اپنا لاغری پیکار  
 حضرت خان جو اقم غلغلا  
 افغان نیکو دل اوس کی ہا  
 بلوچان ہزاروں میں ہی ہا  
 پشاور کی تیری سدا گس ہا  
 سیدالہ احمد خان مسکین ہا  
 نیکو دل یوان دیکھ حال معلوم ہا









لالہ بی بی شاد اسحاق صاحب لالہ کی دیکھی جو تیری کاکل خدار آنکھ سے  
 یوسف تمہاری سامنی ہزار میں جو آ  
 کیا وصل میں کہیں کی فرشتی ہر خواب  
 کت کت کیا ہی تیغ سی تار نگہ مرا  
 یارب نہ ہم کی ہی ہی تجھ سے التجا

آہونہ دیکھی کہی تاتار آنکھ سے  
 دیکھیں کہی نہ او سکو خریدار آنکھ سے  
 مس کر رہا ہوں مصحف رخسار آنکھ سے  
 جب دیکھی تیری ابروی خدار آنکھ سے  
 دیکھی مزار حیدر کرار آنکھ سے

مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدابخش خوشنویس اولاد میں محمد ابن بابی بکر رضی اللہ عنہ کے  
 باشندہ قصبہ سندیلہ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

نشاہ بی لال لال جو دلبر کی آنکھ ہی  
 کس درجہ دلکش اوریت کافر کی آنکھ ہی  
 جلتا ہی تن بدن تری فرقت سی ہقدر  
 کس طرح فرش خاک پہ رکھی ہ اپنی پانچ  
 دیکھا جسی تباہ کیا در بدر کیست  
 زیبا ہو میں سب مرد مزہ ہو قمرال کی  
 ہوتا ہوں دیکھ دیکھ کی مین قتل شہید

سیر محمد وارث علی مرحوم مالان ولد میر زانی بہاری مقیم عظیم آباد صاحب دیوان شاگرد شرف محمد خان

سوکنی طالع بیدار ہمارے یارب  
 گہرین آئینی کی مانند سداسی مالان

نشاہ بی لال لال جو دلبر کی آنکھ ہی  
 کس درجہ دلکش اوریت کافر کی آنکھ ہی  
 جلتا ہی تن بدن تری فرقت سی ہقدر  
 کس طرح فرش خاک پہ رکھی ہ اپنی پانچ  
 دیکھا جسی تباہ کیا در بدر کیست  
 زیبا ہو میں سب مرد مزہ ہو قمرال کی  
 ہوتا ہوں دیکھ دیکھ کی مین قتل شہید

قبرین سب سے میرے اگر کہے  
 بیان خورشید حیات مرحوم دلہا خان  
 باشندہ وہی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان  
 غلم نجوم میں اور شیخ گوی میں کیا  
 روشن لفظ مرزا بینا شاگرد حضرت مولانا

اشاعت شاہکی نہ طوفان سی چوٹی وہاں  
 انارکلی بی بی شاد اسحاق صاحب لالہ کی دیکھی جو تیری کاکل خدار آنکھ سے  
 یوسف تمہاری سامنی ہزار میں جو آ  
 کیا وصل میں کہیں کی فرشتی ہر خواب  
 کت کت کیا ہی تیغ سی تار نگہ مرا  
 یارب نہ ہم کی ہی ہی تجھ سے التجا

سیر محمد وارث علی مرحوم مالان ولد میر زانی بہاری مقیم عظیم آباد صاحب دیوان شاگرد شرف محمد خان  
 سوکنی طالع بیدار ہمارے یارب  
 گہرین آئینی کی مانند سداسی مالان

جگر ابرو خان حنا و لعل در خان باشته  
 دین بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 حبیبی یار قصه رای گل تر آینه بین  
 جو اگر بی یان خیال قد و کمر آینه بین  
 کون ساقی تین بهلا سر و صورت آینه بین  
 شای بی حکم نهین منظور دنیا بین فروغ  
 شای بی حکم نهین منظور دنیا بین فروغ

[illegible]





[illegible]

بادین تنی شب بیدار یار نامور جان  
 چو بختی کی تری بیا جان نہیں کی پوس  
 بنیاد چرخ سازون کی سر پایا پہ چین  
 بڑی ہر عضو کی ای جان نظار ہی  
 بنیاد جسم اور خون کی سارا چین  
 زہ نہانی کو جو اب لب و دیای موج  
 بنیاد حجابون کی  
 علی طوفان غلبہ ہر طرف



انہیں باتوں سے ہوا کرتی ہیں سو انہیں  
 نہ اڑھانانہ اڑھانانہ اڑھانانہ اڑھانانہ  
 قبرین دھونڈتی ہیں تجھ کو سیسا انگیز  
 دیکھیں چکی کہیں وضہ آقا انگیز  
 شیخ کاظم علی قدوائی قیاس خلعت شیخ وحدت علی باشندہ جگور پر گئے  
 نواب گنج کونالکھنوصاحب دیوان شاگرد میر علی اونسطرشک  
 بھر خوبان میں یہاں ہی جو دریا انگیز  
 دشت غربت میں کس طرح ہو طوفان بزر  
 شعلہ و یونکاجس اسی کو نہ کر ہی  
 خوش دیشی انگوٹہ تنای جوسال  
 ترک کیونکر کر دن نظارہ کلروناصح  
 چوڑ کر کوی محبت کو کہاں جان قسیر  
 مولف تذکرہ سید محمد علی محسن شاہ حیدر حقیقت شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور میر علی و سطرشک  
 نزع میں یہ نہیں بی وجہ میری آ انگیز  
 منتظر رہی کی کہ یہی کہیں کیا انگیز  
 ہو یہ شرمندہ تری دیکھ کی جوانمقص  
 دیکھنا آرزو دیدار سے کہتے ہیں  
 شاید آٹا ہی وہ مکتی ہیں جو رشتا انگیز  
 وہ نہ آئی تو گئیں دیکھ کی رستا انگیز  
 سازی کی پردی سی ڈھاک کی اپنی ہر انگیز  
 کہو لے ہیں حلقہ آغوش رستا انگیز  
 نزع میں یہ نہیں بی وجہ میری آ انگیز  
 منتظر رہی کی کہ یہی کہیں کیا انگیز  
 ہو یہ شرمندہ تری دیکھ کی جوانمقص  
 دیکھنا آرزو دیدار سے کہتے ہیں  
 شاید آٹا ہی وہ مکتی ہیں جو رشتا انگیز  
 وہ نہ آئی تو گئیں دیکھ کی رستا انگیز  
 سازی کی پردی سی ڈھاک کی اپنی ہر انگیز  
 کہو لے ہیں حلقہ آغوش رستا انگیز

کرتی سب کجاست که در این دنیا  
 کجاست که در این دنیا کجاست  
 کجاست که در این دنیا کجاست  
 کجاست که در این دنیا کجاست

<p>هو گنتی ایک نگہ میں مجھی صحبت حاصل          کسطح طایر جان دام پلاستے نکلی          تجھی می جان کدورت نری کی باقی          طوطیا خاک خواوس کوچی کی بجائیم</p>	<p>گرچہ بیمار ہیں لیکن میں مسیحا آنکھیں          زلف پرچ ہی حلقوں سے لایا آنکھیں          روکی دھوئیں گین غبار دل شیدا گھیز          نکرین عذر کہ جی ضعف بصر کا آنکھیں</p>
<p>ارشاد عیسا سالک خلف محمد علی مرید شاہ افضل حسین عظیم آبادی باشندہ بہو پال          لکھنؤ میں برای سیر آئی بہت دن مقیم رہی میرا دیعلی خودی انکو مشورہ شعر تھا          مجھ کو کہلاتی ہیں کیا نگرشیں آنکھیں          نہ ہوں میں کہی نظرون میں نہ ہوں کی دلیل          مخو جوان کہی کرتی ہیں ولاتی میں کہی          چند روز ہی بہار چمنستان جہان          دور ہووی یرقان تیرا ہی اونر گس          ابیر کی طرح جوینہ آنسو دیکھا بریادین          ایسا تیری سوا کچھ نہ نظر آئی مجھے          اب کہلا حال پریشان نظری ہی سلک</p>	<p>دیکھ ڈالیں ہیں میری آنکھوں کی کیا کیا          چہرہ دین حسن پرستی کا جو کیا آنکھیں          آفتین لاتی ہیں انسان پہ کیا آنکھیں          کہول نگرش کی طرح بہر تاشا آنکھیں          گرد کہا دی تجھی وہ رشک سیا آنکھیں          پاٹ دریا کا کرین اس صحرایا آنکھیں          اپنی ہی نور سی کردی مری بنیا آنکھیں          کہتی ہیں گیسوی پرچ کا سودا آنکھیں</p>
<p>حکیم شید محمد صادق عرف صادق مرزا صادق ولد حکیم محمد حسن خان سپر سید          روشن علی خان اور فواہ محمد الد ولد بہادر باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد سید ہادی علی خود          بی سب آنکھیں بہرستی نہیں دلا آنکھیں</p>	<p>تا کہ آئین رخ پر نور کیا آنکھیں</p>

چون سنی سے نہیں باغ صفا ای پست  
 کو تباہی میں بغیر صفت ای پست  
 رخ روشن کی تری بو تین ای پست  
 غزلت بیکر شک سے اندجباب  
 دیکھ کر کہتی ہیں خوشی کی پستی  
 پیغدی سیاہی میں ای کجا پست  
 پیکر کو شام و صبح کی پستی  
 یہی کہتی ہیں کہ پستی کو شام  
 قدرت اللہ کی اتنی ہی نظری صاف  
 کرتی ہیں حسن بیان کا جوفزار آنکھیں  
 سدا جان غصہ دلیدل شون عینان  
 مروجہ ہوا در فواہ محمد الد ولد جھن  
 ولد کانپور مسکن لکھنؤ شاگرد سید ہادی علی خود  
 دیکھیں حسن جویت سب کجاست

ایسی دوسری بی بی ایک کی را کہ لفظ صبا لکھ  
 دیکھتی ہیں جو کی صبا لکھ  
 لکھنؤ میں بی بی بادی بادی لکھ  
 لکھنؤ میں بی بی بادی بادی لکھ  
 لکھنؤ میں بی بی بادی بادی لکھ

[illegible]



خود نما غیر سی ادا و نه چا بین ز رخسار  
خواب بخش کو چو چو دیکه کی پیدار  
تا توان بین ہی ه ای شک چو گلشن  
ای هم حسن گیا غسل کو توجیب پی دید  
دیدنی بزم خرابات جهان ہی محو و  
کشته دید جو کرتی بین کبھی چار آنکھیں  
آفت عشق میں کتی بین گرفتار آنکھیں  
حسرت دید میں سدر جہ بونین آنکھیں  
رو کی طوفان سپا کرتی بین ہر آنکھیں  
اسقدر ہو نہ ہستی میں آنکھیں تجھی اوسید  
پہر گئیں مثل مشہ کر کی ہین شتہ دید  
و دم بدم حسرت دیداری سی کہتے ہتے  
شوق نظارہ چرکا نکا ہو اچھ سو روا  
دید باز یکا مزا لوث لیا خاطر خواہ  
دیم نظارہ ہی جی بہر کی نہ دیکھا او کو  
آنکھ بدینونگی پرتی ہی محبی خوف ہی یہ  
یہ مثل وہ ہی ہی آنکھ کی ہونگی آگی

کبھی مشکا کی زبان سی ہون گویا آنکھیں  
عقدہ دلی طرح ہون سکین آنکھیں  
کبھی گس کو نہ یہو لی سی کہا نا آنکھیں  
ہو میں دریا میں جیا ہونسی ہویدا آنکھیں  
کیجھی جام کی مانند ذرا وا آنکھیں  
لال ہو جاتی ہیں غصی ہی خوشخوار آنکھیں  
دو بلاتین ہین مری جا نکو ای آنکھیں  
تو سکتی نہیں اب آنسو نکا آنکھیں  
آج کل نام و بونی کو بین طیار آنکھیں  
پائی نظارہ سی مین لیل رفتار آنکھیں  
ہم نہ سمجھی تھی جل دہنگی وہ خوشخوار آنکھیں  
گہو رتی خواب نہیں ہو تین اگر چار آنکھیں  
لی چلین ہر طرف وادی چار آنکھیں  
چکہ چکین چاشنی شربت پیدار آنکھیں  
دو کیا تیغ نگہ فی جو ہو تین چار آنکھیں  
پہر حرارہ نہ کہیں لائین وہ بیمار آنکھیں  
مجھسی کرتی ہین شکایت ہی طیار آنکھیں

نشا بادہ عوفان سی بین شکار آنکھیں  
دار عقدہ کاک نظام الدولہ بادہ باد  
روشن خافت غلبیلان شتہ فہم فیض آباد  
منف کیم بولوی آفتاب شمس ہید  
رشدید بولوی آفتاب شمس ہید  
جبت کہ دہلائی بین آفتاب شمس ہید  
ماکتی ہر قی بین بوست کی بوست آنکھیں  
اوسا آنکھوں ہی بہار کی ہی کیا پخت  
جالی ہوا کی کین زکس بیمار آنکھیں  
بلاتین جیک علی ناز سی وہ سرور آنکھیں  
لیک ملاوس چکا دین عمر بقا آنکھیں  
نورہ بت ہی کہ اگر دروہ مین علی  
تری تودون سی کین کاوہ دینار آنکھیں  
خون عشاق ہو یکا اوسی منظور آنکھیں  
لال لال آن چو دیکھا تھی وہ غوار آنکھیں  
ہمکن نامکنا منظور نظر حبس ہوا  
بہار ہی نظرون بین کسا کی نظری  
نکسان بین ہما ی ہو بار اکی  
لور کیم نہیں لکھنا آنکھیں  
نشان فطاک نظری کین آنکھیں  
ملوت قندہ باین زینت اودہ  
نہین ہر کی کادوس کی کین آنکھیں



جواب هر سنگه چو هر خلف ای بخا و رسا رقم برادر عمر زاوی صاحب رام قوم کایه باشندد مکنتو  
صاحب یوان فارسی ریخته فارسی بن شاگرد فاطم اردوین خواجہ وزیر وزیر

کیا کیا مینی فرامجه سی کرد و چار آنکبین  
رهنرفی قهر کی کرنی لکین ای آنکبین  
کهولدی گل کی خوش گسن بیار آنکبین  
هین سخنگو تو کرین شوق سی گفتار آنکبین  
سرخ دیکهی جو دم نشاده خوشوار آنکبین  
پهر دکها می مجھی شرمای هو می آنکبین  
سربازار بچھاتی مین خریدار آنکبین  
کیا عجب ابکی برس پهر یون گهر بار آنکبین  
کبین پیدا کنین وزن دیوار آنکبین  
کیسی عیسی هو که جب دیکه یون بیار آنکبین  
محو نظاره کی کر و اکتین ای آنکبین  
لیچلیم سله مرغی حسرت دیدار آنکبین

پهیر لین هو کی خفا کسلی ای آنکبین  
نقد دل چہین لیا جیبی جیار آنکبین  
اوس سیاسی جو ہو جائین کھی چار آنکبین  
کون مانع ہی جو دیتی یہ نہیں مژدہ وصل  
تم وہ قاتل ہو کہ جلا د فلک پھر  
سیری آنکھوں میں ان آنکھوں کی حیا پرتی ہی  
رو برو آپ کی کیا یوسف مصری کی بساط  
دیکھ ہی مروہ لڑی اوس در دندان سی نگاه  
شرم سی گهر مین یہ دڑتی مین کی مکی کھنلے  
آپ سی بناد او اہی نہیں ہو سکتا  
تختی سحر تصویر مین ہی آئی جو ظہر  
دیکھی بعد فنا کیا یہ دکبا مین جو ہر

جانکی پرشاد میرج تخلص این چکل کشور ساکن فرخ آباد وار و لکنتو گردناب عاشور علی خان

نظر آتی ہن اگر آپ کی بیمار آنکبین

کاوش غم سی میان ہی مین چرخ بنار آنکبین  
ملک الموت فی کین آکی ہن چار آنکبین

نظر آتین جو مین مایر کی بیمار آنکبین

اس کھنکھاری ہوئی تو نہیں چار آنکبین  
کیا خالون ہی قصہ مری کیا جو ہر ہوا  
پہلک لپی تو بھی طالب دیدار آنکبین  
دیکھو خفا نہ بین کن گنہگار آنکبین  
مژدن سیرا نامون جو ہر بار آنکبین  
اوپر زو زالی ہن فسون کا رنکین  
نوف دیداری لوگ آتین اوس کی چین  
کون ہی روز لکھی نہیں چار آنکبین  
عشق صادق کا بیان ملک لعلی کا  
پہلی ہی نہ دیکھا کرد ہر بار آنکبین  
کراوس رک کی باندھی ہی مسکائی پر  
کربن مین کی دنی سرباز آنکبین  
ملک لک کی مین خا و ہر دیکھو  
سکافرت مین ہون نفوس دیوار آنکبین  
منصف چار کردہ فرخا نام علی باب  
دلدار فیض علی بن الدود کردہ  
او علی خان بدلد کھنکھاری  
صاحب خان سلسلہ چار آنکبین  
خاکسند مین برائی ت بیمار آنکبین  
نشا کی قدری نہیں مین بیمار آنکبین  
مزدول گنہگار مین بیمار آنکبین  
ہن خان کارنی مین بیمار آنکبین  
ہن خان کارنی مین بیمار آنکبین

کیا کیا مینی فرامجه سی کرد و چار آنکبین  
رهنرفی قهر کی کرنی لکین ای آنکبین  
کهولدی گل کی خوش گسن بیار آنکبین  
هین سخنگو تو کرین شوق سی گفتار آنکبین  
سرخ دیکهی جو دم نشاده خوشوار آنکبین  
پهر دکها می مجھی شرمای هو می آنکبین  
سربازار بچھاتی مین خریدار آنکبین  
کیا عجب ابکی برس پهر یون گهر بار آنکبین  
کبین پیدا کنین وزن دیوار آنکبین  
کیسی عیسی هو که جب دیکه یون بیار آنکبین  
محو نظاره کی کر و اکتین ای آنکبین  
لیچلیم سله مرغی حسرت دیدار آنکبین





بہارِ عالم روایتیں اکبر از اکبرین









صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم  
 شاعرانه ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ

شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ	
حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ باشندہ شاہجہان آباد	
جھوٹ ہی اور سی کی مٹی لڑائیں لکھیں	تمہی بیفائدہ رور کی سجاوین لکھیں
سولو جی رت اندر مرقوم مشوق باشندہ صبح ہو ضلع سنہیل مراد آباد ایک دو ان ایک کرہ	
خالی رہتی نہیں جس دن سی گائیں لکھیں	شوق چاہیو کیا اونکو ہر آئیں لکھیں
حکیم محمد علی مرحوم علی صاحب لد حکیم غلام حیدر باشندہ لکھنؤ راہ شہرہ منوہ ایسی ملک علم ہوئی شکارو	
ایسی اس دل فی آفت میں سپائیں لکھیں	خالی ہو فی نہیں پائیں بہر آئیں لکھیں
آمد جو سنی تیری نظر بازون نے	شوق میں دیکھی باہر نکال آئیں لکھیں
حکیم میر یاشا اللہ خان مرحوم صدر باشندہ شاہجہان آباد والد میر انشا اللہ خان انشا	
دیکھ دزدیدہ نگہ سی چو چہ پائیں لکھیں	چور زخمون میں پڑی کی ہر آئیں لکھیں
شاعر نامی میر غلام حسین صفا محکم لد میر عزیز اللہ دہلوی جس حسن انکی بیٹی مٹی گڑھ	
لکھتی ہیں کہ ایسے ظریف تھی کہ کوئی غزل ہزل سے خالی نہیں مرزا	
رفیع کی ہجو خوب کہی اور بہت پگوتھی کلام انکا سنو آئی تذکرہ کنی نظر مولف نہیں گذرا	
جسبی دس طفل بر می ش فی چہ پائیں لکھیں	بہن کچھ نہ چلا رو کی سجاوین لکھیں
مرزا جان طلپش باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ حسب الطلب نواب گورنر کلکتی کو گئی تھے	
بعد مراجعت عظیم آباد میں رہی ہیں سے راہی ملک عدم ہوئی صاحب یون	
باغ عالم میں جواوشخ فی پائیں لکھیں	پوچھو زکس سی کہ ایسی نظر آئیں لکھیں

صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ

صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ

صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم صدرالدین مرقوم  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ  
 شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف میرزا جان مرحوم مخزون ولد سید محمد نصیر سراج سجادیہ

رجبی دل کی نالین مستی  
 حریفان چو بویں بی بی  
 رستم چشمتی غم کی  
 حبیبی بی بیان بی بی  
 امیرین امیران کی  
 بہادر خان افواجیدر حیدر

نظر مہر سی تھی جو ملائیں نگہیں تیری غم شہمی کا افسانہ سینا جب میں نے تیری آنکھوں کا جو میں دیکھنی لا تھا ہو کی پہون میں پین گرا مثل کلیم مول لی ساری خدائی سی لڑائی سہنے میری یوسف فی جو دیدار دکھایا کامل	ہمنی درگا ہوں میں چاندی کی چاہا میں حسرت دید میں باہر کل آئین نگہیں حور جنت سی ہی میں فی نلایں نگہیں تیری جلو کی ذرا تاب لائیں نگہیں دیکھنی آپ فی جسد نشی لڑائیں نگہیں جوش رقت سی ہا ہی اول آئین نگہیں
---	---

نواب احمد حسن خان عرف چربا جو شہ خٹک نواب مقیم خان شیم فارسی گوا والا وین قضا الملک  
 حافظ احمد خان صاحب چارنگھہر کی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نواب ظہیر باب خان راسخ

ہمسای و ترسک فی جہوت نظر آئیں نگہیں سیر کرنی جو گیا باغ میں وہ شبک چین یہی منشا ہی لڑائی کا ہمار تھی سیر گر پڑی شست میں غم کہا کی ہزاروں آہوں زندگی جوش کی معلوم نہیں موتی	ختم وہ دل پہ گالیں بہترین نگہیں دیکھ کر شرم سی نکس کو چکا تیر نگہیں سہرا زار جو خیر و نسی لڑائیں نگہیں ایک سیاد فی جب پنی کہا تیر نگہیں اب تو اس قاتل عالم سی لڑائیں نگہیں
--	--

مرزا علی بہار خلف مرزا حاجی بیگ شندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی وسط رشک

اوس ہی قتل جو بگڑی نظر آئیں نگہیں شاخ صندل میں نمایان گل بادام موتی جینچ اس نقشی سی جو کشتہ پیر کی شکل	ہو گیا حشر قیامت فی دکھائیں نگہیں ہمنی اوس نصیب سی جو لگائیں نگہیں پہلی تصویر سی مانی فی بنائیں نگہیں
--	---

بہادر خان افواجیدر حیدر  
 خلف نواب بہادر خان  
 محمد تقی خان بہادر  
 نیشاپور باشندہ فضل باد  
 شاگرد شہید فتح الدولہ  
 دلاور خشتہ موتی لڑائی  
 جگتا ہو سی ریا دوزی  
 اوس ہی شہ کی نظر  
 ہمنی نگہوں میں  
 پور ڈالوں کا اوس  
 سامنی ہمنی  
 دیکھن پوری  
 جہی اوس  
 جینچ اس نقشی  
 شاگرد شاہزادہ مرزا

شاگرد شاہزادہ مرزا  
 نام معلوم نہیں  
 اوس ہی قتل  
 بن کا لڑا جو  
 جہان پور میں  
 لکھنؤ میں  
 راجہ میں  
 غلام گلان



[illegible]



رفته رفته صورت ناسو انگبین بوگتین  
 دست مایه کار مین و در انگبین بوگتین  
 آنسو و نشی خوشه انگور انگبین بوگتین  
 ببلو نرگس کی کیون مخور انگبین بوگتین  
 ویکه مطرب کا سه تنبور انگبین بوگتین  
 میر غلط اوسکی برق طور انگبین بوگتین  
 اس لی رهن تری شهو انگبین بوگتین  
 هم قصیر وکی تو ذی مقدور انگبین بوگتین  
 مثل نرگس سیری ہی نخور انگبین بوگتین  
 حسن لی نثار سی کیا مغرور انگبین بوگتین  
 نشکمی سخی جواو سکی چور انگبین بوگتین  
 صاف شکل خانه زنبور انگبین بوگتین  
 قاتل عالم تری شهو انگبین بوگتین  
 صید کی خاطر قلع معصوم انگبین بوگتین

روتی روتی سحرین بی نور انگبین بوگتین  
 ضعف طیقت نہیں بنور انگبین بوگتین  
 فرقت ساقی مین مژگان رست تاک مین  
 کنشالی انگیزوشی لڑکتی گلشن مین آنکه  
 تارسان فرقت مین نا لان ہی راتار نگاہ  
 ویکه مین گر پڑا غش کیا کی موسی کی طرح  
 بوٹ لیتی مین متاع دل هر انسان کا  
 خامہا چی چشم مین یہ سیم بر رہی لگے  
 ویکه انگبین تری پیدا ہوا آزار دید  
 صورت مژگان ہری ہی مین کیون است نا  
 شیشہ دل سنگ لفت کی کیا یان چور چور  
 تیر مژگان کی تصوفی مشکب کر دیا  
 ایسی کین تیج نگہ لیتی خون خن یزبان  
 چوڑا شہباز نظر کو جب مری صیادنی

روتی روتی سحرین بی نور انگبین بوگتین  
 ضعف طیقت نہیں بنور انگبین بوگتین  
 فرقت ساقی مین مژگان رست تاک مین  
 کنشالی انگیزوشی لڑکتی گلشن مین آنکه  
 تارسان فرقت مین نا لان ہی راتار نگاہ  
 ویکه مین گر پڑا غش کیا کی موسی کی طرح  
 بوٹ لیتی مین متاع دل هر انسان کا  
 خامہا چی چشم مین یہ سیم بر رہی لگے  
 ویکه انگبین تری پیدا ہوا آزار دید  
 صورت مژگان ہری ہی مین کیون است نا  
 شیشہ دل سنگ لفت کی کیا یان چور چور  
 تیر مژگان کی تصوفی مشکب کر دیا  
 ایسی کین تیج نگہ لیتی خون خن یزبان  
 چوڑا شہباز نظر کو جب مری صیادنی

روتی روتی سحرین بی نور انگبین بوگتین  
 ضعف طیقت نہیں بنور انگبین بوگتین  
 فرقت ساقی مین مژگان رست تاک مین  
 کنشالی انگیزوشی لڑکتی گلشن مین آنکه  
 تارسان فرقت مین نا لان ہی راتار نگاہ  
 ویکه مین گر پڑا غش کیا کی موسی کی طرح  
 بوٹ لیتی مین متاع دل هر انسان کا  
 خامہا چی چشم مین یہ سیم بر رہی لگے  
 ویکه انگبین تری پیدا ہوا آزار دید  
 صورت مژگان ہری ہی مین کیون است نا  
 شیشہ دل سنگ لفت کی کیا یان چور چور  
 تیر مژگان کی تصوفی مشکب کر دیا  
 ایسی کین تیج نگہ لیتی خون خن یزبان  
 چوڑا شہباز نظر کو جب مری صیادنی

فتح الدولہ ششی ملک امیر رضا خان بہادر برق خلف مرزا کاظم علی صالح باشندہ الکنہ صاحب دہان اشارہ کرد

لڑکی تیری آنکھ سی مشہور انگبین بوگتین  
 تیری آنکھو کی طرح مغرور انگبین بوگتین

ای پریر و شکل ستم سور انگبین بوگتین  
 حبسی دیکہا ہی تھی ملتا نہیں جہ گو دماغ

ای پریر و شکل ستم سور انگبین بوگتین  
 حبسی دیکہا ہی تھی ملتا نہیں جہ گو دماغ

روتی روتی سحرین بی نور انگبین بوگتین  
 ضعف طیقت نہیں بنور انگبین بوگتین  
 فرقت ساقی مین مژگان رست تاک مین  
 کنشالی انگیزوشی لڑکتی گلشن مین آنکه  
 تارسان فرقت مین نا لان ہی راتار نگاہ  
 ویکه مین گر پڑا غش کیا کی موسی کی طرح  
 بوٹ لیتی مین متاع دل هر انسان کا  
 خامہا چی چشم مین یہ سیم بر رہی لگے  
 ویکه انگبین تری پیدا ہوا آزار دید  
 صورت مژگان ہری ہی مین کیون است نا  
 شیشہ دل سنگ لفت کی کیا یان چور چور  
 تیر مژگان کی تصوفی مشکب کر دیا  
 ایسی کین تیج نگہ لیتی خون خن یزبان  
 چوڑا شہباز نظر کو جب مری صیادنی





عاشق زلف و رخ و دلداز آراکین  
 سینه چرخ و کین و کین و کین  
 جام باقی شربت دینار آراکین  
 کز بوی باغی اقلید آراکین  
 دیوان شاکر در زینب و شیخ  
 عاشق زلف و رخ و دلداز آراکین  
 سینه چرخ و کین و کین و کین  
 جام باقی شربت دینار آراکین  
 کز بوی باغی اقلید آراکین





[illegible]



[illegible]

ای دل سوخته کو پیش که سرمه بنات  
عجبت اشقه می پیدا تو توری چو ماهی  
چو بشارت علی صدق و دل نداشت علی کرم  
پس ایام اسقدری ای تویت باز

جو روی باد بین بسیرت  
 بر آید رنگ بر دست تار ساز از بچون بین  
 بین دیکم که تن سی جوده گلگون قیامی  
 پیش پیچهای شل خاوری ساز از بچون بین  
 بوی تار سبیل کاچو پرتار  
 سر کی سبب آغا رنظا  
 سایای تار سبیل کاچو پرتار  
 لایب خرابین باز از بچون بین  
 بوی تار سبیل کاچو پرتار  
 بوی تار سبیل کاچو پرتار

مسیحائی ملی ہو ہونکو پایا سحر با تو نے  
 ہماری پتلیوں کو روند تا ہی وز پاؤں سے  
 تلاش ای یار باطن میں رہتے ہی کھنکھاتے ہیں  
 گرا رہتا ہی پردی سے ہر اسے آنکھ کا پردہ  
 صغیر انہی نگاہوں میں سمائی دوسرا کیونکر  
 کرشمہ ہی بہو و نہیں ادھر ہی عجیب انکھوں میں  
 عجب کاوش ہی بہر تابی سہندنازا انکھوں میں  
 کیا ہی دل میں گہرا ای سراپا ناز انکھوں میں  
 چلا آپر دی پردی ای سراپا ناز انکھوں میں  
 مثال مرد کا ہے تابی ہ طنازا انکھوں میں

نواب الاجاه عرف چھوٹی صاحب بہادر عاشق خلف نواب لیر الدولہ مرزا محمد علی خان  
عرف آغا حیدر حیدر تخلص نیشاپور فیض آباد می تقیم کابینہ صاحب یوان شاگرد مرزا سرفراز علی قاد

سنا ایسا سخن بچہ مانہ ایسا ناز آنکہ ہونین  
کہلا مطلب باتو نکا فرشتونہ بہی محفل میں  
غور حسن تہا جبکہ وہ سب پانی سی تلی میں  
بلا چاہہ ذقن میں نہر خط میں سحر باتوں میں  
نہین کہہ سو جہتا خروخت ز مستی میں عشق کو

میر باقر علی اغرازی و میر کبیر باشند که بنو شاکر و میر علی اوسطاشک

خدا جانى تبون نى پاي كيا اعجاز انگهون  
خيال چشم جانان مين جين ويا كيا اش  
ستارى كى لتي كچه تار اگر در كار چو تجمكو  
نرمي چشم سبه كچه كم نه تهي تهم تيره بختون كو  
نظر آتني هين چي كچه نهي انداز انگهون  
تو ديهالبر دريا باره كانداز انگهون  
نگه كى تار ركهتي هين چي مساز انگهون  
جگه سري كودى بيكار اى طنار انگهون

[illegible]



کیا ہی اسی بادہ خوار آنکھوں میں  
گرتیہ رنج ہجر میں ہوتیں سرخ  
ایک آئینہ رو کے فرقت سے  
اسی کیا یاد چشم زلف میں سیند  
کام پر بال کا لے کرنے  
دل میں آتا ہے پتلیوں کی خوش  
مہر ہے فرط رنج و فرقت سے

نہند ہے یا خمار آنکھوں میں  
 ہے خزان سے بہا آنکھوں میں  
 صاف آیا عبا ر آنکھوں میں  
 رات کتنی ہے یار آنکھوں میں  
 یاد مرگان یار آنکھوں میں  
 کہیے تصویر یار آنکھوں میں  
 دل میں روز و انتظار آنکھوں میں

مصنف قصه جان عالم مرزا جیب علی بیگ سرور ولد مرزا صفر علی باشندہ لکھنؤ ایک دیوانی و مشغلہ سلطانی ترجمہ شمشیر خانی اور شکر فہ محبت انکاشی کرد مرزا خانی نوازش

کیا غضب ہی کہ چار آنکھوں میں  
چشمِ کیفی کے سرخ ڈوروں سے  
گر پڑا طفلِ شک یہ مچلا  
نہیں اڑھتی بلکِ نراکت جسے  
اتنی چہانی ہے خاکِ تیری لیے  
جلنے اپنا لقب ہوا ہی سرور

دل چراتا ہے یار آنکھوں میں  
چہارہی ہے بہار آنکھوں میں  
میں نے روکا ہے آنکھوں میں  
سُرمہ ہوتا ہے بار آنکھوں میں  
چہارہا ہے غبار آنکھوں میں  
روز و شب ہے تھما آنکھوں میں

سیر محمد علی و صف خلف الرشید میر محمد حسن و بن عزیز گو کا فیض آباد مقیم کانپور شاہ گور

بہر حق ہے زلفت یار آنکھوں میں  
بیچ کر تے ہیں مار آنکھوں میں

[illegible]

و صف افت است  
از پیش است  
مست از کوهون  
از پیش است  
مست از کوهون  
از پیش است  
مست از کوهون

[illegible]

فیض اللہ علیک موم قروی باشند و انکار  
اربعی شاه صاحب عهد نورل جوان پیشین

سیر محمود علی وصف خلف الرشید میر محمد  
 بہر نی ہے زلف یار آنکھوں میں  
 پہنچ کر تے ہیں مار آنکھوں میں

لکھنؤ کا ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب  
 دہلی کے ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب  
 دہلی کے ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب

اپنی ملک کی بکثرت زبان اور نامی میر محمدی مفتوحہ سوز ولد میر ضیاء الدین اولادین  
 حضرت طباطبائی گجراتی کی وطن بزرگوں کا بخارا اسکا مولود مسکن دہلی عہد نواب صفی اللہ  
 میں لکھنؤ میں آئی صاحب دیوان جو مضمون شعر میں ہوتا تھا اسکی صوت بنا کی کہانی تھی  
 کہ پ گیا حسن بابر آنکھوں میں  
 کٹ گئیں انتھار میں اتین  
 ایک دو تین چار آنکھوں میں  
 میرا کبر علی مرحوم اختر شاگرد فقہ بخش جرات  
 کہیں چھی سر سے جو بابر آنکھوں میں  
 بزم میں کسے رات جاگی تھی  
 ہو وی دوئی بہار آنکھوں میں  
 ہی جو اب تک خمار آنکھوں میں  
 اشرف علی خان مخاطب کو کی خان مرحوم فقہان دہلوی مقیم بنگالہ اشگر دوشاخ  
 رجا ہی جیسی کہ وہ گلزار آنکھوں میں  
 خزان ہوتی ہی چین کی بہار آنکھوں میں  
 میر حسن مرحوم حسن ولد میر غلام حسین صاحب شدہ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب اشگر دوشاخ  
 نظری و سکی حسن کہ چکا ہوں مثل شکر  
 رہا نہیں مرا کچھ اعتبار آنکھوں میں  
 شیخ بہادر علی شجاعت و شیخ فتح علی شیخ مداری لکھنؤ صاحب دیوان اشگر دوشاخ  
 سماجی کیسوں کی بہار آنکھوں میں  
 کسی ہی پسینا منظور بابر آنکھوں میں  
 سمار ہا ہی کچھ کا او بہار آنکھوں میں  
 بہن کی آنکھ نہ ایسی جیسی حور کی آنکھ  
 ہی ایک آنکھ تھاری ہزار آنکھوں میں

لکھنؤ کا ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب  
 دہلی کے ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب  
 دہلی کے ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب

لکھنؤ کا ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب  
 دہلی کے ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب  
 دہلی کے ایک مشہور عالم دین اور فاضل  
 مولانا محمد علی صاحب دہلوی صاحب





این کتاب را بنام حضرت شاه غلام افضل خلیفہ شاہ ابوالسالی عالی بن حضرت شاہ اجمل  
 صاحب پیرہ آلہ آباد و دیوان ایک مشہور عالمین بنی گردید شیعہ امام  
 سادات اشکون کی زمین سخت جگر انگہون  
 رات دن رہتا ہی انگہون کو سفر انگہون  
 ہی خدا داد تو نور نظر انگہون میں  
 گو پہر اگر تا ہی ہوتی کر انگہون میں  
 پتلیان بن گیتن میں شک قر انگہون  
 رکھتی ہیں آپ ہم تیغ و سپر انگہون میں  
 رہتی ہی آہ پہر شام و سحر انگہون میں  
 پتلیان آفسو و فسی کہتی ہیں انگہون میں  
 خاک کی طرح سی سقید رہی انگہون میں  
 ہای آشوب ہوا بار در انگہون میں  
 ان پریرا دون کا رہتا ہی انگہون میں  
 آپ کی دل میں جگہ آکا گہر انگہون میں  
 سر تہ خاک مدینہ لگی گہر انگہون میں

جناب شاہ غلام افضل خلیفہ شاہ ابوالسالی عالی بن حضرت شاہ اجمل  
 صاحب پیرہ آلہ آباد و دیوان ایک مشہور عالمین بنی گردید شیعہ امام

سادات اشکون کی زمین سخت جگر انگہون  
 رات دن رہتا ہی انگہون کو سفر انگہون  
 ہی خدا داد تو نور نظر انگہون میں  
 گو پہر اگر تا ہی ہوتی کر انگہون میں  
 پتلیان بن گیتن میں شک قر انگہون  
 رکھتی ہیں آپ ہم تیغ و سپر انگہون میں  
 رہتی ہی آہ پہر شام و سحر انگہون میں  
 پتلیان آفسو و فسی کہتی ہیں انگہون میں  
 خاک کی طرح سی سقید رہی انگہون میں  
 ہای آشوب ہوا بار در انگہون میں  
 ان پریرا دون کا رہتا ہی انگہون میں  
 آپ کی دل میں جگہ آکا گہر انگہون میں  
 سر تہ خاک مدینہ لگی گہر انگہون میں

یہ ساری ہیں کہ آتی ہیں نظر انگہون میں  
 پہر تی میں انگہون میں آہ پہر انگہون میں  
 دیکھ لیتا ہوں کمر اور دھن کو ہر بار  
 بال غفاسی ہی باریک کیا آتی نظر  
 انگہون عکس رخ روشن ہی جوتی ہیں نور  
 نشاء کی ڈوروشی اور پیکوشی و شین ہے  
 گیسو رخ کا تصویر جو رہا کرتا ہے  
 شعلہ و تیری تصویر سی نہ جلجائیں کہیں  
 یہ غنی رنگ طلائی کی تصویر نے کیا  
 آج اوس شونبائی کا تصویر کچھ ہے  
 روز ہم سیر پرستان کیا کرتے ہیں  
 پوچھتی کیا ہو چہاں چاہی ہی صاحب  
 ہی یقین نور بصاات ہو زیادہ افضل

حکیم وحید اللہ خان مجید ولد حکیم سعید اللہ خان بن حاوق الملک حکیم عبداللہ خان  
 باشندہ بدایون ملازم راجہ پھر رت پور صاحب دیوان

اس صاحب پیرہ آلہ آباد و دیوان ایک مشہور عالمین بنی گردید شیعہ امام  
 سادات اشکون کی زمین سخت جگر انگہون  
 رات دن رہتا ہی انگہون کو سفر انگہون  
 ہی خدا داد تو نور نظر انگہون میں  
 گو پہر اگر تا ہی ہوتی کر انگہون میں  
 پتلیان بن گیتن میں شک قر انگہون  
 رکھتی ہیں آپ ہم تیغ و سپر انگہون میں  
 رہتی ہی آہ پہر شام و سحر انگہون میں  
 پتلیان آفسو و فسی کہتی ہیں انگہون میں  
 خاک کی طرح سی سقید رہی انگہون میں  
 ہای آشوب ہوا بار در انگہون میں  
 ان پریرا دون کا رہتا ہی انگہون میں  
 آپ کی دل میں جگہ آکا گہر انگہون میں  
 سر تہ خاک مدینہ لگی گہر انگہون میں

حکیم وحید اللہ خان مجید ولد حکیم سعید اللہ خان بن حاوق الملک حکیم عبداللہ خان  
 باشندہ بدایون ملازم راجہ پھر رت پور صاحب دیوان

حکیم وحید اللہ خان مجید ولد حکیم سعید اللہ خان بن حاوق الملک حکیم عبداللہ خان  
 باشندہ بدایون ملازم راجہ پھر رت پور صاحب دیوان



چو بانی بختیاری  
 زلف کی پیچ سی  
 شوق نظارہ ساقی جو رہا آنکھوں میں  
 نان کہنا مرا سر نہ لگا آنکھوں میں  
 جھپچھپ سی کی عوض خاک شفا آنکھوں میں  
 سیر اکبر علی عرف سپرنگی مغفور رنگین  
 رہا کرتا ہی ہر دم وہ بت بی پر آنکھوں میں  
 ہو جب تیرے ہی مرغ دل خیر آنکھوں میں  
 مگر گھسی ہی تیری قتل کی تحریر آنکھوں میں  
 تیری عاشق کا دم آیت بی پر آنکھوں میں  
 لگائی چمنی خاک مرقد شہید آنکھوں میں  
 مرزا محمد صغیر حسین بچہ ولد مرزا علی حسین خان بھائی غلامزاد چکوار لکھنؤ شکار خواجہ وزیر وزیر  
 پہ لکھتی ہی اوس سر کی جو تصویر آنکھوں میں  
 تصو جلوه گر ہی اوس کمان پر کی مر کا کٹا  
 میری آنکھیں تھی گو یا صوت چشم گوگون

جب تصویر گلگون کا بندھا آنکھوں میں  
 ہاتھ میں شیشہ ہوا خوش نمایاں ہست  
 شیشہ ٹوٹا تو برابر ہی مراد دل ٹوٹا  
 طائر دلو ہوا تار نگہ صورت دام  
 وار ہی دیدہ ساغر کی طرح خواب میں ہی  
 ند کہا روزیہ مجھ کو خدا را اسی حور  
 ہم اگر جانیں تقی پیش صریح شدہ دین

چو بانی بختیاری  
 زلف کی پیچ سی  
 شوق نظارہ ساقی جو رہا آنکھوں میں  
 نان کہنا مرا سر نہ لگا آنکھوں میں  
 جھپچھپ سی کی عوض خاک شفا آنکھوں میں  
 سیر اکبر علی عرف سپرنگی مغفور رنگین  
 رہا کرتا ہی ہر دم وہ بت بی پر آنکھوں میں  
 ہو جب تیرے ہی مرغ دل خیر آنکھوں میں  
 مگر گھسی ہی تیری قتل کی تحریر آنکھوں میں  
 تیری عاشق کا دم آیت بی پر آنکھوں میں  
 لگائی چمنی خاک مرقد شہید آنکھوں میں  
 مرزا محمد صغیر حسین بچہ ولد مرزا علی حسین خان بھائی غلامزاد چکوار لکھنؤ شکار خواجہ وزیر وزیر

زبانی بختیاری  
 زلف کی پیچ سی  
 شوق نظارہ ساقی جو رہا آنکھوں میں  
 نان کہنا مرا سر نہ لگا آنکھوں میں  
 جھپچھپ سی کی عوض خاک شفا آنکھوں میں  
 سیر اکبر علی عرف سپرنگی مغفور رنگین  
 رہا کرتا ہی ہر دم وہ بت بی پر آنکھوں میں  
 ہو جب تیرے ہی مرغ دل خیر آنکھوں میں  
 مگر گھسی ہی تیری قتل کی تحریر آنکھوں میں  
 تیری عاشق کا دم آیت بی پر آنکھوں میں  
 لگائی چمنی خاک مرقد شہید آنکھوں میں  
 مرزا محمد صغیر حسین بچہ ولد مرزا علی حسین خان بھائی غلامزاد چکوار لکھنؤ شکار خواجہ وزیر وزیر

زبانی بختیاری  
 زلف کی پیچ سی  
 شوق نظارہ ساقی جو رہا آنکھوں میں  
 نان کہنا مرا سر نہ لگا آنکھوں میں  
 جھپچھپ سی کی عوض خاک شفا آنکھوں میں  
 سیر اکبر علی عرف سپرنگی مغفور رنگین  
 رہا کرتا ہی ہر دم وہ بت بی پر آنکھوں میں  
 ہو جب تیرے ہی مرغ دل خیر آنکھوں میں  
 مگر گھسی ہی تیری قتل کی تحریر آنکھوں میں  
 تیری عاشق کا دم آیت بی پر آنکھوں میں  
 لگائی چمنی خاک مرقد شہید آنکھوں میں  
 مرزا محمد صغیر حسین بچہ ولد مرزا علی حسین خان بھائی غلامزاد چکوار لکھنؤ شکار خواجہ وزیر وزیر

زبانی بختیاری  
 زلف کی پیچ سی  
 شوق نظارہ ساقی جو رہا آنکھوں میں  
 نان کہنا مرا سر نہ لگا آنکھوں میں  
 جھپچھپ سی کی عوض خاک شفا آنکھوں میں  
 سیر اکبر علی عرف سپرنگی مغفور رنگین  
 رہا کرتا ہی ہر دم وہ بت بی پر آنکھوں میں  
 ہو جب تیرے ہی مرغ دل خیر آنکھوں میں  
 مگر گھسی ہی تیری قتل کی تحریر آنکھوں میں  
 تیری عاشق کا دم آیت بی پر آنکھوں میں  
 لگائی چمنی خاک مرقد شہید آنکھوں میں  
 مرزا محمد صغیر حسین بچہ ولد مرزا علی حسین خان بھائی غلامزاد چکوار لکھنؤ شکار خواجہ وزیر وزیر

زبانی بختیاری  
 زلف کی پیچ سی  
 شوق نظارہ ساقی جو رہا آنکھوں میں  
 نان کہنا مرا سر نہ لگا آنکھوں میں  
 جھپچھپ سی کی عوض خاک شفا آنکھوں میں  
 سیر اکبر علی عرف سپرنگی مغفور رنگین  
 رہا کرتا ہی ہر دم وہ بت بی پر آنکھوں میں  
 ہو جب تیرے ہی مرغ دل خیر آنکھوں میں  
 مگر گھسی ہی تیری قتل کی تحریر آنکھوں میں  
 تیری عاشق کا دم آیت بی پر آنکھوں میں  
 لگائی چمنی خاک مرقد شہید آنکھوں میں  
 مرزا محمد صغیر حسین بچہ ولد مرزا علی حسین خان بھائی غلامزاد چکوار لکھنؤ شکار خواجہ وزیر وزیر



چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد  
چون که خواب از خواب بیدار شد

هماری آنکه بین تب و هجرسی به جلتی بین مجبی جو رونی عرقناک یار کا بهی خیال جودل ہی شیشہ تو آنسو ہی بین بزرگے وہ شوخ چشم جو گل سی نظر نہیں آیا یہ موج زن ہی ہم اشک ہجر جانہیں سہند دانہ پروین کو میں کروں گونا	جگر کی ٹکڑی ہوئی ہیں کباب آنکھوں میں بہری ہیں اشک بنگ گلاب آنکھوں میں ہوا ہی عالم جام شراب آنکھوں میں غضب ہی پتلیوں کو خراب آنکھوں میں کہ آسمان ہی شکل جباب آنکھوں میں دئی ہی سرمہ مرا ماہتاب آنکھوں میں
---	---

سیر بسم اللہ تخلص شاعر خلف میر نور علی ملازم راجہ نواب علیخان باشندہ لکھنؤ صاحب  
دیوان شاگرد رشید کرامت علیخان شیخ

نہ سرمہ دی صنم بی حجاب آنکھوں میں دم آ رہا ہی شمال جباب آنکھوں میں نظر پڑا ہی ترا جیسی چہرہ روشن ہماری چشم سی کیا ایر تر مقابل ہو ہی مرغ دل کی سیری کی واسطی کلام جو دیکھی بہر کی نظر تیرا رومی غیرت مہر جسی نہیں ہی مروت وہ آدمی نہیں	خدا کا نور ہی ان لاجواب آنکھوں میں کیا ہی روح فی اب پاترا آنکھوں میں ہوا ہی ذریسی کم آفتاب آنکھوں میں ہر ایک پردہ ہی رشک سیا آنکھوں میں نہیں ہیں نشانہ کی ڈور می حجاب آنکھوں میں بہر آئی نرگس شہلا کی آب آنکھوں میں بشر کو چاہی شاعر حجاب آنکھوں میں
--	--

درودیش باکمال حاجی شیخ غلام قطب الدین مغفور مصیبت لہ حاجی شیخ محمد فاخر شاہ  
خوب اللہ آبادی صاحب دیوان فارسی اور ریختہ مکہ معظمہ میں بعد اداجی حج رہی ملک تھلہ ہوتی

نہی نظر کی گرس شہلا گلاب ہی  
نور ہوئی نرگس شہلا گلاب ہی  
روانی می شہلا گلاب ہی  
چراغی ہو می شہلا گلاب ہی  
بتوں کا دیکھنا گوشتی شہلا گلاب ہی  
گمین چہل چہل شہلا گلاب ہی  
ہون جو خاک دروہ زاب ہی  
علی کا تو ظامی کلام ہی  
لہذا دوسرے بت خانہ خراب ہی  
حضرت خودی کل مرزا علی شاہ ہی  
بادشاہ غازی آفتاب ہی  
محمد عزیز الدین علی شاہ ہی  
چون ہو دین حاکم رہ پاک بوزاب ہی  
چہن عذاب ہی حاصل کی بوزاب ہی  
نہی نظر کی گرس شہلا گلاب ہی  
نور ہوئی نرگس شہلا گلاب ہی  
روانی می شہلا گلاب ہی  
چراغی ہو می شہلا گلاب ہی  
بتوں کا دیکھنا گوشتی شہلا گلاب ہی  
گمین چہل چہل شہلا گلاب ہی  
ہون جو خاک دروہ زاب ہی  
علی کا تو ظامی کلام ہی  
لہذا دوسرے بت خانہ خراب ہی  
حضرت خودی کل مرزا علی شاہ ہی  
بادشاہ غازی آفتاب ہی  
محمد عزیز الدین علی شاہ ہی  
چون ہو دین حاکم رہ پاک بوزاب ہی  
چہن عذاب ہی حاصل کی بوزاب ہی

نہی نظر کی گرس شہلا گلاب ہی  
نور ہوئی نرگس شہلا گلاب ہی  
روانی می شہلا گلاب ہی  
چراغی ہو می شہلا گلاب ہی  
بتوں کا دیکھنا گوشتی شہلا گلاب ہی  
گمین چہل چہل شہلا گلاب ہی  
ہون جو خاک دروہ زاب ہی  
علی کا تو ظامی کلام ہی  
لہذا دوسرے بت خانہ خراب ہی  
حضرت خودی کل مرزا علی شاہ ہی  
بادشاہ غازی آفتاب ہی  
محمد عزیز الدین علی شاہ ہی  
چون ہو دین حاکم رہ پاک بوزاب ہی  
چہن عذاب ہی حاصل کی بوزاب ہی

نظاره خرم بر روی بزم و در دین  
 نازکی که شد دل کیارنگ است  
 که خون نشان بودی این صفت  
 نازکی که شد دل کیارنگ است  
 که خون نشان بودی این صفت  
 نازکی که شد دل کیارنگ است  
 که خون نشان بودی این صفت

او بهما جو صبح کو مکتا و مست خواب انگبین	لگا جورانی مسجاسی آفتاب انگبین
خبرهی آمد جانانکی بر لب دریا	هین انتظارین که روی هوچی آب انگبین
اسی طرحی شیلی اگر برهین چند	کرینگی حضرت زاهد کو بهی خراب انگبین
و ده بی حجاب لطف دی جو رخ سنی نقاب	فلک پر شمس و ستاره کنی آفتاب انگبین
غم فراق سی حیرت کی آب تور بهی مین	مثال برکی آهون پر پر آب انگبین

شیخ قادر علی موجد خلف شیخ چرخ علی باشند که منو صاحب یوان اگر در شیر خاوه جزیر

جو دیکهین م قد پر نور بو تراب انگبین	تو جانینی که مو تین کج کامیاب انگبین
خیال کلین گر و تین خوناب انگبین	تو عنذلیپ کی بودین سدا گلاب انگبین
شمار کیچی نرگس کو برگ نرگس کو	که بی نظیرین بر تو لاجواب انگبین
و ده طفل مننه کو بهیا تابی پی رس کی قوت	که دائر و نسی نه پیدا کری کتاب انگبین
نگاه گرم بی بجای شریتری	و فوراشک سلیانی بی بی سحاب انگبین
و ده بدگان هون که عاشق ترا اوستی هما	نظر جو تین کیسی مجی پر آب انگبین
مثال تنه بکاسه دیکه لینک کا	نظاره بازی مین اپنی مین لاجواب انگبین
هونین مین لال جو کیف شراب سلی	بی مین غنر گرس سی آفتاب انگبین
نقاب اوسنی او بهانی بی قوت دیدی به	او بهما کی شرم کاپره هون سحاب انگبین
بیان کردن مین اگر اوسنی بی حیرت دید	دهن کطرح سخنکو هونین جاب انگبین
جای کنو دیکه لیا اگر سلی آفتاب	مری نظرمین مین ای ماه آفتاب انگبین

بمیان این دو عالم که در میان است  
 و در میان این دو عالم که در میان است  
 و در میان این دو عالم که در میان است  
 و در میان این دو عالم که در میان است



علم و رضای ہریرہ محمد حسین مرحوم کلیم اکثر رسالی شیخ محی الدین بی علیہ الرحمہ کی بان	
ترجمہ کر کے سہل اور سکو کر دیا ہے باشندہ دلی صاحب یوان شاگر و تفریح	
در ازمنی شب ہجران مزل ف یار کلیم	تو مجھی پوچھ کہ کاتی ہی ات آنکھوں
شیخ فرحت اللہ مرحوم فرحت مولد انکھارخ آباد بسبب فاقہ بہادر علیخان	
دار و عہد ناظم نگالہ مسکن شدا با و صاحب یوان شاگر و سراج الدین علیخان آرزو	
جون اشک گراہون مین کو یار کی آنکھوں	لیکن مجھی دیکھی ہی وہ یار کی آنکھوں
میر حمایت علی مرحوم محبوب باشندہ مرشد آباد شاگر و شاہ قدرت اللہ قدرت	
فر نہا ہی مناسب تہا دلہار کی آنکھوں	مارانہ مجھی آخر کس پیار کی آنکھوں
میر ابو الحسن مرحوم وحشت باشندہ شاہجہان آباد	
کبر و نکاح اس دل یوانہ کی تیر آنکھوں	لگی ہی بہمنی موج اشک کی زنجیر آنکھوں
خوش نویس علم جفر اور رمل کی منشا ق عبد اللہ خان مخاطب مشتاق علیخان مرحوم مشتاق	
قوم افتخار یوسف زئی ولد نواب سیف اللہ ولد مہوی کی ہوس مین بلدا شعرا یی ماتحت دلی مین	
رنگ کیون سہری چہر کی تری مشتاق	کسنی یکجا ہی تجھی ہر بہری آنکھوں
میر فرزند علی مرحوم موزون باشندہ سایہ سیانہ شاگر و میر شمس الدین فقیر	
حسن اور عشق کی کیا خوب گل قشائی	پہول جہڑی ہین منہ سی مرعی آنکھوں
سید محمد خان مرحوم ایمان تخلص باشندہ حیدر آباد مین	
می گلگون کا جسم نرم مین غر جھکتا ہی	ٹپک پڑتا ہی خون دل مرا ایمان گلگون

والد ماجد مولف سید شاہ حسین گرو کا دوست  
خلف سید شاہ دین علی مین بعد مینوین  
دلی مین کی پہلی دلی مین بعد مینوین  
اختیار کی جلیا مینوین مینوین  
بہادر کی مینوین مینوین  
دیوان جلیا مینوین مینوین  
ابجد اور مینوین مینوین  
سکین مینوین مینوین  
وہ نہ آیا نور و ساندو ساندو  
دہ نہو تو چمن مینوین مینوین  
ایسا فک مینوین مینوین  
بسکالہ مینوین مینوین  
کسی خن مینوین مینوین  
وہ نظار مینوین مینوین  
دلکش مینوین مینوین  
وان دہ کتا ہی نوادہ مینوین  
بان ہر مینوین مینوین  
میر غلام مینوین مینوین  
میر غلام مینوین مینوین  
میر غلام مینوین مینوین  
میر غلام مینوین مینوین





سید ہدایت علی خان مروج عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئی دیوان ریختہ اور فارسی النسی یادگار سی  
 بی دیکھی تری ایسی بہین متصل آنکھیں بی نور ہوشین نور نظر تجھ سی مل آنکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شو ق نہیں آج دیکھی ہیں تمنا سی تہا سی آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مروج خاکسار شاگرد حضرت مزاجا بی اعظم علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ کہ نرگس کو بو پانہ بو من یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مروج آبرو و فرزندین محمد غوث کو اکیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج الدین علیہ السلام  
 خواجہ خواجہ گلشن جہت منی ملی آنکھیاں گتین بند شرم سی گس کی سیار جی جان کو آتیا  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں دل خمی چہ لگاتی ہیں نکور سی آنکھیاں  
 ملک شاعر اخا قانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دہلی سی سری کی ہوان ہیں سی آنکھیں کچھ بیہوشی کچھ سیف زبان ہیں سی آنکھیں  
 سلیمان خان مروج سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد شاگرد اشرف خان فہمان  
 یہی وناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستان چمن میں ذکر تہا شاید تری خم آنکھوں کا  
 نظر آتی حنا بندی چھ کی گل کی ہاتھوں کا کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا خم آنکھوں کا

سید ہدایت علی خان مروج عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئی دیوان ریختہ اور فارسی النسی یادگار سی  
 بی دیکھی تری ایسی بہین متصل آنکھیں بی نور ہوشین نور نظر تجھ سی مل آنکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شو ق نہیں آج دیکھی ہیں تمنا سی تہا سی آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مروج خاکسار شاگرد حضرت مزاجا بی اعظم علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ کہ نرگس کو بو پانہ بو من یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مروج آبرو و فرزندین محمد غوث کو اکیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج الدین علیہ السلام  
 خواجہ خواجہ گلشن جہت منی ملی آنکھیاں گتین بند شرم سی گس کی سیار جی جان کو آتیا  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں دل خمی چہ لگاتی ہیں نکور سی آنکھیاں  
 ملک شاعر اخا قانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دہلی سی سری کی ہوان ہیں سی آنکھیں کچھ بیہوشی کچھ سیف زبان ہیں سی آنکھیں  
 سلیمان خان مروج سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد شاگرد اشرف خان فہمان  
 یہی وناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستان چمن میں ذکر تہا شاید تری خم آنکھوں کا  
 نظر آتی حنا بندی چھ کی گل کی ہاتھوں کا کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا خم آنکھوں کا

سید ہدایت علی خان مروج عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئی دیوان ریختہ اور فارسی النسی یادگار سی  
 بی دیکھی تری ایسی بہین متصل آنکھیں بی نور ہوشین نور نظر تجھ سی مل آنکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شو ق نہیں آج دیکھی ہیں تمنا سی تہا سی آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مروج خاکسار شاگرد حضرت مزاجا بی اعظم علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ کہ نرگس کو بو پانہ بو من یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مروج آبرو و فرزندین محمد غوث کو اکیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج الدین علیہ السلام  
 خواجہ خواجہ گلشن جہت منی ملی آنکھیاں گتین بند شرم سی گس کی سیار جی جان کو آتیا  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں دل خمی چہ لگاتی ہیں نکور سی آنکھیاں  
 ملک شاعر اخا قانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دہلی سی سری کی ہوان ہیں سی آنکھیں کچھ بیہوشی کچھ سیف زبان ہیں سی آنکھیں  
 سلیمان خان مروج سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد شاگرد اشرف خان فہمان  
 یہی وناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستان چمن میں ذکر تہا شاید تری خم آنکھوں کا  
 نظر آتی حنا بندی چھ کی گل کی ہاتھوں کا کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا خم آنکھوں کا

سید ہدایت علی خان مروج عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئی دیوان ریختہ اور فارسی النسی یادگار سی  
 بی دیکھی تری ایسی بہین متصل آنکھیں بی نور ہوشین نور نظر تجھ سی مل آنکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شو ق نہیں آج دیکھی ہیں تمنا سی تہا سی آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مروج خاکسار شاگرد حضرت مزاجا بی اعظم علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ کہ نرگس کو بو پانہ بو من یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مروج آبرو و فرزندین محمد غوث کو اکیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج الدین علیہ السلام  
 خواجہ خواجہ گلشن جہت منی ملی آنکھیاں گتین بند شرم سی گس کی سیار جی جان کو آتیا  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں دل خمی چہ لگاتی ہیں نکور سی آنکھیاں  
 ملک شاعر اخا قانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دہلی سی سری کی ہوان ہیں سی آنکھیں کچھ بیہوشی کچھ سیف زبان ہیں سی آنکھیں  
 سلیمان خان مروج سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد شاگرد اشرف خان فہمان  
 یہی وناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستان چمن میں ذکر تہا شاید تری خم آنکھوں کا  
 نظر آتی حنا بندی چھ کی گل کی ہاتھوں کا کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا خم آنکھوں کا

کبریا و لایق کین عشق کو جانان آید  
سید غلام رضا باشد که نه صاحبان  
پیشوین این گن است بر سر آب زین  
کیار در دوشین عشق کی ازاری آید  
لینت سای قطره دلوی تیرا گرد میان کلیم  
باز انقب جود می بیند این عالم

ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور  
 ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور  
 ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور  
 ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور

رقیب فی تجی کیا جانی کیا ہی سمجھایا نظر پڑا نہ کوی تجھسا دوسرا سفاک خدا کی اسطی آجا و دم نکلتا ہے دکھائی شوق نظارہ فی سیکڑوں کوچی نہ آیا رحم دم احصا ر قاتل کو خدا کی فضل سیل ہی شرق ایکدن ہمکو	جو مجھ سی بہیر لیں ہی سہری تھہر بان انگہیر لڑائیں ہمیں ہی جا کر کہاں کہاں انگہیر چرا و مجھشتی اسی عیسیٰ مان انگہیر لیتی پھرین مجھی ہی کہاں کہاں انگہیر پھر کی رہ گیا کیا کیا میں نیم جان انگہیر دکھائیں کی در شاہنشاہ زمان انگہیر
--	--

مرثیہ کوئی میں طاق صف آرائی اور مضمون خیر میں شہر آفاق مرزا سلامت علی میر ولد  
 مرزا غلام حسین متعلقان مرزا آغا جان کا غدر فرما شدہ لکھنؤ ارشد ملازمہ میر حسین مرثیہ گو

ہر عضو میں سر بلند گو انگہیر میں ہیں ٹکس کی بریز پاجھاؤں میں ہیں	گریز کی ہی کمی تو تو انگہیر میں ہیں ہچشم بہت ہیں اور دو انگہیر میں ہیں
---	---

مرزا محمد عباس نجدی ولد مرزا حیدر باشندہ لکھنؤ صاحب یوان گروہ میر میریبا

وہ محو ہوا جتنی ذرا چار کی انگہیر قاصد میری جانب سی زبان ہی کہنا شد خبر آن کی لے مرتا ہی عاشق دیکھا نہ کہی انکھ اوٹھا کر ہی ادھر کو جو ہر ترسی جانباز کی کہل جائیں گی جہم معلوم نہیں اسی خطا کیا ہو صی صاحب	کس سحر کی ہیں اوست عیار کی انگہیر ہیں مختصر دید گنگہار کی انگہیر چیت سی ہیں لگیں شب ہی تیار کی انگہیر ہمسنی کہی چار ہو تین یار کی انگہیر کہل جائیں گی قاتل ترسی تلوار کی انگہیر گیون مجبی پھر ہی ہستی ہیں سرکار کی انگہیر
--	--

ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور  
 ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور  
 ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور  
 ای کجی دین دار و غیور ای کجی دین دار و غیور



سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی  
 سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی  
 سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی

امی شک تجلی اسی دیدار دکھا دی یہ جنبش مژگان نہیں فرقت میں کسی مجروح کیا طائر دل تیرنگہ سے مژگان یہ نہیں پٹ سی ہن پاؤں کا ہرگز نہ قمر آنکھ حسینو سے لڑاؤ	موسیٰ کی طرح رکھتی ہی ہو قرارنی آنکھ کرتی ہی شب روز گریزند فی آنکھ لوسیکہ گئی شہیوہ ناوک فکھی آنکھ چل نکلی ہیں سبکی ہی فتر ز فی آنکھ ہچشتوں میں ہوگی ہر بندہ فی آنکھ
---	--

احمد علی نہایت مختص بختی گو باشندہ لکھنؤ صاحب یوان

جیسی او سپر مری پڑی ہی آنکھ ہر کسی سے جو بل یہ کرتے ہے واہ کیا کہنا ہے ترا چمپا جی ہر اک کا لبہا ہی لیتی ہے اسی دو گانا وہ اگلی آنکھ نہیں اسی دوا شور کیوں چجاتی ہے	تب سے انانیہ دکھ رہی ہی آنکھ کسی بانگی سے کیا لڑی ہی آنکھ تیری تو آنکھ نہ کہے ہے آنکھ تیری کیا کوئی موہنی ہے آنکھ مجھ سے تیری یہ پر گئی ہے آنکھ ابھی نہایت کی تو لگی ہے آنکھ
--	---

میرا دیلمی سچو و خلف میرا صر علی سحر میدار بری براون باشندہ لکھنؤ صاحب یوان

جب تب چپتی کرتی ہیں پیدا آنکھیں ہوتیں جس روز سی محو ستم ایجا آنکھیں حسرت دید میں رہتی ہی پریشان نظری بی سبب بچہ مژگان کو نہیں ہی جنبش	ستم ایجا وہ ہیں تیری ستم ایجا وہ ہیں وار ہا کرتی ہیں مثل لب فریاد آنکھیں وہ ہوندتی ہیں تجھی او بانسی ہیدا وہ ہیں ٹچہ اشاری سی مجھی کرتی ہیں اشاری
--	--

سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی  
 سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی  
 سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی

سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی  
 سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی سبب کجی







بہارِ یاقین کہ کوہِ یاقین کی گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

کریں نہ نگر گس با دام رو برو آنکھیں  
 بہاقتی ہر دل صد چاکا کہو آنکھیں  
 جو دل ہی میر کی جانب تو قبلہ رہا  
 ملائیں مجھی قیب سیاہ رو آنکھیں  
 ہمیشہ ڈھونڈتی ہیں اپنی چارو آنکھیں  
 بچا یا چاہیں اگر اپنی آبرو آنکھیں  
 ہماری کہتی ہیں ایسی آنکھیں  
 سگے قیب کو دیدیں گئی تو آنکھیں  
 بچھائی عاشق ناشاد کو بھو آنکھیں  
 مری طرف سی جو پہر ہی تندر خواہیں  
 خدا کی دید کی رکھتی ہیں آرزو آنکھیں

چمن ہر چ کے حوای گل لاشاد آنکھیں  
 شب فراق میں یہ اشک خون نہیں دین  
 دلایہ حال ہی کی حسد اپر ستون کا  
 جو ہم بغل ہو وہ خوشیدر و تو جل جلکے  
 چہا ریا پر میر کو نہ رنج مسکون میں  
 یہ ہو لکڑی نہ روئیں کہی رقیبوں میں  
 شب صال ملی جائیں اوسکی تلوونے  
 ہم صی صم عوض استخوان خدا کی قسم  
 وہ ماہر و جو کری شکو آئی کا و علن  
 دل قیب یہ رو کی آرزو بر آسے  
 بتو کو کہو لیا خوب ای و ملی اب تو

بچا نیو مری پروردگار تو آنکھیں  
 شب فراق ہی ہر سائیں گی کہو آنکھیں  
 مری کریم نہ دیتا جو جھکو تو آنکھیں  
 ہزار شکر ہوئیں اب تو سر خر و آنکھیں  
 نظر کریں نہ کہی جانب سے آنکھیں

و فور اشک سی ہیں رشک آجو آنکھیں  
 دکھانہ برق سی ای ابر ہو کو تو آنکھیں  
 بتوں کی عشق میں کہو تین آبرو آنکھیں  
 شب فراق میں تاصبح خون بر سیاہا  
 شراب آتش محلول ہجر یار میں ہے

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین

بچا نیو مری پروردگار تو آنکھیں  
 شب فراق ہی ہر سائیں گی کہو آنکھیں  
 مری کریم نہ دیتا جو جھکو تو آنکھیں  
 ہزار شکر ہوئیں اب تو سر خر و آنکھیں  
 نظر کریں نہ کہی جانب سے آنکھیں

و فور اشک سی ہیں رشک آجو آنکھیں  
 دکھانہ برق سی ای ابر ہو کو تو آنکھیں  
 بتوں کی عشق میں کہو تین آبرو آنکھیں  
 شب فراق میں تاصبح خون بر سیاہا  
 شراب آتش محلول ہجر یار میں ہے

میں نے تجھ کو ہر سہارا کو گدو گدو آئین  
 ہمارا دل لاشاد کو گدو گدو آئین



سدا سیکم چو بیدار  
 شمع شمعین پس بقول میرا  
 علی حرم اصفی که بولی سوسو آید  
 کج تیغ دیدی کا دیدار بنویسب  
 زارث علی حرم نالان وار و از زانو  
 غنیمت آبا و صاحب یوان که از شوق غلغله  
 تو پسند کردی به مکان چشم  
 زانگل کبری چون می دوان چشم





باغچه گلشنه مقیم لکهنو باغ دیوان کین کره که جلی تمام کی تیغ تگره کاهی انجاهی شاگرد مذنب  
 انکه لکهنی نهین دینین یه شکر لکین  
 اپنا دکله نین سیاهه جووه خود سپرین  
 کیتی نهین قامت جانگی زبانی تیم  
 ایک سی لکین یاده هی جفا کاین  
 کل کار و ناتهامی گریه خونی کاچوڑ  
 میر جیسی نهین نهین نهین یه کانی لوسی  
 سب کیه کیتی نهین که دیوانی کوهی فصد  
 ایک پر ایک کو ترجیح خدانی دی هی  
 قطره اشک هی اب دانه گوهر اونکو  
 یا خد مثل سحر و شب گیسو هوسفید  
 فتنه زانی من قیامت شرف کیتی نهین  
 موج می یار کی رفتار هی میاقد ہے  
 دخل پی کا بهی هوتا بهی طبیعت کی خلا  
 اب گوهر هی ترا آب سرشکی تاهر

ہوتی تین روز رگ خواب کو نشتر لکین  
 لی سلامی تری ہر چشم جہا کر لکین  
 چھوٹی قدر پرین بڑی فتنہ جھٹکین  
 کج ادایا کی چوٹ ہی تو خود سپرین  
 قطرہ اشک سی ہی آج نہین لکین  
 نوک کی ابرو کی سی لہتی تین خود لکین  
 یار بسم اسد اگر تیری تین نشتر لکین  
 چشم ہی زینت رخ انکھ کا زور لکین  
 یاد ایام گیتھین خون کی چادر لکین  
 پیر ایسا ہو کہ دیکھی وہ اٹھا کر لکین  
 باندھیں سنگر تو اٹھ دین صفت جھٹکین  
 چشم فلدار ہی ساغر خط ساعہ لکین  
 دین اخوت جو پڑیں انکھ کی اندر لکین  
 ماتم سبط پیر من جوہین تر لکین

منشی امیر احمد امیر خلیف مولوی کرم احمد اولاد میں حضرت شاہ مینا قدس سرہ  
 باشندہ لکهنو صاحب دیوان شاکر و رشید منشی مظفر علی اسیر

دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین  
 دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین  
 دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین  
 دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین

دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین  
 دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین  
 دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین  
 دل کو کیا چیز ہی براتی تین چوہین  
 ان کو کی چیز ہی براتی تین چوہین





لکھنؤ دکنی ہندوستان  
پہلا شمارہ

ہفت روزہ  
پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ

پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ

عضو خواب کا ہی سہی لہو کا پیاسا  
سوزش عشق سی جلتی ہن یہ آنکھیں انہی  
جیسی آنکھوں سی ہوا پوچھ روشن سہایل

میرزا غلام احمد علی شاہ صاحب  
کے باشندہ قصبہ سیوہی لکھنؤ

ایسی برگشتہ میں کیوں مثل مقدس پلکید  
مکمل کی بند بگتی رخسارہ قاتل کی طرف  
ڈوپی وقت تو تنکی کا سہارا ہوجای  
ضبط اسرار محبت ہی میں منظور نظر  
گردیا صورت غریب مال مشک سینہ  
ہی جلنا ہی جو آنکھوں کا حرارت کی سبب  
قتل عشاق میں کیا عذر زاکت ہی نہیں  
خون کا نام نہیں میری تن لاش میں  
بعد مردن رہی مجھ کو کفن کی خواہش  
کیا ترقی تھی جس کے ماشا اللہ  
خواب میں ہاتھ لگی دولت بیدار اسیر

میرزا غلام احمد علی شاہ صاحب  
کے باشندہ قصبہ سیوہی لکھنؤ

پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ

پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ

پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ

پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ  
پہلا شمارہ





جہاڑو کی ایسی حور و نکی درکار ہیں ملکین  
 چہستی ہیں مری یادوں میں کیا خار ہیں ملکین  
 زلفین ہیں آنکھیں ہیں سی ای یاد ہیں ملکین  
 اب بلی کر ن کی نہیں درکار ہیں ملکین  
 اسی ست تری مہر و ہواں ہار ہیں ملکین  
 باقی میری آب نکھون میں درچار ہیں ملکین  
 وہ زار ہوں مجھسی مری طیار ہیں ملکین  
 خون دل عشقی سی یہ گلزار ہیں ملکین

مولف تذکرہ سید حسن علی محسن لد شاہ حقیقت مولد و سکون لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور

اوس طور کی شعلی کی دیوان ہا میں ملکین  
 اسی آفت جان کیا تری خوشنوار ہیں ملکین  
 اشکو نکی عوض آج شکار ہیں ملکین  
 اسوئے نگر گس کو پہی درکار ہیں ملکین  
 منصور تو آنسو میں مری دار ہیں ملکین  
 ہین شکل بان قابل گھٹا میں ملکین  
 ای گل چین رخ میں تری خار ہیں ملکین  
 دیکھ اوبت بید میں مری دین دار ہیں ملکین

جارب کس قصر گل شک ارم ہوں  
 آنکھیں جو ملین تلون سی کہنی لگا وہ گل  
 نسبت ہی تری چہری سی کیا شمس و قمر کو  
 ای مہروش انگیا میں ہین گس کی بی پھول  
 اور جانیں ہو میں عشق مزہ میں تو بجای  
 ہر روز جلاتا ہوں کہ اوسکو نہ نظر ہو  
 آنکھوں میں سما جاتا ہوں مثل نگہ چشم  
 ہولی میں گلال انہ پڑا ہی نہ یہ سمجھو

مولف تذکرہ سید حسن علی محسن لد شاہ حقیقت مولد و سکون لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور

جلتی ہیں چین کیا ہی طرح دار ہیں ملکین  
 آنکھوں کی طرح لڑنی کو طیار ہیں ملکین  
 میٹھی تری نظروں فی رولایا ہی جو جو کو  
 تم جادو جو گلشن میں تو جہاڑ ہیں و شو کو  
 کیون فاش کیا از محبت یہ سزا ہی  
 حیران ہوں کیوں دیدہ و دانستہ میں غاش  
 چہ جاتی ہیں یہ پای نگہ میں دم گلشت  
 کیا اشک کی دانون سی بنالیتی ہیں چہ

خیال ہر دستان سی بہاؤں سار مہ  
 بنای خط شاعری سسک کار مہ  
 ابلی خایر بیان سسک کار مہ  
 کہ چشم بید بای خواستگار مہ  
 دعیہ کس تین رو کر میں ناز مہ  
 بجای خار خک ہوں دو دین خار مہ  
 ہی پوشش قوت نایبہ بھار مہ  
 بین ہنار گل بو عین بو خار مہ



بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم  
 بوانہ شک سببی ختم



نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ  
 نظر میں نہیں آتا کہ



بلی پنهانی کی سیماں کی بی خانم تکیا میں  
 و اغطاء و مست بین ہم ناک میں  
 بیخیم بنای می را کہین دین ہم ناک میں  
 بلایان دنیا از دست خطا و خلص لایا خان  
 صوبہ در این بنای ہم ناک میں  
 بجا تو ہی کو وہ بنای ہم ناک میں  
 کو نہ عاشق اور خدا سازاوری  
 مصنف غلام غفران  
 بلی پنهانی کی سیماں کی بی خانم تکیا میں

بین حجازی

کیون مزاج آشفته ہی جان کیون بوی باغ  
 کیون جلاتی ہو اسی رونہ پڑی کا اکو  
 سنبھل جنت نہ کیون اور کوئی عشق کیون  
 مولف تذکرہ سید حسن علی محمد لہ شاہ حسین حقیقت ظن بزرگوں کا دوست ہوں دیکھو لکھو شاہکار

گریہ تائی وصل کی شب بوی گیسوناک میں  
 دل جلا کر پوچھتا ہی یار گرمی دیکھنا  
 ایک دم فرصت نہیں بنتی ہی دنی ہی جو  
 واہ ری تاثیر ارا ہی مہین گیس سچ سی  
 ہو گئی دیوانی تجھ پہو لی خود دینی حسین  
 بادہ خواری اس کی نہ زاپد کو کہی  
 روتی بان کا پڑی گر عکس جو اور چلی  
 جان شیریں دی چٹنی کا دو دیا دیا مجھی  
 آتش رنگ خنائی عشق پاجلتا ہی کیا  
 تیغ عریان بنکی ہر دم قتل کرتی ہی مجھے  
 میں تو کیا پران بیتی ہو نکلی ہرک چارن پر  
 مشک کو سو نکھا جوتنی یہ خوشی اوسکو ہوی  
 خود فروشی یار اگر دکھلائی حسن رخ

مثل شب بوی یقین پیدا ہو خوشبو ناک میں  
 آ رہی ہی کچھ کیا بخام کی بوناک میں  
 دم ہمارا لاتی ہیں کہ درجہ آنسو ناک میں  
 زہر رنجی بن کی آتی بوی گیسوناک میں  
 گیل کیا سپہی پریر و پڑی کی جادوناک میں  
 می جولی منہ میں تو آتی ہو گئی چوناک میں  
 نک جڑا وکیل کا بن جابی جکھنواک میں  
 کوہ کن کا لانی دم فرما لیش جوناک میں  
 امی ہری آتا ہی دود نقش جادوناک میں  
 آگتی صفاک کیا تاثیر ابروناک میں  
 آپ نکھونکی طرح کہتی ہیں جادوناک میں  
 اتنی خوشبو لٹچ سی روح آہوناک میں  
 کیا عجب ہی نتہ کا حلقہ ہوتا زوناک میں



دلا داد باغچه باغچه کی با شنده نیکو

صاحب دیوان شاد و شادمان علی

مظانی تین بر ترف بر نشان عارض

دو سهو کاشب تاریک بین جابا ہی اگر	آسنه خانی مین کر تاهی چراغان عارض
نہدین معلوم کہ حورون کی بھی ہوں کیہ ہوں	مگر ایسی نہیں کہتا کوئی انسان عارض
ہوں مین حیران ہی کیونکر شب گیسو موجو	ہین مری ماہ کی خوشید و خشان عارض
کیون دنات کر اہا مین کہ وں ای ناسخ	ہو گیا ہی مرض عشق حسینان عارض

ملازم راجہ بہرت پور حکیم وحید الدخان وحید خلت حکیم سعید الدخان بن عارف الملک عبداللہ خان باشندہ دہلی

کیون چہا تا ہی صنم توتہ دلمان عارض	پارہ نور مین یکب ہوی نہاں عارض
کیون کہاتی ہو بھی آئینہ سستی مین عیش	یارو ذکھلا دو کہین سی و خشان عارض
ہمنی بو جھلیا اسمین گنہ کیا ٹھہر	اہل سلام ہوں لاریب مین قرآن عارض
چاک ہوشل کھان دیکہ لی دلمان نگاہ	ہمکو دکھلائی اگر وہ مترابان عارض
صفیہ دل پری سانپ سی لونی مین وحید	ڈھانپ لیتی ہی جو وہ لفت پشان عارض

مولوی کریم علی مرحوم تاریخ کو اظہر ولادت علی باشندہ غنیوہ توابع فرخ آباد دار لکھنؤ صاحب دیوان گنہ گوی

نکہار شک تر تو عرق افشان عارض	چشمہ مہرہ لاوین کی یہ طوفان عارض
نہ تو مہتاب ہین مہر درخشان عارض	رحل یہ خط ہی تر او سپہ مین آن عارض
جیسی آسروں ہونہ خلاف مغل	یون خط سیر مین تیری مین نہاں عارض
جای اشک بگل مہتاب بیان چہر تی مین	ایسی دیکہی مین تری اسی مترابان عارض
شرم اس درجہ ہی اوس آئینہ رو کو اظہر	ہمنی دیکہی تو جہا ہی تر دلمان عارض

نواب صاحب الدولہ حافظ الملک محمد نقی علیخان سپہ سالار جنگ حسام خلت نواب علیخان کی او

خط بقیس ہی تخطال ہی ہم بقیس  
زلف اور ٹی مین پی ہی بقیس  
عارضی حسن برائت مین عارض  
ہون اگر چاہی مین لازم ہی توتہ  
زلف ہندو کی طبع ہی عارض  
فلک حسن ہی تو ہم درخشان عارض  
بجای مین ہی تو ہم درخشان عارض  
روض مین ہی تو ہم درخشان عارض

میں کبھی کبھی تو بھولتا ہوں  
کول آئینی کی صحبت ہی نہ چھوڑ  
منہ زنی لفت کی صحبت ہی نہ چھوڑ  
میں معلوم کر کیسی مین حسام  
میں مین جلی کا چنگا ہی عارض  
میں مین نظر دیکھ کر ایاں عارض  
میں مین نظر دیکھ کر ایاں عارض  
میں مین نظر دیکھ کر ایاں عارض

نواب صاحب الدولہ حافظ الملک محمد نقی علیخان سپہ سالار جنگ حسام خلت نواب علیخان کی او



بہر خان  
کے درویشی کے لئے  
کے تہذیب سے اعلیٰ ہے  
کے تارون کو شمار عارض  
کے پہلوں کی یہ کہتی ہے  
کے ہون فرمان دہن نو ہونا عارض  
کے آئندہ ہی خط نو خیر کی ادنیٰ ایسے  
کے عارض نظر آ یا شب تار عارض







خطی بون کوئی ایسی جان پہلے عارض  
دین ایمان کردن یکنوشت عارض  
ناصالح سی قوم نوح عاشق زار عارض  
دلدار پنج خان عزیز فیض عارض  
نواب احمد خان عزیز فیض عارض  
کیمین بینین اگر نفس و گل عارض  
ای ولی مانی و بهر نادکافشته عارض  
خطی آنی سی سحری او بهر عارض  
عروض



بہتو خط سے ہی کبر  
 قریب آباد بین اطراف دیار عارض  
 میں ہے آنند حسن ہے بازار طلب  
 ہر ایک ہے مری آکھوں میں خمار عارض  
 منہ پر بند کر کٹی ہی تن میں نئی صنعت پہنچی  
 ناراض یاد ہو اسیب افرار عارض  
 دل ہو وی کسی عاشق اس جی پر دین  
 خال شکلیں کو بنانا کہ عارض



کسین در کینتیب گال  
 بهار یی سبز مون و دیار یی گال  
 بی کم نهین رتی بین کینتیب گال  
 بهار یی سبز یگانہ اشکنا بو  
 یک کوشنق و صبح رخ کا شیب گال  
 مون ہی حسن کی کشلی کا خط و نگار  
 اخلاتی دیوان دہار کو بار یی گال







بوسہ لینے میں چپکلی دوسرے ہونٹہ ۔  
 جان بلب اوں لبونگی یاد میں ہوں  
 دہن تنگ شکل غنچہ ہے  
 وہ مری میں ہیں تلخ یہ شیریں  
 ہمیں حلاوت میں رشک شکر ہونٹہ  
 دیکھتی کب دکھائی دوسرے ہونٹہ  
 رگ گل سے ہیں اسی سمن پر ہونٹہ  
 برگ گل سے کہیں میں بہتر ہونٹہ

بجہادی سپاہی بھی فخر کی وہ اکدم میں  
 مرزا محمد رضا معجز دل مرزا اکبر علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد محمد علی خان مسیحی اور خواجہ

برہمن منہ میں اگر پیار سے ہونٹہ  
 تیری ہونٹھوں کا دل میں دیکھتا ہوں  
 دیکھتی سے وہ نیلی ہوتے ہیں  
 کیون نہ شیریں کلام کہلائیں  
 بوسہ پایا تو دم میں دم آیا  
 سخن گیم جب گئے تھے  
 دانت اونکی میں قطرہ شبنم  
 دم تھری پر پھول جھڑتی ہیں  
 اونکی باتوں سی جی اوٹھی مروے  
 بات کی تنہی جی اوٹھا مجھ

مرزا علی حسین کیوان لاؤں آغا کوکل کی خواہر ادھی فتیو اللہ و بھادر کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

بوسہ لینے میں چپکی لبس ہونٹہ  
 جان بلب اون لبونکی یاد میں ہوں  
 دہن تنگ شکل غنچہ ہے  
 وہ مری میں ہین تلخ یہ شیریں

میں حلاوت میں رشک شکر ہونٹہ  
 دیکھتی کب دکھائی لبس ہونٹہ  
 رگ گل سے ہین ای سمن بر ہونٹہ  
 برگ گل سے کہیں میں بہتر ہونٹہ





یہ ہستی کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے

لاکھا جاتین لاکھ وہ ہمسی چپاکی ہوئے  
 کیا رنگ لائی ہیں بت رنگین کی ہوئے  
 باتیں کرو دہڑی سی گر تم چپاکی ہوئے  
 دکھلائی چمن مین اگر مسکرا کی ہوئے  
 پھر کا دیا مسیح کو تنہا ہلاکی ہوئے  
 بی وجہ باتیں کرتی نہیں ہیں چپاکی ہوئے  
 گویا زبان تیغ کو کبر دی ہلاکی ہوئے  
 چوٹیں گی پہر نہ پای حنائی کو پاکی ہوئے  
 پختائیکہ آپ کسی دن جلا کے ہوئے  
 کہتا ہی وہ شیریر زبان سی ملا کی ہوئے  
 پیدا ابھی ہوں موج سی جانی صبا کی ہوئے  
 گویا کہ سیدی مین تری با وفا کی ہوئے  
 تہا لا جواب صبر رنگین لال لب  
 تارا ہی صبح عید کا خال لال لب  
 یہ وہم ہی جو ہمو ہوا ہی خیال لب  
 گویا وہن پہ مہر خموشی ہی خیال لب  
 پہمیتی کہوں بنا ہی شکر خور خیال لب

ہم جو سکر چہر تین کی لاکھون فیر سے  
 مرجان بنایا گو ہر دندان کو عکس سے  
 پہمیتی کہوں کہ دام میں یہ بونٹا ہی لال  
 خرمین گلکی برق تبسم گائی اگل  
 مری جلا نا بھول گئی اپنی پڑ گئے  
 شیرین لبی کی خوب مری لوٹتی ہیں آپ  
 قاتل تو اوسی پوچھ مری ارزوی قتل  
 پہلا تین کیون پاتو نہ ہوسی کی دینی مین  
 گرم سقدر سخن نہ شرارت سی کیجیے  
 ہم وہ مسیح ہیں تجھی موسی بنائیں گے  
 تم حال پوچھو اپنے ہوا خواہ کا اگر  
 محسن جفا تین ہتھائی کرتا نہیں کلا  
 لب دوسرا ترا جو نہوتا مثال لب  
 ہی اور تل سے اوج چہ حسن جمال لب  
 لکھو ملا ہی اوس ہن تنگ کا نشان  
 کرتی نہیں ہو فطرانزاکت سی تم سخن  
 رس پی رہا ہی یہ لب شیرین کا اپلی

یہ ہستی کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے



یہ ہستی کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے

یہ ہستی کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے  
 اس کی ہر بات میں ایک نیا عالم ہے





محل حسن دل میں حسن  
 حافی میں باتیں چینی چکدین جلال لب  
 شکر میں جی دامن دل میں حسن  
 حافی میں باتیں چینی چکدین جلال لب  
 شکر میں جی دامن دل میں حسن  
 حافی میں باتیں چینی چکدین جلال لب

مر کرہ ہی کر ہی لب شیرین یار کا دلمین خیال لامی سینے کا یار کی اترینگے پاچہ سر غم و رنج و درد سے آیانہ دامن فکر میں ہر چند کی تلاش اس قافیہ کی فکر میں خاموش ہو گیا ساحل غزل کی فکر ہی اٹھا ہی اٹھیں	منکر نکیر سے ہی جواب سوال لب شیشے میں بند کبھی برق جمال لب ہاتھ آگئی ہی کشتے تیغ ہلال لب عتقا ہوا ہی طائر مضمون خال لب قتل دہن ہوا مجھی مضمون خال لب ہی اس سفر میں ساتھ عروں جمال لب
---	---

سید صلی جان قایل دل میر فضل علی عرف میر شہن باشتن عظیم آباد سبب اب شمع و شعل  
 دار و غیہ نواب قدسیہ محل لکھنؤ میں آتی ہے چند کی مقیم کانپور ہوئی اہ کر بلا علی میں کو ششہ  
 گور ہو صی صاحب یوان بلند گو یون میں سب سی او پچی شاکر د میر علی اوسط رشک

آکھوں میں پھر رہا ہی خیال جمال لب ورد زبان ہی یاد گریبان میں خال لب یاد دہن میں جلستہ اہل سخن ملا مکہڑی کی ادنیٰ طالبیہ آ آکھیں میں کیا میٹھی باتیں غنچہ دہن فی چمک کی بین ہونٹوں کی یادیں سے دیوانہ کرنی پر منہ چوم لون حضور کا فشار میں دیکھ کر نالی کئی ہین دیکھ کی تل تیری ہونٹہ کی	کیا دامن فلک کی دہنک ہی ہلال لب کٹھنی پہ پڑہ رہا ہوں دعائی ہلال لب مثل نگینہ باتیں جڑیگا خیال لب تیغ منظر فی کہوئی زبان سوال لب چنتارہا نبات عروس جمال لب قوس سپہر حسن بنا ہی خیال لب لون دختر زکی ہاتھ سی جام ہلال لب کہی بنا تنگ کی اک ایک خال لب
--	--

آفتاب سکت میں جو شمس  
 قائل کی بات تھی جو شمس  
 پہونی نہیں سانی ہی شام وصال لب  
 میخی موسم ہوا دلیر عباس لب  
 باشندہ فیض آباد صاحب یوان گردید علی و سطرشک

علا نہیں ہی کس پر وقار کمال لب  
 عیار ہر ماہ چہنچ ہی ثابت ہلال لب



بہن بی ہو بیای دلو کو کون جمال لب  
 مٹی ہوئی ہی پائی شام ہلال لب  
 بجاؤن میں دوسری لب پارکے لب  
 پیرا گلای قابل طوق ہلال لب  
 باتوں میں تیری صلی ہی غنچہ دہن کو لب  
 راہ فضا ہے جادہ حق ہلال لب  
 دانوئی بائی ہونٹہ دہائی میں جمال لب  
 سلک ہم ہی رشتہ شمع جمال لب

نہ لکھی عیالی ہا ہی خیال لب  
 کیا ہون دوسری لب خیال لب  
 کیا لب کی بی بی لب خیال لب  
 غلیہ یزید لب خیال لب  
 اب لکھی دہوئی لب خیال لب  
 غنچہ دہن لب خیال لب  
 نازدہ کردی لب خیال لب  
 نغم ہلال لب خیال لب  
 غنچہ دہن لب خیال لب  
 غنچہ دہن لب خیال لب  
 غنچہ دہن لب خیال لب



علی الدی کی مولد جان مسکن فی صلا و دعا  
 بوجہ کتب و کلام و کلام و کلام  
 و فی غلظ و لادین شاہ و جلالین بر کانی  
 بوجہ کتب و کلام و کلام و کلام  
 او کتب و کلام و کلام و کلام  
 ایسی ہیں اوس شاہد و عانی کتب  
 رنگ بنم سے بنی لاله خام  
 غنم سے اوس لب کی بین پر و تہ  
 نام سے اوس لب کی بین پر و تہ

غنی احمد غنی خلف ابو محمد عیشی باشندہ جامعہ مقیم کانپور شاگرد میر علی اوسط شیک

<p> حیرت و کھار باہی یہ تیرا خیال لب  دل اپنا کوچہ رحیم آہو سا بن گیا  کیونکر کہوں نذا و سکون را پا ہی فور کا  کہا یا جو تو فی پابن تو ثابت ہو ا مجھے  شوکت کی فضا سی ہو ی فکر غنی رسا </p>	<p> آئینی میں نظر نہیں آتا ہلال لب  وحشت و کھار باہی یہ تیرا خیال لب  لب ہی اگر ہلال تو تارا ہی خال لب  گو یا شفق میں آگیا تیرا ہلال لب  موزون کتی بہن شعر بہت حسال لب </p>
---	---

غلام علیخان مرحوم آزاد

کیا دہوان ہمارا سہی سی وکی تجلی رہا

حکیم یار علی حرم شفا دہلوی حصر میان ولی کی یا او فسے پہلی کے شاعرین

جون داناك دینی سیتی دونا کتلی ثوت | چمکا ہی رنگ پانسی شہر تری بان کا

منشی شیخ ظہور محمد ظہور ولد منشی اسماعیل عرف منشی نہال بن حافظ محمد صالح تاریخ تولد

انکی نام میں ہی صاحب دیوان اور مثنوی ظہور عشق شاگرد غلام ہمدانی مصنف

مزا ایسا ملا بوسے کا مجھ کو

سیر ولی محمد مرحوم فطیمہ شہیدہ علی اکبر بادی جونی نامہ و کوثری نامہ وغیرہ سہی کا دیوان مکتوبہ اولی

جب کہلے اوس معجزہ آرا کی لب  
بند ہوئے حضرت عیسا کی لب

عشق بین او سحر نایاب ہے

معل ہے ہو رشک سے یا موت زلزلہ  
دیمہی الراوس دریا کے لب

منشور قیام  
سیکلی مین  
منشور قیام  
سیکلی مین  
منشور قیام  
سیکلی مین

فخر گوید که در این کتاب

سید محمد حسین  
صابوق الزینب  
بانی باب  
شکر مندر  
خط سیم  
طبرستان

علیہ الرحمہ کا مولد جو ان مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کا  
 رنج و تعب ہے کام بخیر و بخت کام  
 دم عید ہے نام بخیر و بخت کام  
 رگ بافت کے نام بخیر و بخت کام  
 خطا پرستان کا نام بخیر و بخت کام  
 غرق شکر ہوئی ہیں کام و زبان  
 جلیلا ہوں میں نام بخیر و بخت کام  
 ہے مولیٰ کی زبان کو لکھتے ہیں

۱۳۸

[illegible]



زلفین جان نهین سب کی بیتی بن بیان  
 مددای دلور عشق که مانع سب سے چا  
 زب کو تیرے نہین سب کی بیتی بن بیان  
 بوسے کی سکتے نہین سب کی بیتی بن بیان  
 زب کو تیرے نہین سب کی بیتی بن بیان  
 بوسے کی سکتے نہین سب کی بیتی بن بیان

آب حیوان سی ہی ایجان فزون است  
 دانت  
 شکر شکر شکر شکر شکر شکر شکر  
 خلعت الشکر شکر شکر شکر شکر شکر  
 نقیب کائناتین دیوان جو جودیت منضلع  
 نکاح بین شکر شکر شکر شکر شکر شکر  
 خدای عشق سی بزرگی اوتار دانت

دلا یاد دانی قوتی قامت دلدار  
 کرین تسبیح ای سوره ناز دانت  
 غدار زلف دلدار شکر شکر شکر  
 تری زبان نوری ماه نوستاری دانت  
 برنگ برگ گل شکر شکر شکر شکر  
 پیاری پیاری زبان او پیاری پیاری دانت  
 کی ہے اک است سبب ای شکر شکر شکر  
 نہیں است غم جی سی بزرگی دانت  
 نہین است کاک پیچان دانت دانت دانت

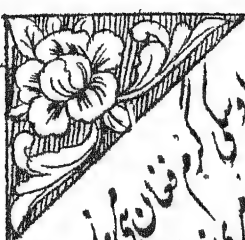
کاش دل کی ایک سلب سی ہون کا ریب	قند و نبات و نوہین جسکی غلام لب
جلتا ہی آج سوز جگر سی یقین کا دل	یاد نسیم کچھ تو سنادی پیام لب
مہاراجہ بلوان سنگا بہادر راجہ خلف الرشید راجہ چیت سنگا راجہ بنارس مقیم اکبر آباد صاحب دیوان	جہان دم مرگ ہی کی کئی ساعت لب پر
کچھ مزاد کی جو بوسہ کی حلاوت لب پر	رہتی ہی آٹھ پہر مہر قناعت لب پر
ہاں کس منہ سی کرین یار سی بوسہ کی سوال	نازی سی رکھلی جو انگشت شہادت لب پر
اوسنی عیسیٰ سی شار کیا میری خون کا	شوخی آنکھوں میں ہی ظاہر ہی شرارت لب پر
غمزہ و عشوہ اسل انداز کا دیکھنا نہ سنا	آنی پائی نہ مگر حرف نکایت لب پر
دل نہ صدمہ ہو کہ ہو جان پادشہ راجہ	شیخ قادر علی موجد خلف چراغ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر خواجہ وزیر وزیر
موجہ آب خضری کہین بہتر لب ہی	مصحف و مین تری آیت کوثر لب ہی
کس طرح کہی ترا برگ گل تر لب ہی	سخت باتوں سی یقین ہوتا ہی تہ لب ہی
فنج عاشق ہو سی جنبش جو ذرا اوسکو چو	اجی تبتلغویہ عیسیٰ ہی کہ خنجر لب ہی
میٹھی نظر و نسی نہ دیکھا کرین کیونکر عشق	رشتک شیرین ہی وہ بت قند کر لب ہی
دہن زخم دہن ہو گا جو بوسہ سے دیکھا	باڑہ گر موج تبسم ہی تو خنجر لب ہی
سج جی بن گئی ہی میری زبان ای سا	ہون وہ میخوار کہ میرا لب سا غریب ہی
دیجی موج تبسم کو رنگ گل سی مثال	گریہ کہی کہ ترا برگ گل تر لب ہی
باتہ ہون گردن مینا میں پڑی سیانی	بین خودی مین ہے مرا جام کی لب پر لب ہی

دلا کمال خطا داری سنگ قاتل  
 ہو این قتل تو لاشی کو میری دانت  
 ہو این قتل تو لاشی کو میری دانت  
 ہو این قتل تو لاشی کو میری دانت  
 ہو این قتل تو لاشی کو میری دانت  
 ہو این قتل تو لاشی کو میری دانت

سید ابوالفتح کرمی علیہ السلام  
نور یونان و نور دانتوسی  
شمع بجلی اودہ کی مچ نور دانسی  
کھوں پہنچی طلا طرب گوهر بن نظر کیا  
زیبان کو جا بوی ہی غلاما مقدر انور  
نباتی صائم

بدری این که بی این غلش شاد دانت  
چو نیامدیم بقیه عهد شباب بدانت  
مستقیم پکی کلانی این چار دانت  
لاشی کویری کی لگانی نه چار دانت  
شو به دل یک هی سگ جانسی چار دانت  
دیلماری این جلوه دل وند دانت  
می کی این شب هی سفیدی بیاض صبح  
پان عیش به گریه دانت





میر حسن مراد حسن لکیر غلام حسین صاحب کاتب شدہ دہلی مقیم لکھنؤ دیوان ریختہ مع تین  
 ثنوی کہ ایک اون میں بدر شیر ہی اسے یادگار ہی شاگرد میر ضیاء الدین ضیا  
 اور تیری سانس مری چلتی نہیں بان  
 تو ہی تو دیکھ کیا تری چلتی نہیں بان  
 پہر کہو تو کہ میری بدلتی نہیں بان  
 تن گہل گیا ہی اور گہلتی نہیں بان  
 عہد نسی حال کی نکلتی نہیں بان

چھو کر تری زبان میں بہت بقرارت  
 گرتی ہیں میکشون کی طرح بار بار دانت  
 رکبتی ہیں کیوں حریص میان مزار دانت  
 بن جائیں قطرہ مائی می خوشگوار دانت  
 باہر سی خطا کی طرح نظر آئی بار دانت  
 تار و نسی باند ہی کہ میں تقصیر وار دانت  
 دانتوں پسینا آئی تو ہوں آبدار دانت  
 شبنم سی منہ میں غنچی کی میں مستعار دانت

مثل سخن کہیں نہ نکل آئیں میرے سے  
 کثرت سی بی شراب تو کیا منہ کی کیا سی  
 مرنی کی بعد پوچھی کوی خاک کہا میں کے  
 میکش معہ ہوں چودانت گرین غم فرہو  
 آئینہ عذار کی بل بی صفائے بان  
 پیری میں بی قصور چلی ساتھ چھوڑ کر  
 کب آرزو بغیر مشیت حصول ہو  
 اوس شک گل کی دانت مجھ میں مثال

زبان

یہ طرف ترکہ تیرے سنبھلتی نہیں بان  
 میرا تو دل جلاتری باتوں ہی شمع و  
 کل عہد کچھ کیا تھا دیا قول آج کچھ  
 سرگرم سوز عشق ہی ہی یہ مثل شمع  
 سو سو طرح سی کرتا ہوں تقریر میں حسن

میر حسن مراد حسن لکیر غلام حسین صاحب کاتب شدہ دہلی مقیم لکھنؤ دیوان ریختہ مع تین  
 ثنوی کہ ایک اون میں بدر شیر ہی اسے یادگار ہی شاگرد میر ضیاء الدین ضیا  
 اور تیری سانس مری چلتی نہیں بان  
 تو ہی تو دیکھ کیا تری چلتی نہیں بان  
 پہر کہو تو کہ میری بدلتی نہیں بان  
 تن گہل گیا ہی اور گہلتی نہیں بان  
 عہد نسی حال کی نکلتی نہیں بان

آغا مہدی الم ولد آغا مرزا باشندہ مکہ صاحب دیوان شاگرد نواب عاشور علی خان بھلاؤ

میر حسن مراد حسن لکیر غلام حسین صاحب کاتب شدہ دہلی مقیم لکھنؤ دیوان ریختہ مع تین  
 ثنوی کہ ایک اون میں بدر شیر ہی اسے یادگار ہی شاگرد میر ضیاء الدین ضیا  
 اور تیری سانس مری چلتی نہیں بان  
 تو ہی تو دیکھ کیا تری چلتی نہیں بان  
 پہر کہو تو کہ میری بدلتی نہیں بان  
 تن گہل گیا ہی اور گہلتی نہیں بان  
 عہد نسی حال کی نکلتی نہیں بان



میر حسن مراد حسن لکیر غلام حسین صاحب کاتب شدہ دہلی مقیم لکھنؤ دیوان ریختہ مع تین  
 ثنوی کہ ایک اون میں بدر شیر ہی اسے یادگار ہی شاگرد میر ضیاء الدین ضیا  
 اور تیری سانس مری چلتی نہیں بان  
 تو ہی تو دیکھ کیا تری چلتی نہیں بان  
 پہر کہو تو کہ میری بدلتی نہیں بان  
 تن گہل گیا ہی اور گہلتی نہیں بان  
 عہد نسی حال کی نکلتی نہیں بان

میر حسن مراد حسن لکیر غلام حسین صاحب کاتب شدہ دہلی مقیم لکھنؤ دیوان ریختہ مع تین  
 ثنوی کہ ایک اون میں بدر شیر ہی اسے یادگار ہی شاگرد میر ضیاء الدین ضیا  
 اور تیری سانس مری چلتی نہیں بان  
 تو ہی تو دیکھ کیا تری چلتی نہیں بان  
 پہر کہو تو کہ میری بدلتی نہیں بان  
 تن گہل گیا ہی اور گہلتی نہیں بان  
 عہد نسی حال کی نکلتی نہیں بان





مری زبان ہوتا غیر کے زبان موصی  
سینہ خلق جو ہو میری وہ یاد کار زبان  
صادق الوالیخ ابی بن عشق مقلد مجھ پر  
باشندہ کا پور صاحب دیوان شاگرد میری علی

برائت میں ملتی ہے کا لہ زبان سی  
اشد کے پناہ سے اپنی زبان سی  
کہوں میں اپنی گیتوں میں کا حال کر  
دیکھا میں اپنا مصنف خسار وہ اگر

آواز ملک آئے کیوں دیتی گلابان  
بوسہ نہ ملتی تودہ کیوں دیتی زبان  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر

بہلا بدلتی ہیں کب ہم وفا شعار زبان  
اوڑا یا طرز اگر میری آہ سوزان کا  
مسی وہ ملتی ہیں بوسہ ہی بی محل مانگنا  
اتنی کس فی کہا ہے نہ بولنا ہے  
براجو کہتی ہو کیا منہ سی پھول چڑھتی ہیں  
عدوسی جنگ سخن ہو تو فتح یا غلبہ میں  
کہو تو صورت لب بے سہاؤ سکا بھی لیون  
نکر سکی کی کہے ایسی نا کہ رنگین  
سخن گران ہی یہ لب پر کہ مل نہیں سکتا  
یہ کسکی گیسوی شکین کی ہنسی کی تعریف  
کہی جو اون لب زک لعل پائی سزا  
ملی تھی کب لب شیریں سی لب مہر  
بیان کر یکما نہ کی تمہاری خون ریزی  
جہرین جو پھول لکھ سی شیفہ ہوئی  
کلام کرتی ہو تم گرم کیا ہی شوخی سے  
تڑپ رہی ہی لعل ہن سی تر کردو  
نہی نہ کیوں خط تو ام کلام کہ آپ سیر

گہ متے مار چکی ہیں ہزار بار زبان  
تو عندلیب کی بن جائیگی شرار زبان  
سیاہ کار ہو ی لب گناہ کار زبان  
کمرج دل کی طرح سی ہے میقار زبان  
ذرا سنہما تو تم امی خیرت بھار زبان  
دہن نیام ہی شمشیر آید ار زبان  
کہ ہو لی باتو نسی دلوا رہی ہی پاز زبان  
اور امی بلبل نالان مری ہزار زبان  
دہن کو ضعف سی کیونکر ہو ی بار زبان  
کہ ساری عمر ہی اپنے مشکاب زبان  
کلام سخت سی ہو جای سنگسار زبان  
کہ بہر تار ہون میں ہو نہونہ بار زبان  
سنا کی طرح سراپا بنا ہی خار زبان  
کرمی جی ابھی گلدام سی شکار زبان  
کہ لعل لب میں شرر ز شعلہ باز زبان  
ہی مثل ماہی بی آب بیقرار زبان  
کہ ہی زبان کی تلی تیری امی نکار زبان

آواز ملک آئے کیوں دیتی گلابان  
بوسہ نہ ملتی تودہ کیوں دیتی زبان  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر  
کب تھی شمع کی آہ ہم اپنے قدر



اک بات جن بعد اس پر عشق کر پئی  
سیکھی ہے تیری تیغ فی تیری زبان سی  
فراق آسمان زمین کا ہی عشق زبان  
پوچھتی تھی یاد کی دودھ پھر زبان  
یا کاسہ شہین رشک سی بات بہر زبان  
وصف عذرا کیا کہ شمس و قمر زبان  
انوس لکھتی ہی نہیں شمس و قمر زبان  
خوشی میں گم ہو س رات دن  
میں زلف و زنجیر ہی شام و صبح زبان  
میں زلف و زنجیر ہی شام و صبح زبان  
میں زلف و زنجیر ہی شام و صبح زبان









دل عاشق کو عالم حیرت در کعب  
زانتون بین یادش بی بی بی شوق آب زبان  
احمد علی احمد ولد غلامی شاد با شاد صغری پور  
کیونکہ کہ درون میں ضبط فغان روک کر زبان  
سایہ سی سی پیری گلشنی ہدیہات بہر زبان  
رہبودن تہا رہی سنی مین کا کز زبان  
تخریب شوق کی تہا پیر طاق تہا مین اسے  
قاصد ہی اس بیان سی کز زبان  
دیکھا ہو آنکھ سی تو کہی کچھ کز زبان  
کیا نہ کرے جو وصف دیان کز زبان  
آپ اپنی منہ سی چاہی جو کسب  
غیر کماں کماں کز زبان  
بوسی چاؤن لبون کی لبون فی مری ایسے  
بوسہ ہو چاؤن لبون کی لبون فی مری ایسے

جای زبان جو ہوتی دہن مین زبان شمع منطور ہی شتا در دندان یار کی دامان دشت چاک گریبان ہی گواہ شام شبصال صنم سی یہ عا چاہا کہی جو سوز نہان کو عیا کی غلام کو اپنی مال سی پہونچی فائدہ لب کہوتی ہین وصف بت گلبدن ہم شیدا اگر چہ سینہ ہی گنج بہنہر	کرتی بیان شور شر داغ جگر زبان وہونی کو مجھ کو چاہیے آب گھر زبان کاشی ہین ذکر آبلہ پامین تر زبان ہو خشک یا خدا تری مرغ سحر زبان مثل زبان شمع ہوی شعلہ در زبان شمشیر کی نہ آب سی اپنی ہو تر زبان بلبل خدا کی واسطی اب بند کر زبان لیکن کلید ہے پی گنج ہنر زبان
تہانہ وار ضلع کانپور شرف الدین حسین شرف لہ شہا الدین حسین باشندہ علی گڑھ شاکر در شک	پوشیدہ ہی نگاہ سی مثل کمر زبان ور زبان ہی ہجر مین آہون ہنر زبان گویا ہی تیرتی مدح مین شام و سحر زبان ہی شمع جسم شمع کی لوہی اگر زبان جیسی بیان کرتی ہی وصف کمر زبان بلبل گلاب عطر سی ہوئی اگر زبان آفتہ کری کہ لال ہو یہ بی اثر زبان ہی مثل فقر مری تیز تر زبان

۱۸۵۰  
ماری یارین کی جفا سی نہ جیتی  
فردوس لوتی یار سی بہتر ہے دواہ دواہ  
داعظ کلام ہووہ سب بند کر زبان  
زلف تو کلام مشک عین جو کہ جرم یکا ہوا  
کہ جانی ہی بکشت کی خطا بیشتر زبان  
وقت مین بکمانی بینی کا متا ہینن  
ہان جاتی ہی لذت خون جگر زبان  
بہر فدا ہے باب اجابت کہلا ہوا  
بہر کلام دہا کی بی اثر زبان  
بہر سوال اصل ہے پس مین  
احمد پوری علی سب در دم زبان  
موت تیرا کس کی دین دینا کز زبان  
موت تیرا کس کی دین دینا کز زبان  
موت تیرا کس کی دین دینا کز زبان  
موت تیرا کس کی دین دینا کز زبان







نارنگ گلارہ کا اور خوشنما دہن  
 ریا کبان ہی شیشہ کا گلاب دہن  
 ای خطر تو ہے شیشہ آب شیشہ کی سی  
 بین جانتا ہوں عطر کی شیشہ کی سی  
 جب اوسکات کر فیصل کی پر کیا تابے  
 پیرا دہن جیسا ہے تہا را جدا دہن  
 لذت ملی کی وصل کی پیرا دہن  
 نور خدا ہی رخ ترا قبل خدا دہن  
 شان خدا خدار دہن راز خدا دہن  
 کو چکا موزوں کا شیشہ دہن  
 مرغ سخن کا مین نے اگر سیدیا دہن  
 یاد آتین آتھیں گس شہلا کی دہن  
 غنچہ نظیر تو دہن سجھا ترا دہن  
 غنچہ زلف سوزی گریں گریں  
 سنبھل کھنکھان کا رخ ترا دہن

دو پہول ہین گلاب کی یاد و زون کا تقسیم جزو لایعجزا محال ہے مجکویہ بات تیری کمر بند سی کہلے جب خالق زبان دہن کی صفت نہیں بوسی نہیں دیتی لب دندان صاف کی نام دہن سی جب دہن کا پتا لگا کسی صفت ہو کس سی یہ ہی جہ خاٹو مع وہان تنگ بتائیں کہلار ہے	گلبرگ ہین کہ ہونٹہ ہین غنچہ ہی یا دہن اوس بت کا امی فلاسفہ ہی ہجر دہن معدوم ہی کمر سے زیادہ ترا دہن کس کام کی زبان ہی کس کام کا دہن اصل و گوہری نوئی مرا بہر دیا دہن لفظ دہن کی نقطی کو سجھا ترا دہن ہمو ملی زبان نہ تجھ کو ملا دہن وہ رشک کو ضرور نہیں ایخرا دہن
---	--

تہانہ واضلح کانور شرف الدین حسین شرف ولد شہاب الدین حسین باشندہ علی گڑھ شاگرد علی

مثل کمر نظر نہیں آتا ترا دہن رخسار پای پہول سی اور ناتہ شاخ گل گیسو و زاز بال سے باریکت کمر دندان سحر ہین لب مسی آلودہ مثل شام کیا تنیکی دہن ہی کہ ہر ایک دیکھ کر کیونکر زبان چوسنی سی دل نہ زندہ ہو دین لذتین زبان کو زبان کی لعاب	ایجان اوسکی وصف میں کو بونہیں کیا دہن لب پنکھڑی گلاب کی غنچہ ملا دہن تنکی ہین ڈال کی ہے گرہ آب دہن شام و سحر کو رکھتا ہی کیا ایک جا دہن کہنے کا اسی نہ خدا نے دیا دہن آب حیات سی ہی لبالب ترا دہن بہر خدا دہن سی شرف کی ملا دہن
---	---

صاقل لوالشیخ الہی بخش عشقی ولد سید محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان گروہ علی اوسط



ایک ہزار ہتائی عشقی ملا دہن  
 زلف صنم سے رکھنی لگا سدا دہن  
 مولف تھو گڑھ سید حسن علی حسن دلشاد چیمو  
 جھنپت شیشہ کیونکر دوا دہن دین دین اور شیل  
 دانٹوں کی بیلی یونوں سے بہر دیا دہن  
 ای کس حسن کو عدل سے ترا دہن  
 کس درجہ کو دیکھتے تھو کیا سیر غنی  
 غنچہ کو دیکھتے تھو کیا یاد آ گیا دہن

گلارہ ہین تنگ شادی ترا دہن  
 تم جانتی ہین تنگ شادی ترا دہن  
 کیا دہان یادی کو زہنات کا  
 شیرین ہوا جو اوسکی دہن کی دہن  
 کدش ای دوسکو دیکھتے تھو کیا دہن  
 گویا دہی ای دوس میں کون کیا دہن  
 گویا دہی ای دوس میں کون کیا دہن  
 پلاری دہن دقت بر دیکھ دہن  
 سو فزلی کی ای کیونکر دہن





ای که ساسانی  
 ناز از خونین روی دل سپرد  
 ای که ساسانی  
 روانی چشمه آب بقایه زندان  
 سمنده نور کاظم خان  
 یسینی کاظم خان  
 تلاش لیلین خال کوئی پیر جهان  
 همایون سمنده  
 ای که ساسانی  
 گمایت از کاظم خان  
 ای که ساسانی  
 گمایت از کاظم خان

کیون آپ دانت پیستی میں جھگو بھکر  
جب ملگیا وہیں سی ہن جان آگئی  
اشد ری گرمیان بت کم سنکی حسن کی  
نکشتہ کیا ہی پان کی لاکھی تی بیگناہ  
بوسہ میں مانگتا ہوں وہ دیتی نہیں جواب  
منہ سی تری جو منہ کو ملا یا ہوا میں ست  
محسن کہی جو بوسہ تصور میں لی لیا

مهدی حسین خان آباد و علامه جعفر خان باشند که بنو هر دو غنی الکی نمایان یوان پی شایان

یاد کرتا ہی نہایت دل بیتاب و متن  
چاہ میں نشہ دیدار ہی او یوسف  
اب یہ ثابت ہوا دل دُوب مرگیا سمن  
انگہ لگتی ہی کوئین نیگرون آتی ہر نظر  
سیب کس طرح کہون تو ہی بتا ہی یوسف  
سیمبر و بی ہزار و دل بیتاب سمن  
پیاں بچہ جاتی ہی کیسی عجیب حیرت  
دل آباد دعا مانگتا ہی او یوسف

۱۰  
 بیونکی منشی بہ اسم شہنشاہی احمدی صاحب  
 کر دل شہنشاہ دیدار کا چادر غزل  
 سولایا پاک کو بھی بزم گلابی  
 دیوان آہون کامیری گہلا چاکر  
 خان

کچھ چکیتی پان پر ہی تیری گوہر کان میں  
 بوڑھی بولی کہ کیوں لٹکا تھی پہر کا نہیں  
 خاندان ایک قالب بین و بین در آتی ہم  
 آج جب روز ازل آواز دیکر کا نہیں  
 میری نالی

سائے بجلی کی جو چستانی بندکان میں  
 مہ فونی پاس تاباں آگیاں کون  
 غلوچہ پی دیلے کو توئی کا بندکان میں  
 انشا بھی صدف میں گہم پہاڑ  
 کون ہوئی شہید ہو گیا کون  
 ای پھر حسن ہی باغ  
 سائے بجلی کی





میرا شمس علیؒ نے دین میں جو  
توانے کیا ہے وہ خدا کا شوق و عبادت  
کی پیروی ہے۔ اہل دنیا کی  
بہرہ گیری جو دنیا کی دیکھو ہر  
کے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔  
پھر میں اپنے پیغمبرؐ کی پیروی

او نهی جوانی از آنست که  
 درین شب فراخ جوارش را آید بیان  
 او نهی جوانی از آنست که  
 درین شب فراخ جوارش را آید بیان





نواب ابوعلی خان مومل خلیفہ العظمیٰ  
 بنیادی جامع الدولہ بنادر شاہ زاد نواب شہر علی خان  
 انڈیا کے بادشاہ کے دربار میں رہا کرتے تھے  
 انڈیا کے بادشاہ کے دربار میں رہا کرتے تھے  
 انڈیا کے بادشاہ کے دربار میں رہا کرتے تھے

کہتا ہوں دل مجھی یہ پریشان دیکھ کر آنکھوں میں پھر رہا ہوں جو نور حبیب کیا مال یہ صنم میں یقین ہی خدا ملی پہنچی فراق میں کمرہ نارتک نصیر	سودا تیون کی طرح لگی ہی کدہ کی لو شکل شعل مہر ہی شمع نظر کے لو دل سی لگی رہی جو بشر کو او دہر کی لو مجھ سوختہ نصیب کی سوز جگر کی لو
--	--

مولوی امام الدین اوج باشندہ قصبہ پانی توبال لکھنؤ شاگرد نواب شہر علی خان دل کو لگی ہی اوست نازک کمر کی لو مرقہ نصیب ہم ہوئی جاتی ہی پار کے شہب گناہ گرم سی دیکھا جو یار نے اک ماہ دوش کی گیسوی شگون کی بحرین اسی اوج اوسکو جان سیدہ نجات کا	اسی اوج دم بدم ہی عدم کی سفر کی لو پروانہ لائی موت کا شمع سحر کی لو ہر اک مژدہ ہوئی ہمیں نار سقر کی لو تیرہ نہ کیوں ہو صبح میں شمع سحر کی لو دلو لگی ہی تیری جو خیر البشر کے لو
--	---

پنڈت تن ناتھ دریا خلف پنڈت امر ناتھ شعلہ جو دیوان سجا علی خان کبوتہ کی تھی باشندہ ہی گوش گل کی پاک چراغ قمر کی لو نادیدی ہیں قیب نہ دیکھا کروا نہیں دریا دلون سی دُرتی ہیں دُشمن خیر نی وزدان زخم پانی چراتی ہیں کیوں حبش ہی روشنی شمع مگر شعلہ نہیں کچھن جو آہ سرد تو ٹھہند ہی ہون دُشمن	انڈیا جاتی دلو لگی تھی کدہ ہر کے لو نظر اکھیں بنجای یہ شمع ظنہ کی لو تہری کیوں نہ پانی میں شمع قمر کی لو کم ہووی کی نہ آتش داغ جگر کی لو اندھا ہی وہ جو باندہ ہی کوئی چشمہ کی لو وریا کی آگی پانی ہی نار سقر کی لو
---	---

۱۵۳  
 صادق الواعظ  
 باشندہ کاپور شاہ  
 ای اندازی مرگ لگی او دہر کی لو  
 کیا ہی چراغ مہر میں شمع سحر کی لو  
 بین کوری کوری مانتہ ہو فذوق لکای  
 چاندی کی پینچا خون میں پیو ہون لکای  
 کیا ہی حبب جو شعلہ راہ فدا کی  
 اسی شعلہ و فستیک ہون لکای  
 فین نور صاف کرن ہون لکای  
 کیا ہی مہر میں شمع سحر کی لو  
 پانی میں شمع سحر کی لو  
 کیا ہی مہر میں شمع سحر کی لو  
 پانی میں شمع سحر کی لو







ای دہی بل نظر جسے کو دیکھا ہی دہن  
 سو ہی خوب غدا کا جو تصور کیجے  
 چشم و عدت سے جو دیکھا ہی دہن  
 او ڈیگیا پردہ دہی کا تو کہلائے عقدہ  
 لبتہ نور احد نور خدا کا ہے دہن  
 جو کہ ہوئی کو بنگلی کا تاشا دیکھا ہی دہن  
 کوئی شے دوسری ایسی نہیں لایا ہی دہن

عشقی کو غم نہیں شب تاریک ہجر کا	شمع فلک ہی شعل داغ جگر کی لو
مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت طعن نہ کو کا گوشت مولد و مکمل گہنشا کو	
ہی قرب زلف گوش بت سیمبر کی لو	یا ہی چراغ شام میں شمع سحر کی لو
پیری کا لطافت یاد جوانی سے شکلیا	دامان شب ہی بجہ گئی شمع سحر کی لو
یکس چراغ حسن کی نظاری کی لینی	پروانہ بن کی اور گئی شمع لطر کی لو
مثل چراغ جلتی ہیں آنکھیں جو ہجر میں	اب ہی گناہ گرم مری چشم تر کی لو
سچھی پیام موت کو بھی ہم پیام یار	ایسی لگی ہوئی تھی ہمیں نامہ بر کی لو
بجلی کو بجلی بالی کو شعلہ بنا دیا	کب گوش گل فی پاتی ہی ایسی شر کی لو
وحدہ کرو جو آئینہ رخ دکھانے کا	پھر دکھو سال بہر ہی ماہ صفر کی لو
تم جہان کنی میں کرتی جو مجھ پر گناہ گرم	بنتی چراغ روزن دیوار و در کی لو
پر تو بنی تیری سر و چراغان بنا دیا	ہر شاخ شعلہ زانظر آئی شجر کی لو
زاد سفر کا عین سفر میں رہی خیال	دکھو لگی رہی جو او دہر کے سفر کی لو
محسن چکو راوس کا ہو پروانہ چاہی	لو او سکی کان کی ہی چراغ غمر کی لو

مرزا سرفراز علی مرحوم قادر خلف مرزا ہدیکہ جو دار و فرہ میر علی مرثیہ خوانکی تھی شندہ گہنشا	منہ
جلو افروزی رنگ سی ہر جا ہی وہ رخ	چشم بفتاد دولت کا تاشا ہی وہ رخ
مثل یعقوب بصارت دہی اعمال ہی وہ رخ	یوسف گرمی بازار زلیخا ہی وہ رخ

کہ مقابل ہوئی تھی اسد و صفا ہی وہ رخ  
 کہ کہنا ہے مجھ کی کشتی بنی شمع ہی وہ رخ  
 کہ کہنا ہے مجھ کی کشتی بنی شمع ہی وہ رخ  
 کہ کہنا ہے مجھ کی کشتی بنی شمع ہی وہ رخ  
 کہ کہنا ہے مجھ کی کشتی بنی شمع ہی وہ رخ  
 کہ کہنا ہے مجھ کی کشتی بنی شمع ہی وہ رخ  
 کہ کہنا ہے مجھ کی کشتی بنی شمع ہی وہ رخ  
 کہ کہنا ہے مجھ کی کشتی بنی شمع ہی وہ رخ





چشمه نیا بودم در کوه  
کندار و داریا  
ایستاد بر سرش  
آب چون روز و شب  
در آغوش او  
ساخته دارا سرش  
بر لبش از آب روان  
که می خورد آن بخت  
دل بی غمشت دادا  
سر یکا که چون سفاکی  
قائل عالم می یابو

سانجی



نہ اسطرح کری  
ولم  
زبان پانی اگر دی وہ جا بخان منین  
سماں نہ بہر بیان منین  
سج فغان منین  
سج منین  
کبھی تو ناکہ ہی منین  
کبھی کسکت سہی زبان منین  
پہی حال کہ سکت ہر زمان منین  
نزلہ کا یہ سہاؤ کہ ہر زبان منین

شاعر نامی محی مان عرف میان قلندر بخش مرحوم جرات ولد حافظ مان باشند  
دہلی مقیم کاتب صاحب دیوان شاگرد مرزا جعفر علی حسرت

شاعر نامی غلام بهائی مرحوم صحیفی ولد ولی محمد باشندده امرو بهر آئند دیوانی نخته کیست  
فارسی و تذکری شعری نخته گوئی ایست تذکری شعری فارسی گوگا انسی یادگار شاعر دانی

نماز در پیشگاه صف علیحان نینج دیوی  
کسندی تو را کشتی صاحب دیوی  
غلف نینج علی باشد مصطفی دیوی  
و نینج شفی علی نینج شفی علی  
پیش دیوی که گویند نینج علی  
همه را پیش گویند نینج علی  
پیشگاه صف علیحان نینج دیوی  
نماز در پیشگاه صف علیحان نینج دیوی

لو ان شاکر و ذر اللیلک نواب سید منو  
 اللمین یا احباب کو کیا جاکی دیکھا کو  
 آتھیں سب کیم ہی صفاتی جانان  
 ہوتے ہیں کیا اوسکی برودوشین کو  
 تاسے کہ نیدا تو کو پوچھیں کہ کو  
 کو

غازہ ایجان نہیں نشے لگا یا منہ پر  
 ششدر عارض کا ای شعلہ منہ پر  
 رخ چپک کی نہیں ای گل غلامنہ پر  
 چنچلی جو جی کی ہوئے ہیں یہ گھٹنا منہ پر  
 صفات سے جو ترسے نہ پنا منہ پر  
 وہ جو غصی ہوں تو پوچھوں کہ کیا منہ پر  
 چاہے اسے اب تک میں کہ کیا منہ پر  
 خاک سے کہ نہیں ہر ایک مہاسا منہ پر  
 بچم سے خوشید ہی شبنم کی طرح اور جانی  
 تودہ خوشید ہی شبنم کی طرح اور جانی  
 گرتی سن سی آغا جو پنا منہ پر  
 دیکھو اس جالو پنا منہ پر  
 شرم سی کب ہی یہ ای جان پسینا منہ پر  
 دامن لاتی یہ اوس صید فکھ کی لفت  
 چوٹ نہائی کوٹھار آب سی آیا منہ پر

ابخلہ عبدالرحیم حرم رعنا ولد خواجہ سخی تابا شمسینہ  
 باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد غلام محمدانی مصحفی

وی بوسہ گراوس طفل میرزا کی منہ پر  
 ہی مصحفی ستا در اشتوق سی رعنا  
 تورنگ کچھ آوی دل ناشاد کی منہ پر  
 پڑہ اپنی غزل جا کی ہر استاد کی منہ پر

لالہ شیکارام تسلی ولد بخش کوپال رای برادر خورشیدی بہو لانا شاکر غلام محمدانی مصحفی  
 کیا منہ جو چڑھی کوئی تری تری کی منہ پر  
 جیسی تری تصویر لکھی کلک قضانی  
 جانی وی تسلی تو نہ کر فکر سخن کے  
 یہ ہم تھی گلار کبدا یا شمسیر کی منہ پر  
 وہ حسن نہ دیکھا کسی تصویر کی منہ پر  
 پہنچتا ہی سخن مصحفی و میر کے منہ پر

حکیم محمد مومن خان مومن مشاہیر شعرائی دہلی دیوان فارسی اور ریختہ اور کئی مثنویا  
 قصہ غم اور شکایت ستم قول غمین اور قضا آتشیں انسی یاو کارین اور دہلی شاگرد انکی شہزاد

چل پر سے ہٹ نہ مجھ کو دکھلا منہ  
 دشمنوں سے بگڑ گئے تو بھی  
 بات پوزی ہی منہ سی کب نکلی  
 ہو گیا راز عشق نے پردہ  
 جب کہا پار کو وکھ صورت  
 سنگ اسود نہیں ہی چشم تان  
 اسے شب ہجرت کا کالا منہ  
 دیکھتی ہے مجھے بنایا منہ  
 آپ نی گالیوں پہ کہو لا منہ  
 اوس بنے پردہ سی جو نکالا منہ  
 ہنسکی بولا کہ دیکھ اپنا منہ  
 بوسہ مومن طلب کری کیا منہ

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن لدیہ شاہ حسین حقیقت وطن رگو کا خوشی لکھنؤ

۱۵۹  
 پان سکا دست عذرای کل زمین پھیلا  
 شیشی سبزی پڑی صاف بلای  
 سبز نونہیں بکھاری پس بڑا منہ پر  
 صورت آئینہ چاہت ہی پنا منہ پر  
 شش کا نور جو ادرہ تانین وہ ملک صبح  
 خال فضل کا اثر کہتا ہی گویا منہ پر  
 رنگ نرنگی یا دم سے مل پھوٹی  
 بانوان وہ ہوں کی پنا منہ پر  
 دیکھ اوس نے پنا منہ پر  
 علقہ دم ہی نہ کا نہیں علقہ منہ پر  
 انش حسن بی ای نہ خاک  
 کن کہنا ہی بہشت وانی لگا منہ پر  
 قندیلون فی کہا انش کل بہری ای  
 غازہ اس غیرت کل لابی لگا منہ پر

غازہ اس غیرت کل لابی لگا منہ پر







کربوں پہنوں زمین طوق گلگون گلچین آں  
 ز ابد کی بغل میں جو نظر آباقر آن  
 کہیں چاہی دم او سکادم نفوس گلچین  
 قاتل کا چورہ جا ہی کوئی تیر گلچین  
 ہی شرم سی نابید کا دم بند خاکست  
 کافی کی تہاری ہی تاثیر گلچین



کیون آسپناپی زمین تلو کرکاپانی  
 رتکای دمر کسکون مانی کسکون مانی  
 کسکون مانی کسکون مانی کسکون مانی  
 کسکون مانی کسکون مانی کسکون مانی

ہوگی اثر رنگ طلائی سے طلائی	نقری کی جگم پہنوں کی زنجیر گلی میں
لہر اتاہی ایک سانپ چھاتی پہ بہاری	پٹاوندہ تم زلف گر گہیر گلی میں
اخگر کو کس کا فریبش کی ہی یاد	اٹکای جو یوں نعرہ تکبیر گلی میں
وحید الدین خان عرف خدا بخش خان فرد تخلص ولد حسن خان باشندہ درہنگ متعلقہ	
صوبہ بھار مقیم کانپور مثل علی خان غم اور بالو خان دستار بند اوس شہر میں بہت شکار کرد	
اونکی بہن اور خود استادیکا دم مار تہی صاحب یوان شاکر غلام بہانی صحفی	
سودا تی نہیں بہنی جو زنجیر گلی میں	ہی طوق عس زلف گر گہیر گلی میں
گلی ہی خط سبز کی تحریر گلی میں	تقریر سی تحریر ہی تقریر گلی میں
شاعر کو اپنی تمام غزل پڑا ہی خصوص اس مطلع پر فرماتی ہیں کہ ناسخ کی جواب میں مطلع چاہئے	
کیا زلف مسلسل کے گرہ ہو گئیں آہیں	اک آہ سی کہنچ آتی ہی زنجیر گلی میں
بیتاب ہوں میں شنگی نزع میں تل	ٹپکادی تو آب دشم شیر گلی میں
کس شب نہ پڑی آہلی یان جوز درویشی	کس صبح کو چہر کی نہ طباشیر گلی میں
ہی ختم نزاکت کہ رنگ رگ گلبرگ	تقریر نظر آتی ہے تحریر گلی میں
آسیب پری ہوتا ہی جب سیم برونگو	تعویذ ہیں کرتے تری تصویر گلی میں
ہر عاشق و معشوق سیر ہی نظر فرد	یان ہاؤں میں پیری دمان زنجیر گلی میں
ضادق اللہ لا شیع الہی بن عشقی خلیفہ شیعہ باشندہ کانپور صاحب یوان شاکر غلام بہانی	
برکتا ہی وہ بت حسن خدا واو گلی میں	ہی جلوہ خورشید پریزاد گلی میں

نہا کو چہر برب حلقہ گیسو پری آہیں  
 پڑتی ہی ہر برب حلقہ گیسو پری آہیں  
 پہناتی ہیں طوق نہ خدا و گلی میں  
 وہ منہ خوش لکھان ہون گلی میں  
 لکھا گناہ بھرا مرا صبا پری آہیں  
 عشقی کو ہی نہ خوف نہ شکر نہ ہوا بت  
 ہر کی گناہ جانی ہے فریاد گلی میں

۱۶۳  
 بہترین کی حسن لیسہ شاہین حقیقت دلی دینا  
 نوست ولد حسن لکھنؤ شاکر غلام بہانی  
 عالم گلورنگ بان یہ ہویدا گلی میں  
 زکس کی پھول کا گلی میں  
 عشاق کی یہ چشم منت گلی میں  
 بون نشہ کام پھول بلا جلد سافنا  
 کامی پڑی ہیں کی ہوئی سقدر غلش  
 فرق میں ہوں بی گلی میں  
 معلوم ہوا کی کا گلی میں  
 دہلی کی گلی میں  
 زور کی باک غلام کا گلی میں  
 اسی چھانسی دی تو پھول گلی میں  
 ای گل پڑی دار کا دورا گلی میں  
 دہلی بان خوشاک جل باغاس  
 دہلی بان خوشاک جل باغاس

شاعرانای غلام بہانی مصحفی  
 مشوین دیہی کلہاڑیو پوٹان سنگھ پٹان  
 فارسی شری اسی خٹہ گوگی پٹان کہ فارسی گنجی گلابی  
 مرشد کابای نیر اتو کافور کی گردن  
 نیوی پری ایسی نیہ چور کی گردن  
 دل کو ٹکڑی جھیک کا پیر ادیسہ نیہ پے  
 صالح فی ثانی نری بلور کے گردن  
 اک ہاتھین گردن ہو طرحی کی گردن  
 اور دوسری بین سلفے خیر کی گردن

غازی صاحب دوان شاد دوسری کا کون  
 لکھنوی بی اوس مری کا کون  
 ساتی فی دہن شیشی کی بہت دوسری کا کون  
 بیسی ہستری نام خدا دوزی کا کون  
 ایسی بونوی کی بیانی ہستی کا کون  
 معنی ہی نالقی کی بونوی کی ہستی کا کون  
 ہم کو نہ جانی داریہ منصور کی کا کون







نیمین مجذوبین سجدوار سی گردن  
 چای پنداد سبکی نداد سبکی گردن  
 چای زینت سی تنگ گردن  
 یوی مشتاق اگر سبک گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن

شیخ پیرن مسرور دل حکیم حیات الله قلاش باشد کاور می مقیم لکن صاحبان اگر غلام می گردن	
هونیه جرم کهن اوکی و بال گردن	گردن شیشه سی دین مین جو بشال گردن
شوق سی پیرگی پرمی خنجر غلام	سرو یا عشق مین اب کیا بی ملال گردن
مرد بخت رسا هو تو پنج جابین مین	ورنه به هاته کهان اور وصال گردن
بازده جوڑی کو و دیون ناز سی می مسرور	ابنویه جعبه بهی هی همکو و بال گردن
شیخ بلی کیوان باشد بگرام شکار و طوطی ز کلبه خان در	
کیون مقید نه سن مین به بهاری گردن	زلف پیمان مین جو لپٹی سی تمهاری گردن
گود و منکر موی قاتل کو مین پچا تا بهون	سیری نظر و مین چرنا جسنی او تازی گردن
قتل شیشه به پچانی مین دیتا هی صدا	سیری گردن سی تو بهتری تمهاری گردن
رای جسونت رای عرف کا جی پروانه خلف اجنبی بهادر باشد کله شکار و سرب دیونا	
جو گذری عاشق حیرانکی و شمشیر گردنی	نه نخلی خون ذرا جون پیکر تصویر گردنی
بهلی گتی سی کانون کی تین آواز قتل کی	کری هی شیشه می نه و بهی تقریر گردنی
هلاک زیر خنجر سرتوت هو سرگرا قاتل	گنه اس مین نهین میرا هو تی تصویر گردنی
سدا هی جام می شمرنده چشم ست سی تری	صراحی بهی نخل هی اس تی تصویر گردنی
جلایا کنی بیدری سی پروانه کو فصل مین	جدا کرتا هی نت شمع کا کلک گردنی
سید آفا حسن رضوی امانت و مدیر افا باشد لکن صاحب میوان شکار و میان لکیر می گردن	
پایسی ویکمی نهین پر نور بشر کی گردن	غیرت مهربی اوس شک قمر کی گردن

تغیر شیشه سی گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن



نیمین مجذوبین سجدوار سی گردن  
 چای پنداد سبکی نداد سبکی گردن  
 چای زینت سی تنگ گردن  
 یوی مشتاق اگر سبک گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن

نیمین مجذوبین سجدوار سی گردن  
 چای پنداد سبکی نداد سبکی گردن  
 چای زینت سی تنگ گردن  
 یوی مشتاق اگر سبک گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن  
 یوزد که جابین کیست تیرگ گردن



[illegible]

ای بتور کہتے ہی زمار سی ریشا کردن  
انہیں پسندون مین ہی منظور ہسنا نا کردون

کافر عشق بنایا ہی خدا نے مجھ کو  
حلقہ لغو کی نہ کیوں نظر میں محسن

دوش

هم‌ص‌ر‌ز‌ا‌ر‌ف‌ع‌ا‌س‌و‌د‌ا‌ل‌ق‌ا‌ل‌ل‌ل‌ه‌ا‌و‌ل‌د‌ح‌ا‌ف‌ظ‌س‌ی‌ف‌ا‌ل‌ل‌ه‌ا‌ش‌د‌ه‌ا‌ی‌م‌ق‌ی‌م‌ک‌ن‌ی‌م‌و‌ص‌ا‌ح‌ب‌ا‌ل‌ل‌ه‌ا

صیاد و جسطرح سی دہرین ام دوش پر  
سر پر لیتی پہر یکا سبوجا م دوش پر  
او ٹھوکی آنسو دوشی رو بام دوش پر  
لکھنئی کا پیش آنی جو کچھ کام دوش پر  
زشتی لکھن بدونکی مری نام دوش پر  
سر سے اگر گرا تو لیا تھام دوش پر

رکھتا ہی یون وہ زلف سیہ فام دوش  
 اکدن ملا جوشیخ تو پہر میکشون کی ساتہ  
 ہی بلین گہر کوشہری صحرا میں ملی چلین  
 وہ زشت بخت ہوں کہ ملا یک کو ہی مری  
 نیکی مری تو نام بدون کی کرین ترسم  
 ڈالانہ بار عشق زمین پر قحانی یار

مزار احمد جان نالان ولد مزار احمد يعقوب خان صوبہ دار بالنسب علی باشندہ مکہ بنو شاگرد المومنین

آیتانہ تھا کہ یہی مجھے آرام دوش پر

عاشق مزاج کہتی ہیں مغلی سہی محکمو لوگ

شاعر نامی شیخ غلام بهانی مرحوم مصحفی ولد شیخ ولی محمد باشد و امر و به مقیم کهنه آباد دیوان  
ریخته ایک دیوان فارسی تذکری شعری بنیخته گوید و از این تذکره فارسی انسی بویگاری کشاگرد

کافی ہے تحکم زلف کا ایک امر و شوق

حلقه کمان کار که نه گل از اندام و نه شمشیر

سکه لغت میر جلد پنجم

وہ طفل گریہ ناک ہی ایسا دل چزین

سازگار و موافق

یہ جہنم، اساجہنم کہ میری قسمنہ کے

تاریخ

فصل دوم در بیان حدیث

خوارزمی


سید احمد علی بابا و عارفان  
سید خلیفہ علی بابا و عارفان  
سید محمد علی بابا و عارفان

2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841.

[illegible]



بل کما یزنی نون لکرم دوزخه  
ری لیکن یار تو نوین و دلش  
قد زین حضرت هر یک بات وی را بخت  
جلاد لا کنخی سوی شمشیر دوستان  
اینا نظر افق بین خفا به صیام  
بستر او با این حال





خاتون فی دنی پیر و از روح  
 اسد بر قتل گندمین گندم  
 بر کبکدی مثل زلف گرگیر دوش  
 کما لا غریب قدرت حق تعالی  
 قاتل کو اسنے دیکھ سکامین زلفت  
 شیشون فی جیک کی جوی جام  
 لای سب جو منجھی

خانہ بدوش کتنے بین  
 گہر نہ کی کرتا ہی تعجب  
 کو خوشامی با گلن ہون  
 سیکھ خانہ وہ بت جا پر دوش  
 چھین عکس میرا عکس  
 باز تر باغیچہ بی بی

صاحب دیوان کا مولد  
 حیران ہی چشم ہو  
 ای گل ہو ایک نالہ  
 تواب خواجہ نور الدین خان

بشنہ کدورہ توابع  
 شکر داج علی فقی  
 پیدار لای لال سک  
 رہیں جو آپ ناز سک

علاقہ کمان رہی ای  
 رہیں جو آپ ناز سک  
 پیدار لای لال سک

|   |  |
|---|--|
| تجہ سی نہ اوڑچلون نیچھی ہی ہی خیال<br>اوس دن سی تیری عشق بین لنگا ہوا ہون<br>ناصر تو قتل ہو چکا اب کس کی واسطی  | برجکی ہون نچی وہ لگا تیر دوش پر<br>لنگی نہ تھی یہ زلف گرگیر دوش پر<br>خبر کمرین رکبتی ہوش شیردوش پر                                  |
| جناب عمو صاحب مولف سید حسین شاہ ضبط خلف الرشید سید عیوب شاہ مرآت حیدری اور<br>کئی رسالی منظوم رمل اور جعفرین انسی یادگار ہیں شاگرد قلندر بخش جرات   | رکھی ہوتی ہی برق کی تصویر دوش پر<br>پہا منسے گی لالچ منچ کی بی بی پر دوش پر<br>ہی ابر اور برق کی تصویر دوش پر                        |
| شمشیر یار کی نہیں تنویر دوش پر<br>چھوٹی سی زلف دیکھ کی کتنی ہنشانہ بین<br>افشان چہرک کی زلف جو کھولی ہی اپنے<br>نازک بہت ہو پھولون کی بہنچ سہنی<br>ایسا نہو کہ پاؤں تلک آ رہی کہین<br>عشق اسکی زلف کا مری گاندھی پہی سوار<br>طفلی ہین ہی خیال یہ اتاتہا محض | پیدا نہوتی نیل کی تحسیر دوش پر<br>آئی تلک کی زلف گرگیر دوش پر<br>پاؤں کی بدلی چاہی زنجیر دوش پر<br>رہنی نہی گایہ فلک سیر دوش پر      |
| کمیدان پلٹن شاہی مرزا احمدی کوثر ولد مرزا قطب الدین حیدر باشندہ لکھنؤ صاحب اشعار گزشتہ<br>حیران ہون دیکھ کر تری شمشیر دوش پر<br>مرزا مبارک ایسا تو ہو مجھ پر یار مین<br>کچھ تو اثر ہوا مری سودی کا آشکار<br>مصروف قتل عاشق جانناز ہی ہ ترک                  | ٹیو نکر کہنچ لال کی تصویر دوش پر<br>رکھی خانہ وہ بت بی پر دوش پر<br>ہی زلف یار صورت زنجیر دوش پر<br>ترکش کمرین رکبتا ہی شمشیر دوش پر |

بشنہ کدورہ توابع  
 شکر داج علی فقی  
 پیدار لای لال سک  
 رہیں جو آپ ناز سک







[illegible]



عین بن کر تباہی و نابودی کی بات  
 پسے آنی کے جسم کی تباہی کی بات  
 دولت حسن کی طالع دیار کی بات  
 عین بن کر تباہی و نابودی کی بات  
 پسے آنی کے جسم کی تباہی کی بات  
 دولت حسن کی طالع دیار کی بات

|  |  |
|--|--|
| سخن زبان نہ کہا یا کرین ہر ایک کو آپ<br>کام چکا ہی تعلق ہی اوس سے رکھتا<br>وعدہ وصل کی شادی سی فدا دم ہوگا<br>نہ جلائی نہ تو گاڑی کوئی ہکا تو قس | قد راوشی کی نہیں جو گئی دھار کی ہات<br>پاؤں کی طرح سی نہ یا نہیں قمار کی ہات<br>قتل کر ہاتہ پہ اپنی نہ صنم مار کے ہاتہ<br>مردہ اپنا نہ چری کافر و دیندار کی ہاتہ |
|--|--|

نواب نضر علی خان اعجاز خاں نواب شجاعت علی خان بن نواب شجاع الدولہ بھادڑ شاہ  
 لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیعہ امام شیعہ

|  |   |
|--|---|
| کیونکہ افسوس گردن ہاتہ پین مارنی ہات<br>عاشقوں کی جو لکھی خط تو یہ رک کر بولی<br>سرمہ سا ہو گئی اک خلق کی دل پس پس<br>اونکی اعجاز سی اعجاز ہی پائے گاجات | مرنا جینا ہی مرا اک بت عیار کی ہاتہ<br>اب نظر آئی ہیں کشتی مجھی دھار کی ہاتہ<br>چمن بزم میں مہدی جو لگی یار کی ہاتہ<br>کشتی اعجاز کی ہی حیدر کرار کی ہاتہ |
|--|---|

سیر باد علی تجھ و ولد میر ناصر علی سحر میرا بری براون باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیعہ

|  |  |
|--|--|
| ہاتہ پائی میں کڑی پڑنی لگی یار کی ہاتہ<br>طوق کی بدلی یہ امی حشت دل حشر ہے<br>زلف پرچ سی الفت ہی ملی کچھ تحذیر<br>مہدی پاؤں میں ملی عید کی شبنم خبی سی<br>انگیزا سلوانیکو ہی تو یہ کہلا بھیجا<br>قتل کی بعد ہی سمجھا ابھی دم باقی ہی | اب وہ چتون کی ککاوٹ ہی وہ پیار کی ہاتہ<br>میری گردن میں حائل ہوں چار کی ہاتہ<br>اسی اسی میں بند ہیں میری گنگار کی ہاتہ<br>کیا نہ آئی کا بہانہ نہ لگیار کی ہاتہ<br>بھیجنا اسکو کسی محرم اسرار کی ہاتہ<br>بدگمانی سی لگائی گئی تلوار کی ہاتہ |
|--|--|

۱۶۵  
 عین بن کر تباہی و نابودی کی بات  
 پسے آنی کے جسم کی تباہی کی بات  
 دولت حسن کی طالع دیار کی بات  
 عین بن کر تباہی و نابودی کی بات  
 پسے آنی کے جسم کی تباہی کی بات  
 دولت حسن کی طالع دیار کی بات

عین بن کر تباہی و نابودی کی بات  
 پسے آنی کے جسم کی تباہی کی بات  
 دولت حسن کی طالع دیار کی بات  
 عین بن کر تباہی و نابودی کی بات  
 پسے آنی کے جسم کی تباہی کی بات  
 دولت حسن کی طالع دیار کی بات

ای تو من بگو خدای بی اولاد کی مائت  
 علف نه خورشید تو جیو شنه بکلی  
 کاش خود باندھی ده شوخ چنگی نه کار کی مائت  
 اوسنی انداز هم آغوشی ہی نکلاتب سہے  
 اوسکی عارض پہنیں مصحفی پیر لفسیہ  
 بہت سی بحر محبت میں ہمیں ماری مائت  
 جو کچھ کہ چاہو کنو و اخت یار باقی ہی  
 جنون میں گر چہ گریبان سیکڑوں پہاڑ  
 ادا کف کی جو دیکھی تو مصحفی نے من  
 غایت علینان فروغ و مدقا د علینان پرخزانہ  
 اود صابہ قد سید محل اشندہ عظیم کا پور شاگرد  
 کرمی بوقت رقص ہین کیا کیا اشاری مائت  
 گویا ڈہلی ہین نور کی سانچی ہین ساری مائت  
 عزت ہماری بعد فنا ہی تمہاری مائت  
 کہتا ہی میری پاؤں سی رگ کنار ہی مائت  
 ہر چند وصل کی لیے سو بار ماری مائت  
 مخدوم بخش و حشت و دلشخ خد بخش اشندہ کا پور شاگرد اسکول امیر شیخ احمد علی لال  
 جسد فی ہمنی دیکھی ہین مہ تمہاری مائت  
 در بای عشق میں تری دل قلوب ہی گیا  
 تیری پسند ہون تو پیاری بہار ہے  
 او تہتی نہیں ہین ضعف کی ماری مائت  
 ہر چند پاراوتر نیکو لاکھون ہی ماری مائت  
 کہا کہا کی گل بناتی ہین گل دستی ساری مائت

یاد آئی کہ محبوب پر زادی مائت  
 زلف شہر نگ میں یہ شانہ شیشا دین  
 کات لایا ہی زہل بنی یعنی شیشا کی مائت  
 یار سردی ثابت یہ ہوا گلشن میں  
 ای تو من بگو خدای بی اولاد کی مائت  
 علف نه خورشید تو جیو شنه بکلی  
 کاش خود باندھی ده شوخ چنگی نه کار کی مائت  
 اوسنی انداز هم آغوشی ہی نکلاتب سہے  
 اوسکی عارض پہنیں مصحفی پیر لفسیہ  
 بہت سی بحر محبت میں ہمیں ماری مائت  
 جو کچھ کہ چاہو کنو و اخت یار باقی ہی  
 جنون میں گر چہ گریبان سیکڑوں پہاڑ  
 ادا کف کی جو دیکھی تو مصحفی نے من  
 غایت علینان فروغ و مدقا د علینان پرخزانہ  
 اود صابہ قد سید محل اشندہ عظیم کا پور شاگرد  
 کرمی بوقت رقص ہین کیا کیا اشاری مائت  
 گویا ڈہلی ہین نور کی سانچی ہین ساری مائت  
 عزت ہماری بعد فنا ہی تمہاری مائت  
 کہتا ہی میری پاؤں سی رگ کنار ہی مائت  
 ہر چند وصل کی لیے سو بار ماری مائت  
 مخدوم بخش و حشت و دلشخ خد بخش اشندہ کا پور شاگرد اسکول امیر شیخ احمد علی لال  
 جسد فی ہمنی دیکھی ہین مہ تمہاری مائت  
 در بای عشق میں تری دل قلوب ہی گیا  
 تیری پسند ہون تو پیاری بہار ہے  
 او تہتی نہیں ہین ضعف کی ماری مائت  
 ہر چند پاراوتر نیکو لاکھون ہی ماری مائت  
 کہا کہا کی گل بناتی ہین گل دستی ساری مائت



یاد آئی کہ محبوب پر زادی مائت  
 زلف شہر نگ میں یہ شانہ شیشا دین  
 کات لایا ہی زہل بنی یعنی شیشا کی مائت  
 یار سردی ثابت یہ ہوا گلشن میں  
 ای تو من بگو خدای بی اولاد کی مائت  
 علف نه خورشید تو جیو شنه بکلی  
 کاش خود باندھی ده شوخ چنگی نه کار کی مائت  
 اوسنی انداز هم آغوشی ہی نکلاتب سہے  
 اوسکی عارض پہنیں مصحفی پیر لفسیہ  
 بہت سی بحر محبت میں ہمیں ماری مائت  
 جو کچھ کہ چاہو کنو و اخت یار باقی ہی  
 جنون میں گر چہ گریبان سیکڑوں پہاڑ  
 ادا کف کی جو دیکھی تو مصحفی نے من  
 غایت علینان فروغ و مدقا د علینان پرخزانہ  
 اود صابہ قد سید محل اشندہ عظیم کا پور شاگرد  
 کرمی بوقت رقص ہین کیا کیا اشاری مائت  
 گویا ڈہلی ہین نور کی سانچی ہین ساری مائت  
 عزت ہماری بعد فنا ہی تمہاری مائت  
 کہتا ہی میری پاؤں سی رگ کنار ہی مائت  
 ہر چند وصل کی لیے سو بار ماری مائت  
 مخدوم بخش و حشت و دلشخ خد بخش اشندہ کا پور شاگرد اسکول امیر شیخ احمد علی لال  
 جسد فی ہمنی دیکھی ہین مہ تمہاری مائت  
 در بای عشق میں تری دل قلوب ہی گیا  
 تیری پسند ہون تو پیاری بہار ہے  
 او تہتی نہیں ہین ضعف کی ماری مائت  
 ہر چند پاراوتر نیکو لاکھون ہی ماری مائت  
 کہا کہا کی گل بناتی ہین گل دستی ساری مائت

یاد آئی کہ محبوب پر زادی مائت  
 زلف شہر نگ میں یہ شانہ شیشا دین  
 کات لایا ہی زہل بنی یعنی شیشا کی مائت  
 یار سردی ثابت یہ ہوا گلشن میں  
 ای تو من بگو خدای بی اولاد کی مائت  
 علف نه خورشید تو جیو شنه بکلی  
 کاش خود باندھی ده شوخ چنگی نه کار کی مائت  
 اوسنی انداز هم آغوشی ہی نکلاتب سہے  
 اوسکی عارض پہنیں مصحفی پیر لفسیہ  
 بہت سی بحر محبت میں ہمیں ماری مائت  
 جو کچھ کہ چاہو کنو و اخت یار باقی ہی  
 جنون میں گر چہ گریبان سیکڑوں پہاڑ  
 ادا کف کی جو دیکھی تو مصحفی نے من  
 غایت علینان فروغ و مدقا د علینان پرخزانہ  
 اود صابہ قد سید محل اشندہ عظیم کا پور شاگرد  
 کرمی بوقت رقص ہین کیا کیا اشاری مائت  
 گویا ڈہلی ہین نور کی سانچی ہین ساری مائت  
 عزت ہماری بعد فنا ہی تمہاری مائت  
 کہتا ہی میری پاؤں سی رگ کنار ہی مائت  
 ہر چند وصل کی لیے سو بار ماری مائت  
 مخدوم بخش و حشت و دلشخ خد بخش اشندہ کا پور شاگرد اسکول امیر شیخ احمد علی لال  
 جسد فی ہمنی دیکھی ہین مہ تمہاری مائت  
 در بای عشق میں تری دل قلوب ہی گیا  
 تیری پسند ہون تو پیاری بہار ہے  
 او تہتی نہیں ہین ضعف کی ماری مائت  
 ہر چند پاراوتر نیکو لاکھون ہی ماری مائت  
 کہا کہا کی گل بناتی ہین گل دستی ساری مائت

بہارِ کوہستان میں نورانی پست غلہ خانہ

فصل گلین مچی پہناتی ہی لاکر زنجیر  
لٹنگین کی لکیرین نہیں گلابی کم  
مددای غیر الفت نہیں دیکھا جاتا  
پاون مئی جو دبائی تو نزاکت سی کھا  
اس میں شیرین ہی کچھ شان کم ہو جاتا  
کو اس قیصر دام نہیں میں امی دل  
پاون پہلائی تین کیا کیا مری اطفال نکھر  
بعد مرنی کی بھی یہ شوق ہم آغوشی ہی  
نشر رشک سی کیونکر گرج جان نہ بگاڑ  
خانہ محرم کی نہر مضامین جاری

سعاد و نوحان ناصر و لد رسالت خان باشند که بکینه قیوم که بنویسند و دیوان ایشان کرده انکاهی  
شاکر و مرزا محمد حسن عرف چوٹی مرزا اندنب مرثیه گو و اورندنب شاکر و مرزا رفیع اسیودا

|   |  |
|---|--|
| <p>             حور کی ہاتھ ہیں ایسی نہ پریرا دینی ہا<br/>             اوسنی آپ اپنی غلامی کا لکھا ہی شہزاد<br/>             ہی مزارخانہ بدوشی کا مجھی اوسیا<br/>             اور کیا زخم گلو سی کوی دریا بہتا<br/>             ہی یہ احسان تری سلسلہ کیسوکا         </p> | <p>             دم پھرک جا تا ہی دیکھا اوسن صیاد کی<br/>             یار کی پاس کئی کہی ہیں شمشاد کی ہا<br/>             بیچنا مجکو کسی مردم آزاد کی ہا<br/>             بی حنا سرخ ہوئی وس ستیم اباد کی ہا<br/>             دور تری ہیں قدم سی مری جدا کی ہا         </p> |
|---|--|

کرمی این سخن کو مری نازدار مار  
 ایوب طاعتین بهار بیت بی اختیار





روزگار کی اس بلی نبی بخاندہ ای  
 سید فرزند صید غفر و غفر  
 باشندہ فرخ آباد صاحب پوچان گرو سید پیر  
 دینی ہوئی تائین کی او گاندہ ریا  
 چاہہ وقت کوتین کی سب گنہگار  
 باب و کبابین شان حسن کی ہزار  
 شہ جہانے جوا شک عدا و ک ہزار  
 افشان شبت صال مین نفوس کی ہزار  
 مغابی نجوم کا آریا شکار ہا

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| ہو رزق کوہ مین تو وہ دئی بڈہ کی چارہ | رکبتا ہی دینی کو مرا خالق ہزار ہاتہ    |
| افضل بی شمار مین کب ہو ادائی شکر     | سو دانی سبھی کی مین کبری کیا شمار ہاتہ |
| کیا کاستہ حباب سی ہاتہ آیا موج کو    | پہیلا کسکی آگی نہ تو بار بار ہاتہ      |
| فرمایا سبر فراز تو ہو جاؤ بی حجاب    | چشمکونہ سینی پر سے مرا بار بار ہاتہ    |

فقیر آزاد مشرب تجلی تخلص مشہورہ تجلی باشندہ حیدر آباد کھن

|   |                                    |
|---|------------------------------------|
| دامن کا کلی عکس پڑا ہی کچھ تنگ  | پہیلا ریا ہی سر و لب جوئی بار ہاتہ |
| اشرف حسین شبا غل خلع الرشید اور شاگرد کا شیف علی کاشف باشندہ لکھنؤ مقیم |                                    |

|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| نازک جو تیرا حد سے زیادہ ہی بار ہاتہ   | رنگ خاک کیونکہ اوٹھائی کا بار ہاتہ  |
| محرم گلابی ساقی ہیکش کی دیکھ کر        | کیا دوڑنی لگا مرا وقت خوار ہاتہ     |
| گل کہائی مین فراق مین تیری جی اسی نگاہ | گلہ ستہ بن گیا ہی مراد اعدا ہاتہ    |
| کبتا ہی وہ کہ وصل کا ہو فاحمال ہے      | کیون جوڑتا ہی آگی مری بار بار ہاتہ  |
| شما غل غم مصیبت دنیا انصول ہی          | دینی کی مین خدائی جہان کی ہزار ہاتہ |

اسکولائے سرکار نیر شین احمد علی کاملی لڑ شین عنایت محمد اولاد مین حضرت پیر محمد علیہ الرحمہ ہنوی حیات

|                                      |                                      |
|--------------------------------------|--------------------------------------|
| محرم کا بندہ ہی نہ لگا زینہ بار ہاتہ | دوڑا جی ہنم صل کی شب لاکہ بار ہاتہ   |
| شرم اسکو کہتی مین کہ نہ کہو لافقا کو | ہنم شبت صال مین جوڑی ہزار ہاتہ       |
| مہدی لگا گی باغ مین آیا ہی ہ صنم     | دکھلا رہی مین نام خدا کیا بہار ہاتہ  |
| کیا خاک ہو رنو کہ گریبان کی طرف      | پہلی ہی اب تو رہتی مین یلح نہار ہاتہ |

مغابی نجوم کا آریا شکار ہا  
 جہدی گلانی کسکی ابو سے ہمارے بار ہاتہ  
 حش سی کیون نہ بار سے صید گاہ مین  
 ریشہ کا ہو نشان سرن صید گاہ مین  
 ڈالی جو باک بر کبھی وہ دست شوق  
 ابر و پرانی واری کشتو کی دست شوق  
 دریا جی آب تین سے ہو جاتین بار ہاتہ  
 پستان پر کی نہ ہو اپنا دست مین  
 تیلانہ باغ حسن کوئی تین حسن  
 میر اسمت دے مر اوڑی چار چار ہاتہ  
 دکی دھڑکی سے کہین پہنچاؤ تو تیرا  
 رکھنا نہ میر سے سینی پہ او گلند اریا  
 دانو نکا و صفت فکر کیب اویم حال  
 جگر غل سے آئی در شاہ ہزار ہاتہ  
 بی شاخ گل پہاوس کہ تری فراق مین  
 دانو شے کا تھی ہی تروں بہار ہاتہ  
 افسانہ حسن کی کئی ترنہ ہی ملی  
 افسانہ حسن کی کئی ترنہ ہی ملی  
 افسانہ حسن کی کئی ترنہ ہی ملی  
 افسانہ حسن کی کئی ترنہ ہی ملی

افزار زبان دئی ای بار مار ہاتہ  
 صغری دعدہ ہی تروں سے بار مار ہاتہ  
 دلباب سید احمد علیان یوسف و لکھنؤ  
 جعفر علیان شاگرد اسکول استاذ علی کمال





جس کا ہر ایک عضو اپنے کام میں لگا ہوا ہے اور اس کی ہر ایک حرکت میں ایک مقصد ہے۔

|   |  |
|---|--|
| پونہ چنی حیف اس گل غما کی ہاتھ<br>اور ترقی رہیں جنوں میں گریبان کی چوڑی<br>حدادوبھی پڑتی ہیں کیا کیا شہسوار<br>اسد رجبہ رتوں برق تبسم کی یادیں<br>جبسی چٹا وہ دامن شمشیر فی پناہ<br>اوٹھی غروس حسن دین و نہایان<br>غافل محل رہیں کی نہ یہ جامہ زیبیان<br>ای عشق کیا جلا کو ہوں گے تنہا بے | ہر چند خشک ہو کی ہونی پشت خار ہا<br>بیکام ہون کی مری پروردگار ہا<br>کہو تین کی ایک روز مرا اعتبار ہا<br>روبال ابر تر ہو بنین آبشار ہا<br>ہر دم ہیں بسملوں کی طرح بیقرار ہا<br>افشان چھڑائی ہمیں ہی زر نگار ہا<br>دو گز زمین ملی کی کفن تین چار ہا<br>سرکار حسن باد میں ہوں پیشکار ہا |
|---|--|

صاحب خاص حضرت سلطان عالم فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان بہادر برق  
خلف نزا کاظم علی صالح باشندہ کھنڈ صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

|  |  |
|--|--|
| خط شعل ہر مہرین صاف اوس کی ہا<br>پچتا رہا ہوں ہا تہ پہ اسی جان پر کی ہا<br>حسرت رہی کہ و ام میں غنقا کو لایہی<br>لایا ہی خط یار قدم پر نثار ہوں<br>ہر وار پر طلال دل و درد سر گیا<br>دل چسپ ہی جسم کہ پہ لوں جو وصل<br>پہنچی تہاری پنجہ مرگان سی کہ نہیں | زرین بن ہی رنگ طلائی ہی کی ہا<br>مکمل نہیں کہ جان بھی اور سہ کی ہا<br>مشتاق ہیں ازل سے تہاری مگر کی ہا<br>آنکھوں سے کیوں لگاؤ نہ میں تیرے کی ہا<br>دیکھی نہیں آنکھ سے ایسی اثر کی ہا<br>سرجای پر وہاں سے کبھی پہرہ سر کی ہا<br>اللہ فی بناتین ہیں خط نظر کے ہا |
|--|--|

جس کا ہر ایک عضو اپنے کام میں لگا ہوا ہے اور اس کی ہر ایک حرکت میں ایک مقصد ہے۔

جس کا ہر ایک عضو اپنے کام میں لگا ہوا ہے اور اس کی ہر ایک حرکت میں ایک مقصد ہے۔



دستی ہون گن فصل گل جانی تو کیا غل  
 بوہین کسی جانب نہ گزریاں کی سوا ہاتھ  
 فاقہ سی لاشی کو ذرا آری گکا ہاتھ  
 خوار اسلام مرقم منقطہ بد علی شاہ  
 برادرزادہ حضرت پیرانی گویا جان دراز ہاتھ  
 لگتے صاحب پیرانی گویا جان دراز ہاتھ  
 کلی دوس پارگی گویا جان دراز ہاتھ  
 تو ہم چھی کر آتی کبھی بیا ہاتھ  
 جب ہسپ سی بکری بین شب ہاتھ  
 کبھی کبھی زانو پر شاہ ہاتھ  
 قیامت میں قیامت ہو گی ہاتھ

|   |  |
|---|--|
| <p>واشد اس عقدی کی ہرگز نہیں پیر کی ہاتھ<br/>         اسکی تاثیر سی وہ دنگو جوائی تو سنے<br/>         زیست سی ہاتھ کو دہو ہتھیا و لیکر تو ہی<br/>         نہیں کو دغدغہ جرم و معاصی کل کو</p> | <p>بیچ ڈالین کی اسی اوسن بی پیر کی ہاتھ<br/>         اب تو عزت ہی فقط ناکہ شبگیر کی ہاتھ<br/>         نہ کہنچ مانی سی جانان تری تصویر کی ہاتھ<br/>         مغفرت حشر میں نادری کی ہی شیر کی ہاتھ</p> |
|---|--|

حکیم محمد موسیٰ خان موصیٰ شاعر اعلیٰ صاحب ایوان پنج فارسی

|  |   |
|--|---|
| <p>تکلیف سی جون نیچہ گل لال ہو ہاتھ<br/>         ہی سبت مری نبض کی تف سی بیضا<br/>         ہنگام و دواع آہ گلا کات رہی ہی<br/>         رکھی جو دل و چشم پر اب نہ نہیں کتی<br/>         ہونی نہ دیا چاک گریبان کفن کو<br/>         جیسا بھی آرام تری ہاتھ سے آیا<br/>         بیٹھا کف افسوس بیگا پس کشتن<br/>         ہم وریدت طیش دل کی سب سے</p> | <p>نازک ہی وہ بس چوڑی سی نگشا ہاتھ<br/>         یہ معجزہ تازہ مسحا کی گکا ہاتھ<br/>         کیا کہنچتی دامن کو تری کام تین ہاتھ<br/>         قربان نراکت کی ہون کیا پاؤں بین ہاتھ<br/>         میا رون فی کتی دفن مری تن ہی جدا ہاتھ<br/>         اللہ کری یوہین ترا سینہ مرا ہاتھ<br/>         غیر و نشی نہی ظالم تو مری ہاتھ اوٹھا ہاتھ<br/>         مومن مری سینی پر ہی بعد فنا ہاتھ</p> |
|--|---|

خوش نویسنده و جلی شیخ اشرف علی شرف الدین مظہر علی باشندہ مصطفیٰ و عرف کسندی

مقیم کہنو صاحب ایوان شاکر و اصغر علی خان نسیم دہلوی

|   |   |
|---|---|
| <p>مشاطہ نہ لیجا تیرا زلف سا ہاتھ<br/>         دل کی رہی ل ہی میں کیا نصف نی ہاتھ</p> | <p>کہتا ہوں میں ہو جائیں گی مجھوں ل ہاتھ<br/>         کیا تھری اوٹھا ہی نہیں بہر دعا ہاتھ</p> |
|---|---|

از اعلیٰ حسین کو ان لادین خان  
 کافر زادہ فی الدلہ یاد رکھو  
 حال کرتی تھی ایران سو گریبان ہی  
 دقت نفس الکی رہا ہاں کی کچن زانو  
 ناگوسان قلندر پیش جرات  
 مومن کی تیرا کدو سکی کلکوی  
 زاق اسم علی مرقم منقطہ بزرگ ہاتھ  
 دیاد دل سے وہ مانتا ہاں کس ہاتھ  
 ارے دیو لے اب مانتا ہے کیا ہاتھ



پہلوی کا اداس گلستان جو ہر شاخ پر گلستان  
شیرازی کی ہر شاخ پر گلستان

از بس بی پایان غم و غم  
شاد گرد غلام بدو افروز

شمع کوہ طور سے بہن تیر سی ہی بقیہ  
 وامن اپنا ہو ویا دامن کوہ طور ہو  
 ای سکندر آئینی پر ہاتہ سبقت لیکتو  
 یار کی کندنی گا لونکی ثنا جب کہین ہم  
 لہو چہ عقل جان و دین ل کو عشق  
 تیر چہی صاحب کی گاہین اپنی نظیرین ہی ہیں  
 ہاتہ میں مہدی کا کرب چہرائی اپنی  
 جامہ صبح قیامت کی اگر پر زری و زمین  
 میری ہوٹو ہوں کہ لونکی چو منی کا شوق ہی  
 حاجت دو گز زمین کل ہوگی تجکو مہر سر  
 افعی کامل فی کا باز ہر اثر اب گر گیا

په لاهين سيماني اب پير مین  
د کلي کی کيسر لاله د که دون بن اعل

۱۸۴

بودی جو میری گشته کاس  
کونچ شمع کاس

میرزا یونس کی کہ دہلی

سلسلہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتان  
پردہ اوٹھا کی اوسنی جو اپنی دکھائی پاتا  
صیاد کی ہی قبضی میں بی ایسی رحمان  
آئی مری مشام میں عطر حسا کی بو

تو ای جی بین کاهست  
که میخون دراز کردی که خود است  
کس واسطی نبی این تها بی بدین بین تها  
از ای کاه و عده جور و زور

دست دعا بنی بین غمار  
مهر ارمی اصل  
مهرات پر بسکاتیم از شوق قوت نفع  
دو چرخ کی جو بند پی کی







وہی تھا جس نے جو خجری علی نامی  
میرزا شجاعت علی شمس الملک  
نہ دعو پھیلون غفر

یہودیوں کی گلی پر ماریا نے  
ابا دین سے مل کر اپنی بی بی ماریا  
کی گوری کو

نہایت اوج کی بلندی پر پہنچا اور وہیں سے

سید بن ابی طالب

دیکھایا سب کو جو دہری سر کی تلی ہے  
دامن کا خیال آتا ہی جیب جامہ دہری تین  
دل دوستی بت کا نہ پابند ہو یارب  
یاد آتا ہی وہ قد کشیدہ جو چمن مین  
عاشق سی نگاہوں مین کیہ تہی بیچ لکھنیز  
صحرا کو چلو جا کہ گریبان کرو آتش

یاد آتا ہی ساقی کا وہ ساغر کی تلی ہاتھ  
دیوانوں کی بوجہ جانی میں اوپر کی تلی ہاتھ  
دشمن کا بھی دل چاہی نہ پتھر کی تلی ہاتھ  
ملتا ہوں میں جا جا کی صنوبر کی تلی ہاتھ  
مژگان جو چہرے میں کھدیا خنجر کی تلی ہاتھ  
لنگر ہی نہ پاؤں میں نہ پتھر کی تلی ہاتھ

سعادۂ خان ناصر ولد سالت خان باشندہ کنگ  
پرویز کاشمیرین کی بہی سرکی تلی ماتہ  
کیون لین تھین بلانین کی کیون ہاتہ چوئی  
ساقی کی محبت فی کیا ہی مجھے بندہ  
کس چین ی مرقدین اوزار انچولی و سننی  
بہتر نہیں ہی خاک سی ناصر کوئی لبقر

لیکن ہنوا چھو لیوان ایک نکرہ انکا ہی شور چھوئی  
 اور عاشق صادق کا ہوتہر کی تلی ہاتہ  
 اس جرم برکتہی ہین وہ پتہر کی تلی ہاتہ  
 کاندہی چسبواوسکی ہی تاغر کی تلی ہاتہ  
 اک زیر کمر ایک رہا سر کی تلی ہاتہ  
 بالشت ہی ہمارا یہ کہہ ہوسر کی تلی ہاتہ

خوشنویسی میں کیا غلام رضا ضامنہ  
 رکہ تونہ سر عاشق مضطر کے تلقی ہاتھ  
 لینی کو بلاتین تری او غیرت خورشید  
 ای رشک پر ہی ابھی یہ دیوانو کا عالم  
 اسن جرم بہ آ کی ڈستین افنی خوشخوار

ہر شب مری اسی سے ہوتی ہے سر کی تلی ہاتھ  
گر ہوتی تو جھکتی ہے انور کے تلی ہاتھ  
کانتون پہ کف باہی تو نشتر کی تلی ہاتھ  
کہ کہا ہوا اگر زلف معنی ہے کی تلی ہاتھ

بهی تسمی  
 ارز روی پی  
 آیین مشربین  
 تارک نیا تقوی  
 شهید علی  
 باشند و علی صاحب  
 زای نبی  
 سوار کی

پیشینه چندی است که در این کتابخانه  
مصطفی قلی خان مراد میرزا کیانی  
بودی باشند و در این کتابخانه  
برگ چندی که در این کتابخانه

شاه واقف باشد خازین  
 شاه ملک بختیاری

[illegible][illegible]



دوران صبر پائی ہو تو صورت کمان  
 یاد آئی کی چاندنی اوس پہ لٹا کی مانت  
 اٹھائی یاد تو کف افسوس غمی تین  
 عالم کو کس سنا زنا کی اٹھائی مانت  
 جب تک کہ دم میں دم کی اٹھائی مانت  
 یہی بین تری دیپھانی اٹھائی مانت  
 سلیبی بین بلالین یہ زلف سیاہ کی  
 اوردون ہو گئی ہون بھاری بلال کی مانت

پڑتا ہی پادون اوسن ت کافر کی بار بار  
 کیا برہمن کو موہ لیتا ہی کہا کی مانت

ساع قبل زمانہ میان ولی سید قمر علی سراج  
 تخلص شدہ حیدر آباد کو صلیب یون

مت سی کم ہوا دل بیگانہ ای سراج  
 شاید کہ جا پڑا ہی کسی شناس کی مانت

شیخ ہمدی زکی بسبب مراعت قطب لدولہ حضرت سلطان عالم فی انکو خطاب ملک  
 الشعرائی کا دیا خلف شیخ کرامت علی شیخ زادہ لکھنؤ مقیم مراد آباد صاحب یون

انصاف عشق ہی بت رنگین ادا کی مانت  
 ہو جا می دل کا خون تو باندھی چٹا کی مانت

آئی گا مانت یا نہیں دامن نگار کا  
 پوچھ میں منجمون سی ہی ہم دکھا کی مانت

کھنی لگی بس آگی بڑ ہوگی تو قہر ہی  
 چٹ چٹ بلا تین لہجہ میں تہی ہا کی مانت

یہ رشک لکو آئی کہ ہو جا می خون خشک  
 چھولی خابو اوسن ت رنگین ادا کی مانت

شرما کی طیش کہا کی خفا ہو کی ہس پڑی  
 پاؤں پھین گرا جو بد کو گلا کی مانت

کیا چھو لیا ہی چوری سی بائی نگار کو  
 دل میں ہی چوم لہجی دزد خاکی مانت

میں زور دلبری میں زبردستیاں ہی  
 دل چھینتا ہی مانت سی ظالم ملا کی مانت

دل بڑ گیا کہ نرم میں اپنی ہو سہ نمود  
 دل لپٹیا جو مانت میں اوسنی بڑ با کی مانت

کیا خاک منہ دکھائیں گی اچا کی لٹی کی  
 حشر کی دن ہی شرم ہمار ہی خدا کی مانت

حکیم لاثانی اخبار نویس سلطان محمد علی خان مسیحی ولد مصطفی خان باشندہ لکھنؤ  
 صاحب یون شاگرد شیخ امام بخش شاخ

ہر دم دعائیں مانگتی ہیں ہم اوٹھا کی مانت  
 دکھلائی پھر حرف اصنم سے لقا کی مانت

سلیبی بین بھاری بلال کی مانت  
 اوردون ہو گئی ہون بھاری بلال کی مانت  
 لکھتے ہی لکھتے ہیں بلال کی مانت  
 گریہ کی پڑوہ آئی تو میں غدا کی مانت  
 ہر کشتہ دار زیندی بیخواب بیٹھ لیتا ہی  
 تھکا ہوا دوزخ میں ڈال دیا دوزخ کی مانت

۱۸۸

اور مہر شکر کی سیلی سیلی مانت  
 مارا میں کرب کی سیلی سیلی مانت  
 کیون کہ کو ہی جوش نہیں مانت  
 کھانک کہانی کا جھجکے مانت  
 قصہ کام کہیں قاتل کا مانت  
 ہی لکھن کی برکت کی مانت  
 ایسے نازنین کو چھپی چھپی مانت  
 کہنی بین وہ مصافحہ فیروز مانت  
 ہر لب بین پیشہ کے مانت  
 باہون استے کف غم میں مانت  
 نہی مانت گویا ہی مانتوں ہی مانتوں مانت  
 باہون استے کف غم میں مانت

دکھلائی پھر حرف اصنم سے لقا کی مانت  
 ہر دم دعائیں مانگتی ہیں ہم اوٹھا کی مانت  
 حشر کی دن ہی شرم ہمار ہی خدا کی مانت  
 دل لپٹیا جو مانت میں اوسنی بڑ با کی مانت  
 دل چھینتا ہی مانت سی ظالم ملا کی مانت  
 کیا چھو لیا ہی چوری سی بائی نگار کو  
 پاؤں پھین گرا جو بد کو گلا کی مانت  
 شرما کی طیش کہا کی خفا ہو کی ہس پڑی  
 چھولی خابو اوسن ت رنگین ادا کی مانت  
 کھنی لگی بس آگی بڑ ہوگی تو قہر ہی  
 پوچھ میں منجمون سی ہی ہم دکھا کی مانت  
 آئی گا مانت یا نہیں دامن نگار کا  
 انصاف عشق ہی بت رنگین ادا کی مانت  
 ہو جا می دل کا خون تو باندھی چٹا کی مانت  
 الشعرائی کا دیا خلف شیخ کرامت علی شیخ زادہ لکھنؤ مقیم مراد آباد صاحب یون  
 شیخ ہمدی زکی بسبب مراعت قطب لدولہ حضرت سلطان عالم فی انکو خطاب ملک  
 مت سی کم ہوا دل بیگانہ ای سراج  
 شاید کہ جا پڑا ہی کسی شناس کی مانت  
 ساع قبل زمانہ میان ولی سید قمر علی سراج  
 تخلص شدہ حیدر آباد کو صلیب یون  
 پڑتا ہی پادون اوسن ت کافر کی بار بار  
 کیا برہمن کو موہ لیتا ہی کہا کی مانت

|                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| رکھ تو دیباچی شربت قاتل کی پاون پر | ہی آبرو کو مری شہنا خدا کے ہاتھ |
|------------------------------------|---------------------------------|

نواب ظفر یاب خان را سبّخ خلف ملا میان اولادین جافط المملک نواب جافط رحمت خان  
بهادر کی باشدند بر علی مقیم لکن صاحب دیوان شاگرد و رشید نواب منصو خان مهر

کہتا ہی مجھ فریض کو عیسیٰ لگا کی بات  
نیوڑی چڑھا کی رگہتی تم کیوں اڑھا کی بات  
سرا تیا دیا تری آنکھوں کی عشق فی  
وہ بوی زلف لاتی ہی اور یہ جواب خط  
ماہی سی ماہ تک تہ و بالا کرین گی یہ  
دست سوال وٹھاتی ہیں ہر قدم پہنچ  
دیگا وہ رزق شرط ہی جسنی دیا دہان  
دریا یاسن اور بھی وعہ تہ بڑہ گیا  
اعدا ہوں اپنی آتش حسرت سہی جلکی خاک  
راسخ دھایہ کیجی بدن ات ضعیف ستام

عزت ہی اس علاج میں اپنی خدا کی بات  
چھوڑا ہی نیچھ تو لگاؤ بڑھا کے بات  
ہڈی بھاری آتی نہ کوئی ہمارے بات  
قاصد کی پاؤں چومتی پیکار کے بات  
نالوں کی پاؤں بڑھ گئی آہ رسا کی بات  
لیتی نہ تھی سلام جو کل تک اوٹھا کی بات  
بندی کو صبر ہو تو میں لاکھوں خدا کی بات  
انگڑائی اکوئی نشا میں جیبی اوٹھا کی بات  
جیب تک کی اعتدال ہی آب ہوا کی بات  
مسجد میں بیٹھ قبلی کے جانب اوٹھا کی بات

نواب خواجه نور الدین خان غفر سائولی صاحب شفیق خلف نواب محمد بخش خان سپاہی و نایب  
غزیزون مین نواب امیر الملک با شندہ کہ ورا متصل کالہ شی شاگرد رشید میر احمد علی قلیق

گلدستی بن گئی مہین مری داغ کھا کی تپا  
چرتوسی او سکی مانگ مین سیند در بر گر گیا

آنی بہن اوسکی کوچی سی کیا گل کہلائی تے  
سر پر خانی رکھا جو اونہی اوٹھاکی ہاتھ

چو زمین کی اوس نپ کیلج زلف دراز کو  
کرتی بین ہماری ہی پایا کی مائے  
آبیائی استقام رانا استقام کے  
مخترین سر اوٹھنا نہیں کی مائے  
ہی شرم ای پیچی ہمارے خدا کی مائے  
مرا علی مراد مرزا جعفر علی با شہنشاہ کی مائے  
صاحب دیوان شاگرد نامی غلام علی ماضی  
لقا جان بہت ساتوں ہوا جگر لگا کے مائے  
اچو بوسہ پا دے سکا کے مائے  
غشوی جی ماضی

سرفری لیا  
غزبی سی تری پی چو کوی سر  
کے سطح سے ناز و اداس  
چلتی ہیں  
جہان فی لاش کو  
سودا اگر چو  
مری کیو جاکو  
آدین کی  
شوخ کی تہوں میں  
نیکو زنگ  
نی خون کہہ ہو ای ہمارا  
۹۸۹

هم او بی کی با دوستی من فریادی که  
 به خنار یار می روی در هر آن دست پر  
 کبان گنجینه یگان به لاک لاک گلدی  
 پهل نایب دست یار تین خونی خوش  
 چنین گستره غم غمی که به خفا  
 بر آمدی خلق و دل می تو جان و دل  
 مسکن کدورا تو به کجای صحت او  
 نینبت رنکین او کی به  
 کون نه کی با



دینداران و ادبی که به حقانیت یاری آورده  
که به سبب راهی اینها باشد

عاشق کبریا نام الین باشنده کنهتو گناهکار و فرزند  
مهری خدا کی مایه

بیهوشی کی کیا بیماری ہے؟

ای کرب بنیادی  
ایمن کین نه مون کا

یہ طرز قتل یا ہی اچھا خفا کے ہاتھ  
پھر جذب عشق فی وہیں بھیجا اچھا کی بات

پرو می بین دست یار کی کرتی ہی کاٹنے  
ہاتہ آیا بار ہا دل مضطرب مگر قس

۱۰ مکتبہ صاحبان ارشد تلامذہ شیخ امام بخش سائیں

افصح الفصحى خواجه وزیر وزیر ولد خواجه فقیر باشند

ہیں آج دست غیبی آشنا کی ہاتھ  
ہیں محف عذار پہ مجھ پار سا کی ہاتھ  
مانگوں دعا جو میں شب فرقت اوٹا کی ہاتھ  
قسمت یہی کاہ لگ گئی ہی کہہ باکی ہاتھ  
لیجائی جو خچر میں جو نہیں ہیں بہا کی ہاتھ  
ای تیغ شلخ گل نو عوض لی اوڑا کی ہاتھ  
واسن سیانی جاتی ہو سیرا چڑا کی ہاتھ  
کیا مال مفت آیا ہی دزد خا کی ہاتھ  
موسیٰ کو دی دیا ید بیضا جلا کی ہاتھ  
تیغ برہنہ ہو گئی اوسن لر باکی ہاتھ  
چھوٹا ہی نیچہ تو لگاؤ بڑا کے ہاتھ  
کس ناز سی وہ کہتی ہیں مجھ کو کہا کی ہاتھ  
ساتھی ادھر بھی ایک پیالہ بڑا کی ہاتھ  
جاتی رہی ہیں غیب کی مضمون کی ہاتھ

شوخ تو دیکھو کہتی ہیں اپنی چہیا کی بات  
اس میں ہی کیا گناہ نہ بگڑو سہا کی بات  
آپہو سچی صبح اپنا گریبان پھاڑ کر  
چھو تا ہی خطا سب کو کیا غیب زرد درو  
پہونچای ہڈیاں سگ لدا تک مری  
صیا د پراوڑا تا ہی بلبل کے نوچ کر  
محشر میں میرا تہ گریبان ہی آپ کا  
کہتا ہی دل مرا کف رنگین پر کہلی یا  
چاہی اگر خدا تو ہر ایک عیب ہوسر  
اولیٰ جو آستین تو اک صف اولیٰ گئی  
ہی آرزوی قتل اجی دم نہ دو بھئی  
دیکھو تو کیا ہی دست بگڑتکو کر دیا  
میں بادہ کش فقیر ہوں محروم خم کی خیر  
تیری دہن کی مجھ مضامین بندہ سکی

لی و اس کی لون لب دریا نہ پیر  
 امن کین نہ مون چو کڑی برہا کی مائے  
 حنا جہن قہقہہ فیرون کی طحی  
 پیریلے پیرین قہقہہ شاہ و گرد کی مائے  
 تصور سے جو پیر کی چاک پیرین  
 ہزار شمسار تو ایک بانگ مائے  
 عالم توای برن کا ہر ایک پیرین  
 دریا میں تہی دہوی دہندی کا مائے  
 زلف سیاہ چو نیکی خست ہی آج  
 ہوتی ہیں مبتلائی بلا مائے  
 دیکھ جو نیکی سپاری اولادہ مائے  
 تار زلف سے باند ہوگی دزد کا مائے  
 عباس کے کوٹا صد چارک چاہی  
 عیار کے کوٹا صد چارک چاہی

[illegible]

ریلوے کی  
 نئی ہیڈ کوارٹر کی بنیاد  
 پونہ میں رکھی گئی  
 اور ریلوے کی  
 نئی ہیڈ کوارٹر کی بنیاد  
 پونہ میں رکھی گئی

وہ دوزخ میں لے جائے گا کی بات ہے۔  
اس آگیا تراجم کے ہیں سو فی غلکے میں دوزخ میں لے جائے گا کی بات ہے۔  
میں نے یہی بات کہی ہے کہ کوئی اور  
میں نے یہی بات کہی ہے کہ کوئی اور

کتابخانه  
مکتب  
پنجشنبی  
طبی و فنی  
گروه پزشکی  
شماره  
پیوسته



دوستی کیا ہے  
 کیا لاغری کا زور ہو رہا ہے  
 عشق کی باتیں زلفوں کو کہے کہ نہ  
 ہوں یادوں باندہ نہ عجب کی خطا کی کیا  
 دعا شہاؤنگا کہ بہت آریب تہ خدا  
 دن فی بوسہ صحن رخ کا لیا نہیں  
 ان پر کہ تو دیکھی اچا نہا کے نہ  
 اچا تنہا ہی کامی در دغا کی نہ  
 دعا





[illegible]

۱۹۲  
 چو بخانی غیری فی بهی حاتم لبا کی بات  
 دلا دہ پید سی قطع کر اس پیچھا  
 شیکو مر لبا کی بات  
 بہو پچا نکاب سپہر مجھی دہا پی کی بات  
 اوس کی کہا جو مجھی دہا پی کی بات  
 کیون قاصدون فی دریا کی بات  
 گل کو خطیں ناخچ کچا ہوں صبا کی بات  
 سب سے پہلی تین گئی اوس کو خط کی بات  
 بہرین کا چوٹی ہون یہ کہانی کی بات  
 اکیسے اگست

ن یارنی  
ہرگز سے وصال میں پہا کی تانہ  
ادلا کہان سے کہان میں باجی ہائے  
ت نہ بند عم سے ہر اسان ہر ہند  
کشتی ای تری شکیکشتا کے ہاتھ  
دیوی پر شاد وقت لودیا کرد  
شاد و باشندہ کا پتو تار کردار داشت

بہارِ نبوی کی یہ تفسیر مانتی ہو تو غفلت موزوں ہے۔



کب ہاتھ دیگا وہ بتی سیر ہاتھ میں  
 خواجہ بادشاہ سفیر خلف اکبر اور شاگرد خواجہ وزیر ہاشمہ کھنہ صاحب دہلی  
 اس جم پر پنیہائی ہی زنجیر ہاتھ میں  
 کیا آگئی ہی عرش کی زنجیر ہاتھ میں  
 لیلونگا اب تو زلف کی زنجیر ہاتھ میں  
 لیلون اگر میں یار کے قصہ سیر ہاتھ میں  
 نغمہ سرائی مثل غزالی سیر ہاتھ میں  
 اسی شک ماہ اسی ہی تنویر ہاتھ میں  
 طوطی کی طرح سی کری تقریر ہاتھ میں  
 ہی مثل جیب طوق گلوگیر ہاتھ میں

ای جیش ہم محبت کف افسوس تھی  
 خواجہ بادشاہ سفیر خلف اکبر اور شاگرد خواجہ وزیر ہاشمہ کھنہ صاحب دہلی  
 زہری جواو کی زلف گر گیر ہاتھ میں  
 و مست میں ہی دماغ مرا آسمان پر  
 دیوانہ جھکواپنی اچھا کیا کہنا  
 مثل خطوط دست جدا ہوئے عجب سحر  
 بی بہیری توت یا میں بلالان ہی مرا  
 ہوتا ہی صاف بچہ خورشید کا گمان  
 وہ سحر کرے طایر رنگ حنا ترا  
 دست جنون فی اوسکو سی ٹکڑی ترا

کو تو بال ہو با متعلقہ بونیدل کہند احد نور خان اخگر ولد نور محمد خان ہاشمہ رام چوہدری  
 کیا سیری ہم تن کی ہی تاثیر ہاتھ میں  
 کیونکر ہمارا عقدہ دل واکسی سے ہو  
 یہ فیض نور ہی کہ اگر وہ ذرا چھوٹی  
 خارش گلی میں شوق شہادت کیوں ہو  
 وحشت اگر ہی ہی تو پہنائیں گی عزیز  
 کیا خاک ناتوانی میں خطا و سکو لکھ سکون  
 مٹی جولی ابھی تو ہو اکسیر ہاتھ میں  
 آئی نہیں ہی زلف گر گیر ہاتھ میں  
 روشن شو شمع ان ابھی گلگیر ہاتھ میں  
 عریان جو دیکھوں میں ہی شمشیر ہاتھ میں  
 مرنی کی بعد ہی مری زنجیر ہاتھ میں  
 باقی نہیں ہی قدرت تحریر ہاتھ میں

کب خاک گریں سیر ہاتھ میں  
 کس کس کی کئی دہائی شمع ہاتھ میں  
 گون میں طوق تہی میں گلوگیر ہاتھ میں  
 ای جان شامہ دل صبر ہاتھ میں  
 کب خاک گریں سیر ہاتھ میں  
 کس کس کی کئی دہائی شمع ہاتھ میں  
 گون میں طوق تہی میں گلوگیر ہاتھ میں  
 ای جان شامہ دل صبر ہاتھ میں  
 کب خاک گریں سیر ہاتھ میں  
 کس کس کی کئی دہائی شمع ہاتھ میں  
 گون میں طوق تہی میں گلوگیر ہاتھ میں  
 ای جان شامہ دل صبر ہاتھ میں

اتنی ہی کند تو زنجیر ہاتھ میں  
 زنجیر ہاتھ میں  
 کب خاک گریں سیر ہاتھ میں  
 کس کس کی کئی دہائی شمع ہاتھ میں  
 گون میں طوق تہی میں گلوگیر ہاتھ میں  
 ای جان شامہ دل صبر ہاتھ میں

کس طرح لون میں زلف گر لگیں بلاتین  
دہید نصیب ہوں میں گنگستان ہرین  
دستا ہوں پرتخا ہے یہ زنجیر بلاتین  
ماگون جو گل توخار دی تقلید بلاتین  
رکتا ہوں یہ دکھاؤ نگاہیں سر  
مان چلیں کون کونش سنندھ بلاتین  
پاؤں خش خاکی ہے تا پیر مانند  
سر پیش طاق ابروی جان چکا دیکھا  
نہر جیتے تم تکبیر بلاتین  
سرین ہے

ای بہت ہی تیری قفبی میں اعجاز عیسوی  
چٹکی بجا کی عاشق بیجان کو جان فی  
ای محو کسک خوف ہی دوزخ کی آگ کا

غلبہ ہی بول اؤ یہی مرتضیٰ تصویر ہے  
کیا ہی لب مسیح کی تائیسرا تہ مین  
محشر مین ہو گا دامن شعیبہ مین

شیخ باقر علی حرکین تخلص باشندہ قصیدہ دولی تواریخ لکھنؤ وسطی تحصیل معاش کی تمام دوا

ہم کی اگرچہ وہ بت بی پریر مائتہ میں  
اس مہج سی شیخ پرتی ہین گائیوین ہین  
از بسکہ ونسکی زلف کا گہنی میں خیال  
کیا حال مجھ گھوڑی کا ہمد مہو چوتی  
رستم کا خوف سی ہین پیشاب ہو خطا  
خوف جہنم سی اب یہ زمیدار گہتی ہین  
رکبتا ہون گو کی طرح سی اسو اسطی چہا  
چکر کین شوق زیب ہی یا خانی مہن سی

لی گو کا بوسہ عاشق و گلیہ رات میں  
بو تل نعل میں جی کی ہی خضر رات میں  
پا خانی میں ہی پاؤں کی زنجیر رات میں  
گھیل پری کی ہستی ہی تصویر رات میں  
عریان جو دیکھی یار کی شمشیر رات میں  
دیتی ہیں پیشگی زر جاگ رات میں  
دیکھی نہ غیر تا ترے تصویر رات میں  
ہلکنی میں لی ہی زلف گر گلیہ رات میں

خواجہ فیض الدین عرف حیدر جان شہباز ولد خواجہ خلیل الدین باشندہ ڈاکہ وار دہلی شاگرد

مست لی خدا کی واسطے پنج پیر باتین  
سو داپی اوسکی کا کلن چجان کا بستر آہ

ولکھو ہماری پہلو سے لی حیرت مین  
ہو زلف یار کی مری زنجیر مین

سرشته در حشری ضلع اله آباد مرزا انغل بیگم حرم فریاد و دلا مرزا علی نقی بیگ  
و دو دیوان انسی یادگار ہیں ایک دیوان میں تمام غزلین تثنیہ کی ہیں تاگر و اما نم بخش

طاقت نہ پائی  
سودائی مار زلف جلیو  
سمجھ کبھی جو بلون عرف شمع  
فریاد و جلیج کف پائین ہی بارے  
موسیٰ کی اس طرح نہیں تنویر  
امیر باغ و ناز پر ضرب رخ حضرت  
خاک و خون لیر لالہ جو خان و آقا  
چند خاص بنشادی میثم فیض آباد  
روز ازل سنا مری تحریر مائین  
کری ہی کی پاونین زخم پائین  
کرتا ہوں دھف گل خدائی  
پوری ہر ایک شمع و آقا  
کیا آتش خدائی تو نور مائین  
کی قتل کی حق مائین

ای همی یحیی نری پیور مانی بناد  
علاقه بندی بناد  
اوس فوجوان کی خوش بین بناد  
تنگ حناهای بانوی کی  
چاندی کی جوریون کو طلاله  
ویدی کنجی بنی





بیڑی کی برلی ہون کی پانچویں پانچویں  
اوتر مرا بخار جو تونی بدن چہوا  
ہی چلیو کو آتش رنگ خانیں چین  
دو ٹکڑی چاند اشارہ انگشت سی کیا  
کرتی ہی مجھ کو قتل تر ہی ہو لو کی چٹری  
بی حکم میں جو آپ کو چہو لون یہ کیا مجال  
اسخ میں جبکہ عرصہ محشر میں جاو نکلا  
چاک کرنی کی نہیں پاناہو طاقت ہاں  
صبح اوٹہ کر کیوں نہ کہی ہاتہ جانی آئندہ  
وہ چلی جاتی ہیں لیکن میں بلا سکتا نہیں  
یاد کرتا ہوں کسی کی مصحف خسار کو  
سمجھیں شاخ سرو پر سب خاتہ کا بھیشان  
دیکھ پائی دست جنان کی تھلی کر کلہم  
تیغ قاتل فی علم کی کال و سنی چو لیا  
پونچھ کر آنسو بنایا ہنسنے ٹکرا ابر کا  
ہاتہ او سکی چوم لیتا ہوں تج کیا کہتا ہوں  
کیا فروغ حسن ہی چو لون اگر او سکالین

دروازہ صنم کی ہونزِ نجیر ہاتھ میں  
 تعویذ کی لکیریں ہیں تحسیر ہاتھ میں  
 واسطہ کیا ہی رکھتی ہوتا شیر ہاتھ میں  
 کیا تمکو اور چاہیے شمشیر ہاتھ میں  
 کیا دی ہی گل فروش فی شمشیر ہاتھ میں  
 ایسی کہان ہی طاقتِ قصیر ہاتھ میں  
 ہوگی رکابِ حضرتِ شبیر ہاتھ میں  
 ہی گریبانِ دیر سی ہی جوشِ وحشت ہاتھ میں  
 یہ صفائی ہی نظر آتی ہی صورت ہاتھ میں  
 ضعف سی جنبشِ نہیں بہر اشارت ہاتھ میں  
 زاہد اُصحبِ نہیں بہر تلاوت ہاتھ میں  
 طائرِ دلکو جولی وہ سرقاقت ہاتھ میں  
 دوشنی ہو جائی مثلِ داغِ حسرت ہاتھ میں  
 ہی زیادہ رستمِ ستان ہی جرات ہاتھ میں  
 جب لیارِ مالِ وقتِ جوشِ قات ہاتھ میں  
 ہین لکیریں مٹی یا لکھی ہی بیت ہاتھ میں  
 پنجہ خورشید کی ہو جائی حالت ہاتھ میں

[illegible]

صلت جنگ من  
 بیتان بنیرون جان من  
 نوحه از دل جان من  
 بهار و الوکای من  
 آگیا گرد من  
 مانه که کلاه من  
 بین کیمین یاکیمین  
 ۱۹۹  
 سیر اسمیر الدین

این دای پادشاهان تهاون ایستاده بر سر  
پن دهون فروری ایستاده بر سر  
کشت هجرت همان دوی همی ایستاده بر سر  
طهران دست پروری ایستاده بر سر  
چاک کرد و ایستاده بر سر  
ایگ بس فرور و ایستاده بر سر  
طهران و ایستاده بر سر  
ایستاده بر سر

قلوب جود نور الدین جان نوری  
 الکی از روی دنیای دوزخ  
 بیات کاوی سانسازی یوگی  
 ساقی ہو اگر کی جام شربت  
 کیا بلا کا فریاد مست کی نایم  
 روز و فزنی نہ پوئی کی عاقبت  
 مہر کوئی کرم شربت عسل









این کتاب در بیان  
 فضائل و مناقب  
 حضرت علی علیه السلام  
 تألیف شده است

رنگ خنک و آواز  
 بیوای کون او کس  
 چون ضعیف لایحی  
 لایحی بین بی ناز  
 بی ایستادن  
 خنک کس بی نه  
 آواز بی نه

بہک خطاکہ میرا اوٹھیا ہی قتل کا  
توئی گوارا نازی یاد مانہ نین  
محمد عیسیٰ مرام ہتھاباشدہ کہنہ  
صاحب دیوان شاگرد نامی علامہ عیسیٰ  
یالکدن ہتھاداسن دلدار مانہ نین  
یاجبب کی پین پین گنی تار  
بازار دہر پین

کتابخانه عمومی  
کتابخانه عمومی  
کتابخانه عمومی  
کتابخانه عمومی  
کتابخانه عمومی







دینار شاعری ای مری قوم ای ملک  
 کا فزین شکر کی ہی ناز با تہ مین  
 جس روز سی نہیں ہزار تہ مین  
 مہدی لگا کی باز تہ مین  
 ایست فوج پر کیا ہی ہم ایسی تہ مین  
 غنایا کیون نہون کہ یہ تہ مین  
 مہدی لگا کی تہ مین  
 اس دست زندگی سی اچی تہ مین  
 لوگی جو دست غیری ساتھ تہ مین  
 وہ زار تہ مین کہ جا تہ مین  
 جب تک اجل نہ لگے مرانہ تہ مین

|  |  |
|--|--|
| یاد میں اوس مہر خوبی کی جو میں گسبان ہا<br>جام می بنجای عکس چشم میگون سی ابھی<br>جسم نوزانی کا اندری فروغ اوس کا<br>اندون اوس نہ خوبی کی ہی جو بن پہا<br>لالہ رویونکی یہا تک کہ ہی ہین چو پکی گل<br>کیون نہ مورغ دل عاشق کیا ہی شعلہ<br>کب تک عشق بتان یاد خدا ہی ضرور | دامن دریا بنا اشکون سی اس ہاتھ میں<br>لی جو پانی کا کٹورا یاد پر فن لاتہ میں<br>ہالہ نہ فقر تی چوری گئی بن ہاتھ میں<br>رنگ مہدی کا نہیں پہولا ہی جو بن ہاتھ میں<br>بنخراں پہولا ہوا ہی مری گلشن ہاتھ میں<br>آتش رنگ خار ہتی ہی روشن ہاتھ میں<br>اب تو ہی مالی کی جاشید اکی سمرن ہاتھ میں |
|--|--|

سر رشته دار پرست کا پور پندت سدر لال آنجہانی بسمل مع لکشی ٹیکارام وطن ہنر گو کا  
 کشمیر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش

|   |  |
|---|--|
| یہ نہیں نا قوس ای طفل بہین ہاتھ میں<br>جو میں وابستہ وہ بین قید علاق سی بر<br>گوری گوری انگلیان لیں شکو آئی تہ نظر<br>آئی سی ہی کہیں شفا تیرا تہ ہی<br>ہی یقین داندی بسمل مع کبھی اوتھو | کر رہا ہی مرغ دل اپنا یہ شیون ہاتھ میں<br>ویکہ تو آتا نہیں صرصر کا دامن ہاتھ میں<br>شمعین ہین کا فور کی گویا کہ روشن ہاتھ میں<br>آرسی پھنی ہی کیون ای شوخ پر فن ہاتھ میں<br>ہاتہ آجای جو اب کا بعد مردن ہاتھ میں |
|---|--|

نواب امین الدولہ سید آغا علیخان بہادر مرحوم محضر خلف اکبر نواب معتدا لدولہ بہادر ضعیف  
 مولد انکا لکھنؤ مسکن کانپور کر بلا می محل مدفن صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط خانک

|                           |                                    |
|---------------------------|------------------------------------|
| ساقی کا ساری ات ہا تہ مین | ساعر ہی اوسکی ہاتھ کی تہا ساتھ مین |
|---------------------------|------------------------------------|

غنایا کیون نہون کہ یہ تہ مین  
 مہدی لگا کی تہ مین  
 اس دست زندگی سی اچی تہ مین  
 لوگی جو دست غیری ساتھ تہ مین  
 وہ زار تہ مین کہ جا تہ مین  
 جب تک اجل نہ لگے مرانہ تہ مین  
 یہ نہیں نا قوس ای طفل بہین ہاتھ میں  
 جو میں وابستہ وہ بین قید علاق سی بر  
 گوری گوری انگلیان لیں شکو آئی تہ نظر  
 آئی سی ہی کہیں شفا تیرا تہ ہی  
 ہی یقین داندی بسمل مع کبھی اوتھو  
 کر رہا ہی مرغ دل اپنا یہ شیون ہاتھ میں  
 ویکہ تو آتا نہیں صرصر کا دامن ہاتھ میں  
 شمعین ہین کا فور کی گویا کہ روشن ہاتھ میں  
 آرسی پھنی ہی کیون ای شوخ پر فن ہاتھ میں  
 ہاتہ آجای جو اب کا بعد مردن ہاتھ میں  
 نواب امین الدولہ سید آغا علیخان بہادر مرحوم محضر خلف اکبر نواب معتدا لدولہ بہادر ضعیف  
 مولد انکا لکھنؤ مسکن کانپور کر بلا می محل مدفن صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط خانک  
 ساقی کا ساری ات ہا تہ مین  
 ساعر ہی اوسکی ہاتھ کی تہا ساتھ مین



دینار شاعری ای مری قوم ای ملک  
 کا فزین شکر کی ہی ناز با تہ مین  
 جس روز سی نہیں ہزار تہ مین  
 مہدی لگا کی باز تہ مین  
 ایست فوج پر کیا ہی ہم ایسی تہ مین  
 غنایا کیون نہون کہ یہ تہ مین  
 مہدی لگا کی تہ مین  
 اس دست زندگی سی اچی تہ مین  
 لوگی جو دست غیری ساتھ تہ مین  
 وہ زار تہ مین کہ جا تہ مین  
 جب تک اجل نہ لگے مرانہ تہ مین





چلیبان دست خانی کی ہون نہ ای مسیح  
 شہر کتنا ہون بین اک شمشاد قلی و اسفین  
 چلیچا خاجی کی بدلی شاخ طوبا با مین  
 خلد کی پو لو گلا گلدستہ کی گویا مین  
 اوسنی کلی کی جوبک کر آب دریا مین  
 وای عودی دیاسانی کی شمشاد مین  
 مولکین کی بنیادی سی شمشاد مین  
 مینو اب موزون و لدر بنی علی با مین  
 صاحب دیوان شاگرد منشط علی با مین  
 جو غنی ابن کتب کربین ان نیا با مین  
 اوسکا ہی نہ کول دین گویا مین  
 شمس علی شفق کواج دیکلانی مین  
 کلانی پوری ہی جوبی کا گویا مین

|                                      |                                     |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| اوس مری شک چمن کو ہی میخواریشون      | شاخ گل کی طرح ہی گل کا پیا لایا مین |
| ہجر کی کیونکر پریشانی یہ جانان و مری | وصل کی شب ہی نمی لف چلیا مین        |

مرزا کریم بیگ شفا ولد مرزا نور علی باشندہ لکھنؤ شاگرد فتح الدولہ مرزا محمد ضیاء برق

|                                       |                                     |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| کاش کر سیر اقاتل فی اوٹھایا مین       | شکری ٹرپانہ سپر ہونچا نہ صدما مین   |
| چھونچائی دست نازک آتش خساری           | خوف ہی ڈہری نہ پڑجائی پھپھولا مین   |
| آرزو ہی حشرین اسطرح اوٹھون ایدا       | جام می منہ سی لگا ہوا ورنشیا مین    |
| دور ساقی پھر ہو برپا سیکدی بادنون     | جام پھر منہ سی گاتین پھر ورنشیا مین |
| شرم کہتی ہیں اسی بیٹی جیجک سرنگون     | آگیا کل شکو جو اوکنا دوپٹا مین      |
| وان پھپھولا اک کا تھا خال ان اختر ہوا | وان یہ بیضا تہایان کلا ہی تارا مین  |
| دست جانان مین جو دیکھا خال پھپھی      | سحر کہتی ہیں اسی تارا اوتارا مین    |
| شعلہ رنگ خناسی جل کی پروانا ہوا       | اوسنی قاصد سی لیا جوق ناما مین      |
| چھو لیا جسکو وہ عاشق جان ولسی گپا     | ای شفا تھوید صباغ فی لکھا مین       |

سیر سیم اند شاعر تخلص لد سیر نور علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد کریم علی شاہ

|   |  |
|---|--|
| ناز کی سی صدمہ جانکا پھونچا مین         | پہنا اوس گلرونی جو پھولونکا کجرا مین   |
| ہر گہری تلوار کو قاتل نہ چمکا مین       | سر لٹی پھر تار ہون مین تنی پنا مین     |
| ہاتہ خالی آئی مین سب ہاتہ خالی جائیں گے | لای ہی کیا ہاتہ مین لیجائیں گی کیا مین |
| می پرتو دیکھنا ساقی کی عکس نور سی       | چشمہ خورشید سی یا جام صہبا مین         |



پرنس لکھنؤ کی پوری ہول و ناز مین  
 دوق آرائیں انہی پڑجائی چھلا مین  
 ہر کا اینٹہ ہی دی ہو ہو نظر اوس ماہ کو  
 اسقدر ای جانان پڑجائی مری لانی  
 چوٹی پائون مین پڑجائی چھلا مین  
 جی کولانی پڑجائی چھلا مین  
 فستون کی پڑجائی چھلا مین  
 مینو اب موزون و لدر بنی علی با مین  
 صاحب دیوان شاگرد منشط علی با مین  
 جو غنی ابن کتب کربین ان نیا با مین  
 اوسکا ہی نہ کول دین گویا مین  
 شمس علی شفق کواج دیکلانی مین  
 کلانی پوری ہی جوبی کا گویا مین

لا خالہ فتنہ شمشاد نور علی شاہ  
 از انکس غلیان صحت لکھنؤ شاگرد  
 بن لکھنؤ شاگرد نور علی شاہ  
 صاحب دیوان شاگرد نور علی شاہ  
 منشاہدی پوری لکھنؤ شاگرد  
 مولیٰ بسا شرف سی کلا مین







نواب سرفراز الدولہ مرزا ابوطالب خان بہادر شریف خلیفۂ نواب میرالدولہ  
مرزا ابوالخیر خان نواسی محمد علی شاہ باوشتاد کے صاحب دیوان باشندہ لکھنؤ

و حشتِ دل کا دکھاؤنگا تا شاہدِ سی  
کیجی مہدی الکا کر خون ہمارا ہاتھ سی  
مثلِ مجنون کیون آنگہ پور مری پر پڑن  
جب بپ غم کا نہ اسی خورشیدِ روزگار ہوا  
صورتِ شاہ پریشان اور دلِ ہولناک  
عکسِ خطِ سی صورتِ طوطی دہ گویا ہر گیا  
یار خود رنگین ادائی سی ہوا بہشتِ آ  
حیف ہی ابنای یوسف شجرِ سی

چاک کر ڈالو گناہین داناں صحرایہ سی  
 آج قاتل دیکھی رنگین تماشا ہاتھ سے  
 جب ولط می پر وہ محل وہ لیلہ ہاتھ سی  
 نبض میری چوڑ کر بہا گامیسی ہاتھ سی  
 چہٹ گئی جب جھل میں لے چلیا ہاتھ سے  
 اوس سجانی جو آئینہ ادھایا ہاتھ سے  
 لیلیا زو خانہ صاف چلا ہاتھ سی  
 پایا کیا بوسف سی بہانیکو جو کویا ہاتھ سے

الهی بخش خان معروف باشند شاه جهان اباد

چھٹ گئی اوسکی تمام کی جو انگلیا ہاتھ

ہاتھ ملتا ہوں گے سوہنی کی چڑیا ہاتھی

میر مهدی مرحوم جنون ولد میر عیاض

ن میخل باشد فیض بادشاگرد رشک

یہی سیتی ہیں ہم کہو نہ کہو تا پائے سے  
کیا نہ اکت ہی کہ بل موسیٰ این میں پر گیا  
چشم کی خانی میں جب آ یا تصور یا رکھ  
بعدت دستس میرا ہوا ہی یا رہ

یہ نہیں بتا رہی جو جاتا ہی شیدا ہوتی  
جب اوٹھائی یارنی زلف چلیا پاتے  
خود اوٹھایا مرم و دیدہ فی پردہ لہائے  
طی کروں کیونکر نہ اوسکی گہ کار شاہانہ

ای بزم عشق

ای پیرایہ کی بی بی کی

نواب سر فرار الدولہ مرزا ابوطالب خان بہادر شرف خلت نواب میر الدولہ  
 مرزا ابوالخس خان نواسی محمد علی شاہ بادشاہ کے صاحب دیوان باشندہ لکھنؤ

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| و حشتِ دل کا دکھاؤ نگا تماشا ہاتھی   | چاک گرد الونگا میں داماں صحرایہ تری    |
| کیجی مہدی لگا کر خون ہمارا ہاتھی     | آج قاتل دیکھی رنگین تماشا ہاتھی        |
| مثل مجنون کیوں آنکھوں پر مری پر پڑیں | جب دل دہی پردہ محفل دہلیلا ہاتھی       |
| جب تب غم کا نہ اسی خورشید و چارہ ہوا | نبض میری چوڑ کر بہا گامیسی ہاتھی       |
| صورتِ شانہ پریشان اور دل ہولناک      | چہٹ گئی جب صول میں زلف چلیا ہاتھی      |
| عکسِ خطسی صورتِ طوطی وہ گویا ہو گیا  | اوس سحانی جو آئینہ اوٹھایا ہاتھی       |
| یار خود رنگین ادنی سی ہوا ہوش آ      | لیلیا زو خانہ صاف چلایا ہاتھی          |
| حیف ہی ابنای یوسف شجر ہوی ہر         | پایا کیا بوسف سی بہا کیو جو گویا ہاتھی |

ابھی خوش خان معروف باشندہ شاہجہان آباد

|   |  |
|---|--|
| چہٹ گئی اوسکی تمام کی جوانگیا ہاتھی                               | ہاتھ ملتا ہوں گئی سوئی کی چڑیا ہاتھی     |
| میر مہدی مرحوم جنوں ولد میر عباس ع میخل باشندہ فیض آباد شاگرد رشک |  |
| یہ بھی تھی ہن ہم کہو نہ کہو نا ہاتھی                              | یہ نہیں ملتا ہی جو جاتا ہی شیدا ہاتھی    |
| کیا نہ اکت ہی کہ بل مویں میں پڑ گیا                               | جب اوٹھائی یارنی زلف چلیا ہاتھی          |
| چشم کی خانی میں جب آیا تصویر کا                                   | خود اوٹھایا مرم دیدہ فی پردہ ہاتھی       |
| بعد مدت دس برس میرا ہوا ہی یار پر                                 | طی کروں کیونکہ نہ اوسکی گہ کار شاہ ہاتھی |

موتی ہی نقصان کی پیرایہ







یہ دل سوزان لیا تھا کس کا قاتل تیرا مین جو کل آیا ہی اب نہما اک تل ہا مین

مرزا علی محمد آرنه ولد مرزا ابو جعفر تحفیداراوریہ ضلع کانپور باشندہ کہنہ ضمایو اشعار

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| وہ بات آئی میری نہ سہیات بات میں | رکھتے جسے معاند بذات بات میں |
|----------------------------------|------------------------------|

زاهدین فوجان ہوں پہلا سطح نہ ہوں  
دلی جام می جو پیر خرابات ہاتھ میں

حکمری مرے جگر کی کہا اوسے دیکھ لاشی ہو کیا مرے لیسی سوات ہاتھین

زند و نکو مارتا ہی جلاتا ہے مرد و نکو  
پیدا یہ اوسنے کی ہی نبی بات ہاتھین

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| ای آرژو جوہر احواسی ہاتھ لٹ کیا | میری عمل نی ہی یہ کفایت ہاتھ میں |
|---------------------------------|----------------------------------|

لالہ زینب اس کو قید لالہ پوچھتا ہے کہ فرخ آباد شاہ رسید اسماعیل حسین منیر

یہی ہے یہی ہے چاند صفا ہاتھوں میں  
مٹھ لڑا ہی اسی ماہ لقا ہاتھوں میں

محمد حیدری بہری صفا باہونین  
 سعادۂ ملت سے روحِ خشنود

سقین ہوا رب حبا باہونین  
 ملائکہ سے تاجِ کمال

غنچه در حبه زهره ز کز رنگ و بوی  
 طایفه زینب حسای که بهما را به یونین

سجده سوره مبارک حاکم و مبین  
اگر کسی که...

الفیض ساعد زریں کہ کہو سدا سخن ہے

تو نہ جہ زلہ میں سلس گولہ اتھارہ میں

سو ناچکون کا گلا حاتھی اسی شعلہ فراخ

عین حمد و دلدار کو بونہا توقیر

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

این مرگ را بپایان می رسد و در آنجا که هر کس که می خواهد به آنجا برسد باید از این دنیا بگریزد و به آنجا برسد.


۱۰۸







بہنسی بجای رہی  
چو زبان دیکھ لاکے کیلید سیات  
میں نے سنا کہ اس کو پھر بھی گر کا جو روئی دیکھ کر  
بنی جانڈی تھی اب نہ میرا کیا ہے  
جس سے دل پہا ہو گیا یہ دم نیا ہ اندر کی  
میرا نہیں مل رہی ہیں وہ خالی مائین  
فانی دل کا ہماری باجلی مائین





موسے کی کتاب میں ہے کہ  
جائی بائیں ہے اب راز وید  
ہے روان تو تو ہو جائیں  
اُس کے دریا میں راز وید  
پچھلے ان پتھر کو  
مچھلے ہوں مگر کبوتہ  
ناتوان ہے بار راز وید

من شمع دوزخم کون نام جهان تری بازوفا  
 که قطره دگر و شکر ای کلام تری بازوفا  
 خون شهادت چهره کوی نام تری بازوفا  
 کلام تری بازوفا

نفس می لای که بیخاید به نفسانی از بوم  
ماوراءش بن افون یک و ستارای پر در  
کجا دل هلا جانای جسم میاد لای  
نفس می لای که بیخاید به نفسانی از بوم



یوسف کی بہن کیونکہ وہ بہاری گلستان  
 سب ناز کی ہی ختم ہو گئیں بہاری گلستان  
 سب ناز کی ہی ختم ہو گئیں بہاری گلستان  
 سب ناز کی ہی ختم ہو گئیں بہاری گلستان

بازار میں شاخ گل  
 بازار میں شاخ گل  
 بازار میں شاخ گل  
 بازار میں شاخ گل

خدیجی ڈرنہ رکھ شعل ایسنم اتنا کلائی کا  
 ملی کیا نبض ہی شوار ہاتہ انا کلائی کا  
 کہ گویا ملک لہ ہو گیا قبضا کلائی کا  
 اگر ہو دسترس نجاتین ہم چہا کلائی کا  
 نہیں ہی یہ میان آستین جلو کلائی کا  
 چہا نا آستین میں ہی صنم چہا کلائی کا  
 نہ عاشق کوئی انسان ہو خداوند کلائی کا

ملاہیم ہاتہ یہ پتھر تری ل کی طرح ہوئی  
 یہ میرا حال ہنچا ہی سیاحتی فرق تین  
 تصور سا غدر نور کا ایسا مسلط ہی  
 سراسر موی گیسو اس تمنای پربی حلقی  
 تہ دامان لبرای ماہ شمع برق روشن  
 چہی کی کہ بے شک برق اگر ہو لاکہ در میں  
 بتوں کی ہاتہ می دم ناک میں آہی شفی کا

کہا ہی میں ایسی گل کہ بہن بھاری گلستان  
 مانند نبض گم بہن ہماری گلستان  
 اوس جور کی جو لیک ساری گلستان  
 پہولی پہلی بہن خوب ہماری گلستان  
 رنگین لہو سی ہتی بہن ساری گلستان  
 دکہ جاتین کی حضور کی پیاری گلستان  
 ہو ہو گئیں بہن لال تمہاری گلستان  
 باندہ ہی بہن توفی صاف ساری گلستان

مانند شاخ گل میں ہماری گلستان  
 یہ ناتوان بہن عشق کمر میں ہم طیب  
 پیرون کو بہن نقد دل نعم میں دیا  
 شرمای شاخ گل ہی یہ کہانی بہن ہنسی گل  
 عالم میں دوسرا نہیں سفاک آہیسا  
 وہ پہول ٹوڑتی بہن تو کہتی بہن بلبلین  
 ایذا یہ چور یونکی ہنسی پہونچی ہے  
 آباد اس غزل کو بنایا ہی آئندہ

تصدق حسین خان تصدق لدقام علیخان باشندہ لکھنؤ شاگرد مولوی بخش شید

۲۱۹  
 ہمدی لکائی ہی جو کہی دسی ہاتھ میں  
 ایک بہن سس ہار کی سی گلستان  
 کیا شیش لکائی بہن گلستان  
 پیش نظر میں باری کی پیاری گلستان  
 ای نظر جو گل میں پیاری گلستان  
 گلستان میں گل میں پیاری گلستان  
 سید کاظم حسین سرور و غفر علی خان آباد  
 باشندہ لکھنؤ شاگرد ہمدی گلستان

بہن شاخ گل  
 بہن شاخ گل  
 بہن شاخ گل  
 بہن شاخ گل





گلی کا ہار ہو گا دیکھ کر جلو اکلائی کیا  
ہی کبتک مراد دل محو چرخ خانہ بر تبادی  
جو عریان ہوتی مثل تیغ خور زرا پس کو بخت  
گل ترکہ جو دیکھا ہم کف نگین تری سمجھی  
ہنہن گجر اینہا یا ہی تھی صیاد زینت  
وہ شوخ مخور زین بال سلجانی میں حایعہا

[illegible]

دست رنگین کونہ اوسکی کسی عنوان پوچھی  
 مرنی ہی ہول گئی کافر و دیندار بھی  
 میں وہ جنوں ہوں وہاں ہا جو دم جانب  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کی دیوانوں کو  
 باب گلزار ام روی کتابی ہے ترا  
 دوسلجہ نہیں شانہ کئی جاوے کب تک  
 میں وہ کشتی ہوں تلاطم سی اگرچہ جاوے  
 گوراندہ سیری ہی نہ تیکہ نہ پھونانہ چراغ  
 نہ امانت کی ہوئی کونسی مشکل آسان  
 سید حسن ہوسوی لطافت خلف کبر اور شاگرد سید اخا حسن امانت باشندہ لکھنؤ

ایسی بائیکا کہان پنجہ مرجان پوچھی  
 گہ پوچھی نہ کھد پر نہ مسلمان پوچھی  
 پیشوائی کے لٹی خار غیلان پوچھی  
 کچھ ختن پوچھی تو کچھ شہ بدخشان پوچھی  
 اس گلستان کونہ سعدی کی گلستان پوچھی  
 ابوشل ہو گئی انہی لف پریشان پوچھی  
 غرق کرنی کو نوح کا طوفان پوچھی  
 پوچھی منزل پہ مگر بی سرو سامان پوچھی  
 جب لیا نام مدد گوشہ مردان پوچھی

ہم جو زنجیر ہنکری سوی زندان پوچھی  
 جھکھٹار و ز حسینو نکار ہا کرتا ہے  
 کف افسوس ملی خشر تلک حسرتے  
 چاہ میں کرنی چلی غم سی لطافت غبار  
 غل چپاتی ہوئی اطفال دبستان پوچھی  
 ای پر پرو مری کہہ کونہ پستان پوچھی  
 دیکھ لے آج کی گر پنجہ مرجان پوچھی  
 ہاتھ اپنی جو سوچاۓ ز خندان پوچھی

صادق لوالہ شیخ اکبری شش عشقی خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحبی ان شاگرد  
 دست اغیار میں دیکھا جو تمہارا پوچھا  
 کیا نشانی پہ مرا تیرد عاکا پوچھا  
 رشک سی لب چہ دم عاشق شیدا پوچھا  
 یار بالین پہ دم نزع قضا را پوچھا

دست رنگین کونہ اوسکی کسی عنوان پوچھی  
 مرنی ہی ہول گئی کافر و دیندار بھی  
 میں وہ جنوں ہوں وہاں ہا جو دم جانب  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کی دیوانوں کو  
 باب گلزار ام روی کتابی ہے ترا  
 دوسلجہ نہیں شانہ کئی جاوے کب تک  
 میں وہ کشتی ہوں تلاطم سی اگرچہ جاوے  
 گوراندہ سیری ہی نہ تیکہ نہ پھونانہ چراغ  
 نہ امانت کی ہوئی کونسی مشکل آسان  
 سید حسن ہوسوی لطافت خلف کبر اور شاگرد سید اخا حسن امانت باشندہ لکھنؤ  
 غل چپاتی ہوئی اطفال دبستان پوچھی  
 ای پر پرو مری کہہ کونہ پستان پوچھی  
 دیکھ لے آج کی گر پنجہ مرجان پوچھی  
 ہاتھ اپنی جو سوچاۓ ز خندان پوچھی  
 صادق لوالہ شیخ اکبری شش عشقی خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحبی ان شاگرد  
 دست اغیار میں دیکھا جو تمہارا پوچھا  
 کیا نشانی پہ مرا تیرد عاکا پوچھا  
 رشک سی لب چہ دم عاشق شیدا پوچھا  
 یار بالین پہ دم نزع قضا را پوچھا

دست رنگین کونہ اوسکی کسی عنوان پوچھی  
 مرنی ہی ہول گئی کافر و دیندار بھی  
 میں وہ جنوں ہوں وہاں ہا جو دم جانب  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کی دیوانوں کو  
 باب گلزار ام روی کتابی ہے ترا  
 دوسلجہ نہیں شانہ کئی جاوے کب تک  
 میں وہ کشتی ہوں تلاطم سی اگرچہ جاوے  
 گوراندہ سیری ہی نہ تیکہ نہ پھونانہ چراغ  
 نہ امانت کی ہوئی کونسی مشکل آسان  
 سید حسن ہوسوی لطافت خلف کبر اور شاگرد سید اخا حسن امانت باشندہ لکھنؤ







نواب نواز الدولہ سعید الملک محمد سعد الدین خان بہادر صولت جنگ و منہجی حب و شفق حضرت  
نواب محمد بخش خان ع و میر منو بیبا ع و زونہیر نواب علی الملک غازی الدین خان کی شہزادہ کدورہ شہزادہ  
آج تک کیجی نہیں ایسی ہنر کی انگلیان  
پہنسی جیلا زار شمع جھکے  
قتل کرتی ہیں مجھی مطرب سر کی انگلیان  
تاب کی نہیں معدن کنی رکی انگلیان



[illegible]









[illegible]

[illegible]

یاد رکھو غرض یہ دل سے تباہیں مہا تباہ  
ای مہار اوستی بہکتی کی کنایتیں

اشترده کهنه صاحب یوان گروشد علی و سطر شک

بنین مہانی مین گویا گندیریان پورین  
 ہزار دن ہاتھوں کی کمتی ہن انگلیان پورین  
 کہ صاف شیرہ جان دیتی ہن یہاں پورین  
 یہاں ہزاروں کٹی سرکٹیں ہن پورین  
 جو دیکھ لیں تری گلچین و باغبان پورین  
 بلا تین لینی ہن چٹکین جو ناگہان پورین  
 جڑاؤ ہو گئیں ای یار جانان پورین  
 تمہاری یاد میں ہن صورت بان پورین  
 اٹھ مٹھلی مین ہن جای استخوان پورین  
 بزرگ نبض تڑپتی ہن انگلیان پورین  
 دکھا دو منہدی لگی ناخن انگلیان پورین  
 دکھا دی وہ بت شیریں ہن چہان پورین  
 یہ ای ہلال جو مین ارو ناتوان پورین

عجب کار است  
 دل چسبی  
 جانا کو میزد و باید که مریض خان باشد  
 امسج و لعل و میوه شدن با شکر  
 در قباب نان پر

[illegible][illegible]

١٠٠

قصه بانچه در جهان فدا غائب تاخونده  
خانی ملک سی ای طرف اقبال خان  
را بی ملک بهای صاعید چون آفتاب  
نورسایین گنج تو لعل کینه سفر کرای  
سعاد علی پاشه مفتوح سیل پور  
به دوری صام الدین هم صام دیوان  
بسوای خنجران بی خانی



ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں

|                                   |                                       |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| جہی اوس غیرت لیلای آب تاباخن      | بہان نہاں چہ بی عقیق اعلیٰ مرجہ       |
| صفا کہتا ہی یہ غیرت ہوتا ناخن     | بیشکل آئینہ دیکھی تومنہ اوسین نظر آئی |
| بہر ہوتا ہی ہر دم تازہ خون تاباخن | حسام ازبس ہی اپنی سینہ مجروح خاخن     |

حضرت خلیسجانی خلیفۃ الرحمنی مرزا ابو طہر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ خلد آباد ملکہ اورنگ آباد  
 شاہجہان آباد تخلص حضرت شاہ اولادین حضرت صاحب قریب ان میثوریہ گوکان صاحب ان شاہ گزوق

|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| کہ ہوں صدیقی تری گل شاداباخن    | خاصی تو دکھا دی اپنی آب تاباخن     |
| چڑھتا ہی جو وہ طرب سپر مضراباخن | میری تار گرجان سی صلی مری دیکھی ہی |

عجائب امجدانی منشئی تخلص مقیم مرشد آباد شاہ گزوق قدرت اللہ خان قدرست  
 تیری دل سی گرہ کینہ کو وہ جب کہی

سید اسماعیل حسین میثری خلیفۃ منشئی میر احمد حسین شاہ کدوہ آبادی مولد انکا لکھنؤ مقیم اکبر آباد ملازم  
 نواب بازہ دو دیوان مع تصادک عاشقانہ و سوا برادر شوکت ایک سالہ سراج خلیفۃ انکھا ہی

|                                     |                                     |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| دل لان میں اوٹھا گر مرا کہنا ناخن   | بن گیا مداف آہ کا گویا ناخن         |
| تبع ابروئی بہر اخون میں اپنا ناخن   | آگنی رنگ تمنا کی خانا ناخن          |
| اوسکی ناخن کو مہ نوسی پہلا کیا نسبت | عقل کی پیر خرد کینون تہین لیتا ناخن |
| چکیاں سی ہو تقریر نہین کرتی ہو      | شاید انگشت زبان میں ہوئی پیدا ناخن  |
| عقدہ ریت مرا ہر بتان میں نہ کہلا    | گہس گئی شیر اجل کی ہی خدایا ناخن    |
| خون بکر جوتی ہر مین ہی ہی شراب      | کٹ گیا دست بیو کا کوئی جیتا ناخن    |

ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں

ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں

ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں

ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں  
 ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں ہر کسب و کار میں ہر کام میں ہر حال میں ہر وقت میں ہر جگہ میں







خداوندی ملک حسین جان مبارک نادار و خاص  
 گئے رقیب کے نوکِ غلگہ سنی پر  
 شہسپانی اگر نہ بھیجے وہ کجبت بین  
 چراغِ دار بر روشن بین داغ سنی پر  
 جہاں کہلے پتہ شکیبائیک قدم رسول پاک سنی پر  
 ہوں جب نقش قدم رسول پاک سنی پر  
 من کہ کیوں یوم کے ناما درودہ شکیبائی  
 شہسپانی اگر نہ بھیجے وہ کجبت بین  
 چراغِ دار بر روشن بین داغ سنی پر  
 جہاں کہلے پتہ شکیبائیک قدم رسول پاک سنی پر  
 ہوں جب نقش قدم رسول پاک سنی پر  
 من کہ کیوں یوم کے ناما درودہ شکیبائی  
 شہسپانی اگر نہ بھیجے وہ کجبت بین  
 چراغِ دار بر روشن بین داغ سنی پر  
 جہاں کہلے پتہ شکیبائیک قدم رسول پاک سنی پر  
 ہوں جب نقش قدم رسول پاک سنی پر  
 من کہ کیوں یوم کے ناما درودہ شکیبائی



جب دیکھنا کیسا حسن کی دولت کا کوٹھا ڈوکر  
 جب شگفتہ ہو گئیں کلیان بہار آخر ہوی  
 میری ناتہ آئین تو مجرم ہوں میں انکی جا  
 کیا کہوں ای بجر آب و تاب اسکی جسم کے

|  |  |
|--|--|
| رکھتی ہیں خود سیلاب پانی ہر پہاڑ<br>نکلی ہیں سر پر لپی وودرہ زر چھاتیان<br>حسن پر پہولین من مانند گل تر چھاتیان<br>مرغ بسیمین بال میں یا بیضہ زر چھاتیان<br>پیٹ ہی کوثر جہاب آب کوثر چھاتیان | تیغ ابروی انہیں بھیخ ہا ہی میری ہر<br>دیکھنا کیسا حسن کی دولت کا کوٹھا ڈوکر<br>جب شگفتہ ہو گئیں کلیان بہار آخر ہوی<br>میری ناتہ آئین تو مجرم ہوں میں انکی جا<br>کیا کہوں ای بجر آب و تاب اسکی جسم کے |
|--|--|

شیخ اکبری بخش عشق کی لکھنؤ بخش باشندہ کانپور صاحب یوان شاہک و رشید میر علی اوسط رشک

|  |   |
|--|---|
| سکھین ہیں شاید تھامی لسی ملکہ چھاتیان<br>نور میں شمس و سمرسی ہیں نور چھاتیان<br>جب ملا دیتی ہیں سینی سی لپٹ کر چھاتیان<br>ہو گئیں میری ایسی سد سکند چھاتیان<br>کیا چمکتی ہیں ترسی مجرم کی اندر چھاتیان<br>آئین تالینہ رخ جب اوہر کر چھاتیان<br>آنکھوں میں محل موہن ہاتھوں پر چھاتیان<br>پہلی پیدا کر لیں شمشاد و صنوبر چھاتیان<br>بند شبنم کی کٹوری میں ہیں کیونکر چھاتیان<br>تیغ حسن یار کی میں صاف جوہر چھاتیان<br>کہتی ہیں بہتی تہ گیسو چھاتیان | جسم سارا ہی ملائم اور پھر چھاتیان<br>بند مجرم کا ہر اک تار شعاعی بن گیا<br>انکی نوکین پار ہو جاتی ہیں بچھی طرح<br>قصد تھا گھر کیجی آئینہ دل میں<br>قمع می مجھ کو نظر آتی ہیں روشن نور کی<br>ایک کی دو دو کی چار تین نظر ششدر ہو<br>ایک شے کی دوئی جو ہر خدا کی شان ہے<br>ہم سیر کا قصد ہی وس و قدسی گزہ ہیں<br>اوسک دشمن ہی نور مہر کہہتا نہیں<br>عاشق و معشوق کو کرتا ہی قتل اونکا انہا<br>پردہ ظلمات میں ہیں کوزہ آب حیات |
|--|---|

بلبلایا جاؤں سر سبز  
 سب کی ہی ہیں وہ اکثر  
 ناز سی ہی ہیں جو چھاتیان  
 صلیبی میں چھاتیان  
 سنگل کی چھاتیان  
 غصہ کی چھاتیان  
 جس جہاں میں چھاتیان  
 بلبلایا جاؤں سر سبز  
 سب کی ہی ہیں وہ اکثر  
 ناز سی ہی ہیں جو چھاتیان  
 صلیبی میں چھاتیان  
 سنگل کی چھاتیان  
 غصہ کی چھاتیان  
 جس جہاں میں چھاتیان

وہ نور کی لکھنؤ بخش باشندہ کانپور صاحب یوان شاہک و رشید میر علی اوسط رشک



وہ مستطبی آتا ہی تلوار بغل میں  
آجی سر نہ بین ساسے مخمور بغل میں  
نعلین نعلین کچھولیں نعلین نعلین  
کسیا ای دل ناشاد و سویر نعلین

ای سفر جیکیا باکوں مکان فی شب  
مین خم ہو سینتی مین نو سوسر نعلین  
میخانہ می حبت می محیی آمدن راہ  
هی ساغری اندین دور نعلین



بازداشتن کائنات و دلوئی  
مبارک و اعلیٰ ہو گیا تا سورہ یونس  
میں یہ نظر دے جان کہ ہی ہوسورہ یونس  
میں ہی پہلی جہی ہوسورہ یونس  
میں ہی پہلی جہی ہوسورہ یونس

[illegible]





۲۴  
 و بیهوش شاد عالم را بوشاد غازی ای  
 بخت بد و بدین سبب غمناک شد از بد بخت  
 یکسای ناک جهان بونمای خای خای  
 که جانی دل بین چکان کی چای چای  
 که در کوی شیبایی بوده دلدار بیدار  
 او پنهانی غبار دل غماز بیدار  
 کیا کارهای نامی دل و نور شرع  
 اگر نهایی برپا شود استغفار بیدار  
 اتی بود که سواد کین کین  
 چه آرد

تاریخ ادبیات ایران در سده های نخستین

نین های جلی که ده کلدار میدان  
 ربای دل پیقرار پندار  
 صاحب دیوان شادگردین  
 سلسله ای بزم گوشت و خون  
 نایب های جلی که ده کلدار میدان  
 ربای دل پیقرار پندار  
 صاحب دیوان شادگردین  
 سلسله ای بزم گوشت و خون



[illegible]







چنانچہ ہر ایک کو جو کچھ دیکھا وہ سب دیکھ کر  
 نواہت ہو کر رہ گئے اور سب نے کہا کہ  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے جس کا  
 ہر ایک کو جو کچھ دیکھا وہ سب دیکھ کر  
 نواہت ہو کر رہ گئے اور سب نے کہا کہ  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے جس کا

|   |   |
|---|---|
| سینی منہ لگایا آہ و نالی یہ لگا کرنے<br>خاک پیر حسی قسمت میں اوسکی پامانی<br>کئی وہ غیر کی گہرا ت آئین کی نہ پہن گے<br>یہ سمجھوں ہفت کشور کی ملی ہی سلطنت | ہوں کی عشق سیل بن گیا ناقوس پہلو میں<br>نہ رہی دیگی دل کو حیرت پاؤں پہلو میں<br>بلین قلب جگر و نوک فوس پہلو میں<br>جگر دی گر غلام بادشاہ طوس پہلو میں |
|---|---|

دل

عارف کامل و شفیق حضرت خواجہ میر تقی میر و درویش حضرت خواجہ ناصر غنی علیہ السلام  
 صاحب دیوان فارسی ریختہ اور پانچ رسالی نالہ دروآہ سر و غیرہ اور ایک سا کہ حضرت عطاء اللہ سیاد گار سے

|   |  |
|---|--|
| باری بیواغ عشق ہوا شہر یار دل<br>ادھڑتا ہی بعد مرگ ہی مانت گر دبا د | مدتی بی چراغ پڑتا دیار دل<br>اسی درو خاک سی مری ابتک غبار دل |
|---|--|

شیخ جمال الدین کامل باشندہ اولوالکھبتین و سطحی تحصیل علم کی آئی تھی شاگرد غلام بہائی صاحب

|   |   |
|---|---|
| آغاز میں عیان ہی یہ انجام کار دل<br>فوج غم و الم میں پہنچا شہر یار دل<br>اوس شک آفتاب سی گر وصل نصیب<br>اوس شمع روضہ فی جو کین سر و مہر دل<br>بحر جہان میں ہی ہی کامل کی آبرو | دو چار دن ہی زندگی ستار دل<br>ہو کون بیکینی کے سوا انگار دل<br>شبنم کی طرح صاف اوڑی پہر غبار دل<br>کافر ہو گیا ہی شکیب و قرار دل<br>ہوزیب گوشت یار در شاہ ہوار دل |
|---|---|

شیخ محمد جان عرف منشی شفیق ولد محمد بن آکے باز باشندہ لکھنؤ شاگرد اشرف خان تھکھر  
 ہر وقت ہی زیادہ جواب اضطار دل

چنانچہ ہر ایک کو جو کچھ دیکھا وہ سب دیکھ کر  
 نواہت ہو کر رہ گئے اور سب نے کہا کہ  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے جس کا  
 ہر ایک کو جو کچھ دیکھا وہ سب دیکھ کر  
 نواہت ہو کر رہ گئے اور سب نے کہا کہ  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے جس کا  
 ہر ایک کو جو کچھ دیکھا وہ سب دیکھ کر  
 نواہت ہو کر رہ گئے اور سب نے کہا کہ  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے جس کا

چنانچہ ہر ایک کو جو کچھ دیکھا وہ سب دیکھ کر  
 نواہت ہو کر رہ گئے اور سب نے کہا کہ  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے جس کا  
 ہر ایک کو جو کچھ دیکھا وہ سب دیکھ کر  
 نواہت ہو کر رہ گئے اور سب نے کہا کہ  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے جس کا

لی قوی کہ پیرایہ  
 تران نری جان پیرایہ  
 بنیاب کی کوچی بین بایکے  
 رنج سودا ششده دانی کی کینہ جیسے  
 ن بہون تو نور کردن میں یاد دل  
 جی کی کینہ جیسے کینہ جیسے  
 جی کی کینہ جیسے کینہ جیسے  
 جی کی کینہ جیسے کینہ جیسے

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ ہر شے اپنے وقت پر ہوتی ہے۔  
 اگر تم نے اس وقت سے پہلے اس بات کو جان لیا تو تم کو نقصان ہوگا۔  
 اس لیے اس بات کو یاد رکھو کہ ہر شے اپنے وقت پر ہوتی ہے۔  
 اگر تم نے اس وقت سے پہلے اس بات کو جان لیا تو تم کو نقصان ہوگا۔

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| دوسری مین زلف و رخ کی تری یاد کیا کہوں  | جس طرح کا تھا ہی یہ لیل و نہار دل     |
| مجنوب کمر مغربی لگانا نہ زینہ سار   | خار غم فراق سی ہو گا نگار دل          |
| میر حسن مغفور حسین خلف الرشید میر غلام حسین ضیاء کرم ہوں مقیم لکھنؤ ایک دیوان مع تصایداور |                                       |
| مثنوی بدرنیز اور ایک تذکرہ شعرائے اردو کا انسی یاد گاری شاگرد میرضیاء الدین ضیا           |                                       |
| پایا ہی بیکسی مین عجب مین فی پار دل   | میں دل کا ٹھکانہ مرا غم گسار دل       |
| وہ دن گئی جو گل کی طرح تھا کہلا ہوا   | پہلو مین اب تو کہشکی ہی مانند خار دل  |
| مردی ڈھونڈتا تھا دل گم شدہ کو مین   | ناگاہ اوس گلی مین ملا ایک بار دل      |
| پوچھا پانہ اوس سی مین فی کہ کہ کیا ہوا تجھی   | تو تو بہت شفیق تھا اسی غم گسار دل     |
| تجھی نہ تھی امید کہ بہولی گایون مجھے  | ایسا گیا کہ تھا ہی نہ یان زینہ سار دل |
| کہنی لگانا پوچھ حسن تجھی کیا کہوں   | ہوتا ہی سب کا عشق مین بی اختیار دل    |
| میر ادا حسین شاعر خلف میر حامد علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر          |                                       |
| دیتا خدا بھی جو بتو بار بار دل  | کر تا مین ان گھون پہ تصدق ہزار دل     |
| تیغ نگاہ وابر و خمدار یار سے  | رکھنا پناہ مین مری پروردگار دل        |
| ایسا ہی خود فراموش جان باز ہی کوئی  | میرا ہی اس چان مین ہی یادگار دل       |
| ایضای عہد وصل کا ہرگز یقین نہیں   | گنتاری طرف سی ہی بی اعتبار دل         |
| یاد آتی میکشی جو تری بر شکل مین   | جلی کی طرح ہونی لگا بیقرار دل         |
| آریا دل ابرون پہ نظر سی گر اندہ دی  | شیشی کی طرح طاق سی دلیراوتار دل       |

شاعر کا نام میر حسن مغفور حسین ہے۔  
 ان کا تذکرہ میر حسن نے اپنے دیوان میں کیا ہے۔  
 ان کا شمار لکھنؤ کے مشہور شاعروں میں ہوتا ہے۔  
 ان کی شاعری میں عشق و محبت کا موضوع غالب ہے۔

میر حسن مغفور حسین کے دیوان میں  
 ان کی شاعری میں عشق و محبت کا موضوع غالب ہے۔  
 ان کی شاعری میں عشق و محبت کا موضوع غالب ہے۔



محمدی بیگ و مرزا الیاریک بسمل خلفا و رشاک در مرزا محمد امین طلبا باشند که این صاحب

[illegible]









|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| ناگفتنی مین عشق تیان کی مصیبتیں  | کس سی بیان کرتی پیرین اجرائی        |
| تصویر یار خانہ دل مین رہی شہم  | حاصل ہوا نہ کہ بطرح گر صفائی        |
| افصح لفظی واقع عالم میر خواہد و بر مغفرت و ز پر خلیف نواہتہ فقیر پائید و گاہ ہوا سرین شاکر |                                     |
| ہر عضو تن کو در و محبت بنائی دل  | سورنی ہون بند بنی نہائی صدائی دل    |
| اسی حور اپنا جذب جو تجکو دکھائی دل   | جنت سی چار بارغ عناصر مین لائی دل   |
| بہشتا ہی کیا کباب کی مانند لائی دل   | خونبار ہی ہونا نہ درو شنائی دل      |
| ہی عرش آستانہ و لستہ لائی دل   | اللہ ری رتبہ حیم کہیں لائی دل       |
| مقصود برای میان مین لی تیغ یار فی  | اوترا خلاف کتبہ حاجت روائی دل       |
| آئی ہی او کی کو چہ کیسو سی صبر   | اوسافر و کہ میان ہی سرائی دل        |
| خز یاد دوست غیر کا خطر آنہ آسکا  | وسعت شمار تجھے ہی اسی تنگائی دل     |
| بوہو کی گل مین کیا دل بیل سما گیا  | توڑا کسی فی پھول تو آئی صدائی دل    |
| جانا پری خون مین ہلاکا ہی ساہنا  | قاصد پھر کہ ساتھ کروں مین حنائی دل  |
| چکر مین ایک لہ سی ہی گرد باوہم   | اللہ ری زور شور ترا ہی ہوائی دل     |
| اسی جان جسکو نقطہ موہوم نہ کہتے مین  | تیرا دہان تنگ ہی یا تنگنا ہی دل     |
| پائی نگاہ یار پہلستا ہے بار بار  | پیدا کری نہ گرد کہ ورت صفائی دل     |
| مین سبزخت دل کی تر پنی سی پس گیا   | چہاتی پہ مونگ و لنی لگی آسیائی دل   |
| جون ہی آج کر لو جگہ دل مین کہتی مین  | کل فی ہفتی پیر و گی کہہ ہی سرائی دل |

دیکھا ہی شغلہ آواز بری طر  
سب کچھ مین کیا ہوا دل بیل کی نہ بھی  
کشتن کشت نگ چین سے صدائی دل  
ہر گز نہ گشت نگ چین سے صدائی دل  
دیکھا ہی شغلہ آواز بری طر  
سب کچھ مین کیا ہوا دل بیل کی نہ بھی  
کشتن کشت نگ چین سے صدائی دل  
ہر گز نہ گشت نگ چین سے صدائی دل

پیشانی نشا نشو و اس سبائی  
سوی خوش سید خالص خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
پیشانی نشا نشو و اس سبائی  
سوی خوش سید خالص خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام

پیشانی نشا نشو و اس سبائی  
سوی خوش سید خالص خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
پیشانی نشا نشو و اس سبائی  
سوی خوش سید خالص خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام

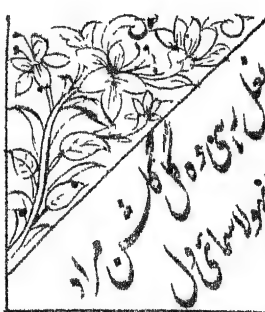
پیشانی نشا نشو و اس سبائی  
سوی خوش سید خالص خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
پیشانی نشا نشو و اس سبائی  
سوی خوش سید خالص خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام  
نقشبند و جان کار و شیش آب خوش نام











دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل

قصر بدن سی کو چہ جانان میں جاتی دل  
 ایسا نہ ہو کہ فتنہ محشر جگائی دل  
 جانبا زیون کی حسن کو جو ہر دکائی دل  
 آیا اوسے سمجھتی ہیں جوقہ جاتی دل  
 خاطر میں سلطنت کو یہی ہرگز نہ لائی دل  
 اب دل کہنوا کی کہتی ہو کیوں باغی دل

نقل مکان مفید ہی بیمار کے لیے  
 یا و خرام یار میں نالی میں رشک صور  
 خنجر کی زخم کہاں جو ابرو کا عشق ہی  
 عشاق کی ہی عقل ہی اولیٰ کیر کے  
 او شاہ حسن تیری گلے کا جو ہو گدا  
 عیش و بے بلا ہی نہ سمجھے تم اسے نصیر

کافر ہو پہر کہی جو کسی سی لگا تی دل  
 پہان ہن میری سینی میں غلجہ جاتی دل  
 پہولانہ اپنی جامہ تن میں جاتی دل  
 بیڈھب پہنسا ہی لف کی ہنڈ میں جاتی دل  
 پر عشق میں تون کی ہی ہو اسی دل

ایک بلائی عشق سی خان بچا تی دل  
 جلنی سی استخوانوں کی روشن ہو تی دل  
 بوسہ اگر ملے گل رخسار یار کا  
 اب دسکی چوٹی کی توقع نہیں ہون  
 جو یا اگرچہ پیر ہو ی اور گیکہ شباب

کینو کمر نہ اوس پر سی نہ پہلا اپنا آتی دل  
 تار و زحشر ہوش میں ہرگز نہ آتی دل  
 اپنی شش سی اسکو اگر کہینج لاتی دل  
 ہر دم جو بات بات میں اپنا جلاتی دل

طزین بناؤ کی یہ فقط میں برائی دل  
 اک شب اگر نصیب ہو جام می وصال  
 چہت جا جان زلف شب غم کی ام سے  
 اوس برق و ش کی چہر میں کیا جان کہو ہی

دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل

دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل



دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل  
 دیکھو نہ ہی جو پیری دامن جنت میں اپنی دل

در میان این دو عالم کمال است  
و در میان این دو عالم کمال است















|   |   |
|---|---|
| <p> کو س حیل کیا ہی یہ بنک درائی دل<br/> اگر خدا پرست ہی بوجین گی بائی دل<br/> کیون اسنی عشق زلف کیا ہی سزائی دل<br/> پر وانه سان سزا ہی وہ بجو جلائی دل<br/> احمد کا بی ہی ہی فخر مدعا ئی دل </p>  | <p> کہنچی جواد سے آہ مراد مگر کیا<br/> اسنے اگر بتوں کو کیا رام و کھیت<br/> پہا لشی خچر پاؤ کوڑی لگا و نہلین گلا<br/> اوس شمع رو کو دیکہ کی کیون تو گہل گیا<br/> یار طفیل شاہ شہید انکی بخش دے </p>   |
| <p> یہ کون لیکیا مرا پہلو سی ہائے دل<br/> لی لیں گی شہسی حشر میں ہم خون بہائی دل<br/> مثل چراغ سیکڑوں حسنی جلائی دل<br/> لو گیسو و نکا واسطہ بخشو خطائی دل<br/> یون آرہی ہی چاہ و فن سی صبا ئی دل<br/> مدت کی بعد آج ملا خون بہائی دل<br/> تھا اور کون دشمن پہلو سوا ئی دل<br/> زلفون میں باندہ لیتی ہیں پان پائی دل<br/> قاتل تری تو ہاتھ میں ہی خون بہائی دل<br/> ہو جا ئی حکمی خاک یہ ہی سزا ئی دل<br/> او کایہ حال ہی جو کسی سی لکائی دل </p> | <p> میں جان بلب جان جلد کوئی دھونڈائی دل<br/> افسان ہیں ای پری تو سلیمان کی سا<br/> ترت پہ اونی شمع ہی روشن کنی ہو<br/> او بھاگند زلف دو تار میں پرا کیا<br/> یوسف کو نین میں گر کی پکاری خط<br/> بوسی دی ہین لب نگین کی یارنی<br/> جو کچہ کیا اسی نی کیا عشق یار میں<br/> کیا سحر ہی کہ آنکھوں سی آنکھیں لڑا لڑا<br/> سینی پر کہ دی بچہ دست خانی کو<br/> چھوڑا نہ اونی اوس نم شعلہ روکشت<br/> مونس خیال مجا ئی ہی رنجیر بائی دل </p> |

[illegible]

زلف و نیکو تیاج پیر  
 گزشتہ نشین ہوسم تریدین صحرانور  
 کیلی تہنیں تو اب بھی  
 تیغ نگاہ یاہے اشکن کیون کیون  
 آکھوں کجی باؤن کی اپنی خاک پیر  
 دل آلا او سنی کہ کھڑو لایا دل

۲۶۳  
 عاشق کو زندانی به خواب خیالی  
 بهیچانگی هوانکه تو فریاد می کنی دل  
 الفت نه که وفات نه است نه دل  
 ندانم بیاده یوانی صاحب دل  
 اب کی دیکه عین کیان دیکه دل  
 بهیچانگی هوانکه تو فریاد می کنی دل  
 الفت نه که وفات نه است نه دل  
 ندانم بیاده یوانی صاحب دل  
 اب کی دیکه عین کیان دیکه دل  
 بهیچانگی هوانکه تو فریاد می کنی دل  
 الفت نه که وفات نه است نه دل  
 ندانم بیاده یوانی صاحب دل  
 اب کی دیکه عین کیان دیکه دل

[illegible]



کیا دور کی باریات خالص  
 ہمارا تہجد ہے نبی کریم  
 یقین کی بجائے گفت میں بود و بیا  
 خدا جانے کہ کون کوی گدا دل  
 کیا جب چاہے ڈالو گدا دل  
 ہمارا تہجد ہے نبی کریم

غدا اعلیٰ فی اسکو یامر اول  
 مسکن جن ناز است لونی زیار اول  
 پیر بنی خان موعده یوتی غیر از خواب و بیدار اول  
 پیکارک ہو گیا تم سب بعد اول  
 عیب دیدیگ موعده یوتی زیار اول  
 سارگ بیدارین پیرنگ اول  
 اوس زلف کا کونین بنار اول

بہارِ نبویؐ کی اس کتاب کا

ہندوستان کے لیے ایک نیا دور

[illegible]

مفتاح عبد الرحمان

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی گولیوں سے  
 اس کی ہڈیوں کو توڑ دیا ہے۔

کتابخانه

100

|  |  |
|--|--|
| <p>سخنِ فہمی کا اب دعویٰ ہی ونگو<br/>عصاف کیا کہیں اور کیا پڑہیں</p> | <p>کہ نا فہمی سے جنلی ہو خفا دل<br/>کہ ان باتوں سے بالکل بچ گیا دل</p> |
|--|--|

شیخ وزیر علی وزیر و لاجین الدین احمد خلیف یا شندہ بگرام صاحب لوہان گروندشی احمد احمد فاکو

ہماری بات سے جانتا رہا دل

مری ارونیہ منہ مانا یہ ہنسنے لگا

کسم عمار فی زوال الاحوال

نقارالافغان احرار قوا رشه مزارع فاشنه لکمي صلح و پوښه و پوښه

گفتہ جاوے کہ یہ سب مہر و کتبہ

هو اقل سر اجسم و یا د  
گی چون بهی و ری هم بیرون

مرا اس بیوہ ماے کا کو پانا  
مرا اس بیوہ ماے کا کو پانا

تشریف طالع العتسی لندن

سبح و صل علی مرعوم شاد صاحب دیوان شاد و غلام ہمدانی

بنا ہی برق و شبنم و نوکا کیاد

نہیں سنا کہی وہ در دہل کا

عجب بُخعت وہ ساعت تھی اسی وقت لکاتھا جس گہری اوس سی اہلی

میر محمد حیات مرحوم ملقب بہ تربت قلی خان حسرت عظیم آبادی

عجبت ہم عشقہ مرید و فی رہی ہے

سید فخر الدین مرحوم ماسر باشند و دلی شاگرد و مشد مزار رفیع سبزه

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

ہر ایک کے لیے ایک کتاب اور ہر ایک کے لیے ایک کتاب

سینا کی پہلی کتاب اور دوسری کتاب

[illegible]

*(continued)*

















خداوندی که در این عالم است  
 خدای که در این عالم است  
 خدای که در این عالم است  
 خدای که در این عالم است

|  |  |
|--|--|
| هماری درد لوی بی یقین گاه بود جاو<br>یقین بی مثل مقصود کباب بین پنج جاو<br>لبون پر جوین دم خیم اصل بی هر دم<br>نهین متانتا و بود نهون کین بیخت حیران بود<br>غلام ساقی کوثر نهون من گلزار هستی من<br>خیال استی گنا هو نکاحو آجاتا بی شاعر | مبارا بچی کسی بر آبی گراسی بنده پروزل<br>هوا بی عشق کی ه من مثال خضر بهر دل<br>یہ صد می کیون و جھانی همه آجاتا جو دل<br>چو اگر لگی یاد ه بت میری سنی کیون کرد دل<br>نه کیون هر دم هست شرب عشق جید دل<br>توسینی من بهار گلانی گنا بی تهر تهر دل |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| دیا اک بوسه پنهان اوسنی بهکوات لیکر دل<br>تجی پہلوین بالا تھا اسخی طر اسخی طر<br>بی کل بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی<br>گیا جو کوچه دلبر من ان اور بی تماشا تھا<br>لگا کرنی تجس من تو یکا ایک گوشه من<br>لگا حسرت سی بجو کد کدنی ه اور من او سو | فرستادم علی حرم وقت باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میان قلندر شمس جرات<br>سو ہم ہی سیم جیتی من حسابستان دل<br>کیا رسوا مچی تونی سنگر دل سنگر دل<br>کہ مال و نہین مجسی گیا بی ه ملکر دل<br>پری ہی سیکر و ان و سجا خاک خونین دل<br>پڑا بیگا بضد غربت مرا بجی امر مضطرب دل<br>دل من گریه بر من کرد و من ہم گریه بار دل |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| خاک چمن من کسی ملے آرزوئی دل<br>جو دل وہان گیا سو وہ تھی من مل گیا<br>شمع بخیر مسر و خلف حکیم حیات الله قلاشن باشندہ کاکوری مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصطفی | فرزا احسن حرم حسن دہوی بھلی تنگ گرد ضیاء کی تھی بعد مرزا رفیع سودا ہی مشورہ سخن ہا<br>جو غنچہ یان کہلی ہی تو آتی ہی بوی دل<br>تیری گلی من خاک کردن جستوی دل |
|---|---|

کچھ دل جی دل میں رہتی جاو  
 صدمی ای او کسی طرح کو دوران  
 پونچھی تو با پیش مرعی با تو دل  
 اس میں اگر خیال رہی زلف پار کا  
 تو شک بید می من کرد دل کو کیا  
 کیا جانکون شخص مرعی دل کو کیا  
 کیا جانکون شخص مرعی دل کو کیا

بیم دل و دہر الملک سید مظفر علی خان صاحب  
 غلام مدعی علوی باشندہ موضع منشی بیار احمد  
 میمنہ لکھنؤ دیوان فانی دیوان منشی بیار احمد  
 لالی ہی بجو سو ہی من جوتو سنا دل  
 آئی خدا کر کی کسی غنچہ سنا دل  
 قی یو پری تو قبل ناست یہ کم نہین  
 ہر وقت سوی کدہ ایر و سنے روی دل  
 طاقت کہان کو کدہ گسین جلمہ

دلی مدعی بیمنہ نویسنہ مدعی  
 دفتنی عضو عضو من دہلای اخلاص  
 دلی نو دتوں سی تو ہم ہمدرد  
 دلی نو دتوں سی تو ہم ہمدرد  
 دلی نو دتوں سی تو ہم ہمدرد  
 دلی نو دتوں سی تو ہم ہمدرد











خواجه زرخان کی کی باشندہ کتب خانہ  
 اداسی دیکھو جا رہا ہے کدہ دل کا  
 بیکار ہو گیا ہے ہر ایک فیصلہ دل کا  
 بیکار ہو گیا ہے ہر ایک فیصلہ دل کا  
 بیکار ہو گیا ہے ہر ایک فیصلہ دل کا

|   |                                     |
|---|-------------------------------------|
| مڑھی سی پٹکی ہی چمچ خون گرم امی منون  | گیارہی پھوٹ مگر کوئی آبلہ دل کا     |
| سید محمد میر ضیا خلف میر تھی باشندہ لکھنؤ شاگرد مرزا محمد حسن عرف چوٹی مرزا اندب مرثیہ گو |                                     |
| پڑا ہی عربہ جو سے معاملہ دل کا  | بہڑا ہی جاکے کہاں بل بی حوصلہ دل کا |
| شیخ فضل علی مرحوم شاد   |                                     |
| دلیل دشت محبت ہے ولولہ دل کا  | پہری خراب پہر کیونکہ قافلہ دل کا    |
| فلک کہتی ہیں چڑھ آئی بستیاں لرزہ  | نمودن لرزہ میں ہو چو زلزلہ دل کا    |
| رکھی ہیں آٹھ پہر نالہ و فغان سی کام   | ہوا ہی اب تو ہمارا یہ مشغلہ دل کا   |
| یہ خود بخود نہیں سوزش ہی اپنی سہمی  | جلی ہی عشق کی آتش سے آبلہ دل کا     |
| کہی ہیں اوسکی نہ لگ کچھ ایک دن ہی شاد   | خواب تجھ کو کری کا یہ ولولہ دل کا   |
| نواب ارالد والہ سعید الملک محمد سعید الدین خان بھادری صولت جنگ عرف منجلی صاحب شوق عزیز    |                                     |
| میرزا اب میر الملک نوابا و فی ضلع کالہ خلف نواب محمد بخش خان بھادری شاگرد امجد علی قلع    |                                     |
| ہوا ہی کسی ابھی ہفت آبلہ دل کا  | لہ رشک عا غر جم جی سہ آبلہ دل کا    |
| بزرگ نقش قدم جسم گسائے نہ جا  | چلا فضائی عدم کو جو قافلہ دل کا     |
| وہ آتش اور یہ سیلاب کیا ٹھہرتی  | پڑا ہی حسن سے جا کر معاملہ دل کا    |
| میری خبر نہیں کچھ خود ہی محور و میضم  | بیان میں سامنی سکی کروں گلہ دل کا   |
| فراق یا میں کوئی شفیق نہیں غمخوار   | مگر اک آبلہ ہی یار اکہ دل کا        |
| نصبا خاں حضرت سلطان عالم آقا ابوالخیر خواجہ سعید خان بھادری قلع خلف خواجہ بھادری فراق     |                                     |

عیا شباب کی ہر ایک فیصلہ دل کا  
 وہ زندہ ہوں کہ مجھی ہتھکڑی ہی محبت کا  
 ملائے گی جو جان سے کوئی چھوین  
 پہر ہو جو کوئی قافلہ دل کا  
 سنا ہی آت گیارہ شبنم کا  
 بہار تری ہی آتش نقش خنجر کا  
 پتہ نہ جہاں جہاں آج گیارہ شبنم کا  
 جنون میں رہیں کہتا ہوں پچاں امین  
 خدا کے کہتا ہوں پچاں امین  
 اس میں میں شہین ہو گا مقابلہ دل کا  
 بوجہ تزلزل خواجہ صاحب کی ہتھکڑی ہی محبت کا  
 نواب علی خان بھادری قلع خلف نواب بھادری شاگرد امجد علی قلع

بہڑا ہی جاکے کہاں بل بی حوصلہ دل کا  
 بیکار ہو گیا ہے ہر ایک فیصلہ دل کا  
 بیکار ہو گیا ہے ہر ایک فیصلہ دل کا  
 بیکار ہو گیا ہے ہر ایک فیصلہ دل کا  
 بیکار ہو گیا ہے ہر ایک فیصلہ دل کا









ن از آنکه اسقدر بیدار شود و دل را  
 صحت و تندرستی بدو آید و دل را  
 اسقدر بیدار و صحت دل را  
 نصیب که بادلین و صحت دل را  
 بیداری برونین و صحت دل را  
 مانی گیسو دنی و صحت دل را  
 زبانی که بادلین و صحت دل را  
 زبانی که بادلین و صحت دل را  
 زبانی که بادلین و صحت دل را

هوایی کالی بلا سے مقابلہ دل کا  
 خدا کی شان ہی دیکھو تو حوصلہ دل کا  
 یقین ہی کوئی پھوٹا ہی آبلہ دل کا  
 کلنی پایا نہ کوئی ہی حوصلہ دل کا  
 ابھی تو ہوتا ہی پیاری معاملہ دل کا  
 کیا ہی ایک اشاری مین فیصلہ دل کا  
 رہا ہی ل ہی مین شہا ہی کی ولولہ دل کا

یہ اسکی زلف مین جاتا ہی خیر ہو یا ب  
 جگہ تو کیا ہی نہ کی جان ہی ہون سی عزیز  
 جو سناہ اشکون کی آتا ہی خون آنکھوں سی  
 سحر فی کی شب صلت مین اسقدر جلدی  
 جو ایک بوسہ ہی دی و لبون سی پتی ہین  
 نہ کیون کہون تری بروہین غمیرت شمشیر  
 نہ دید ہی کسی گل کی ہو سی خزان آئی

نہانی گیسو دنی و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا

نواب محمد حسن خان کچا درویش صاحب خوش و لد نواب مقیم خان بہادر اولاد مین نواب خان  
 الملک حاکم خان مغفور و داکٹر کی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نواب ظفر یاب خان مسخ

زیادہ ہو گیا پیری مین حوصلہ دل کا  
 زبان تک کہی آتا نہیں گلہ دل کا  
 لٹا ہی شام کی رستی مین قافلہ دل کا  
 اگر مین شمع سی کہد و ن معاملہ دل کا  
 فلک کو جانتی ہین ایک آبلہ دل کا  
 ہماری اوکی نہیں کچہ ہی فاصلہ دل کا  
 ابھی ہو کہین جلد فیصلہ دل کا

نہ اسقدر تہا جوانی مین ولولہ دل کا  
 بزرگ غنچہ مین پتیا ہون خون دل نہ رات  
 تمہاری مانگ فی لٹا ہی خوش و صبر و قرا  
 یقین ہی سنتی ہی گل گہل کی پانی ہو جاتی  
 ازل ہی جلی نصیبون مین درد و ایذا ہی  
 جو ہم سی و رہین ظاہر مین وہ تو کیا غم ہی  
 شب فراق مین کب تک وٹھا وٹھیں صدمہ

نہانی گیسو دنی و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا

شاہزادہ عالی قادر امیر سلیمان قدر بہادر شہنشاہ خاندان کبیر مرزا محمد خورشید قدر بہادر نصیر

نہانی گیسو دنی و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا  
 زبانی کہ بادلین و صحت دل کا





دیکھا کی دیکھنا نہ خون جگر کا  
 کھانسی دیکھنا نہ خون جگر کا  
 کھانسی دیکھنا نہ خون جگر کا  
 کھانسی دیکھنا نہ خون جگر کا

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| ہٹو گاؤ گلی غیر کو مجھے دو رنج   | اوٹھا ہوا ہاتھ کہ ٹوٹی نہ آبلاد دل کا |
| کہان میں اور کہان بولتین معاذ اللہ   | ہنسیرنج آپ براہی معاملہ دل کا         |
| کمال لاغری جسم اسکو کہتے ہیں   | بہا پر کہی پھوٹا جو آبلاد دل کا       |
| بہت پہر نہ بتوں فی سنی مری فریاد   | خدا کی مانتے ہی خوشید فیصلہ دل کا     |
| نواب محمد خان مرحوم رند خلف اسراج الدولہ مرزا غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ   |                                       |
| نیشاپور نئی فوجی اب نجف خان مرحوم کی باشندہ لکھنؤ صاحب یوان اگر خواجہ حیدر علی آتش |                                       |
| غم فراق نے کیا حال کر دیا دل کا  | سنو تو عرض کروں تم سی ماجرا دل کا     |
| و نور ضبط سی مگھ کی آگیا لب پر   | مگر زبان پر آیا نہیں گلہ دل کا        |
| چھڑایا چاہتا ہی شغل عشق بھی واعظ   | کبھی کبھی کا جو باقی ہی شغل دل کا     |
| ابھی جلد یہ آنکھوں سی خون ہو کی بھی  | غضب میں ڈال دبا مجھ کو ہوا دل کا      |
| وہی ہوا جو لکھا تھا مریخت مدین   | مجھی نہ یار سے شکوہ نہ کچھ گلہ دل کا  |
| ہجوم غم میں بی تبت ہی بل بی استقبال  | میں وجد کرتا ہوں اندر ہی حوصلہ دل کا  |
| نہوگا عہدہ برا عشق میں کھری پن سے  | پڑا ہی کہوٹی سی آکر معاملہ دل کا      |
| لیکن ہی ایک ہی نور مکان اوسکی فہن  | سمجھ نہ کبھی سے کم رند مرید دل کا     |
| مولوی کریم علی مفتو تاج گو اظہر خلف مانت علی باشندہ رشیخ پور اطراف فتح آباد واد    |                                       |
| لکھنؤ صاحب یوان شاگرد میان نصیر دہلوی  |                                       |
| نہ کیونکر اشک مسلسل نہور ہنوادل کا   | طریق عشق میں جاری ہی سلسلہ دل کا      |

نئی نوادے سے نصیر دہلوی کا  
 قریب و طاقت و صبر و خودی کا  
 شہر کی تعمیر کا  
 سرین کی تعمیر کا  
 سوا و ہند میں  
 گلہ دل کا

۲۸۱  
 دیوان شاگرد خاندان مرزا  
 قریب و طاقت و صبر و خودی کا  
 شہر کی تعمیر کا  
 سرین کی تعمیر کا  
 سوا و ہند میں  
 گلہ دل کا



نئی نوادے سے نصیر دہلوی کا  
 قریب و طاقت و صبر و خودی کا  
 شہر کی تعمیر کا  
 سرین کی تعمیر کا  
 سوا و ہند میں  
 گلہ دل کا





چنانچه منین چنانچه منین چنانچه منین  
 چنانچه منین چنانچه منین چنانچه منین  
 چنانچه منین چنانچه منین چنانچه منین  
 چنانچه منین چنانچه منین چنانچه منین

|   |   |
|---|---|
| دریا جو کہی جوش مین ایا مری دلکا<br>ہو کہ نہ کہی عرش سی رتبا مری دلکا<br>ای برہمن اب پوج کلیسامری دلکا<br>خنجر ہی ترا مانے کا لوہا مری دلکا<br>ہوزت سی سطح نہ سودا مری دلکا<br>شاید کہ کوئی آبلہ پیوٹا مری دلکا<br>صحرائی عدم ہنگیا صحرا مری دلکا<br>احوال نہ کچھ پوچھتی شیدا مری دلکا    | یہ ابراہی صورت کف بہنی لگی کا<br>کوٹھی پہ بلا کر جو مری دل کو بڑا دو<br>سنگ درتجانہ سی تپہ نہیں حاصل<br>کیا زخم اوٹھانی کی لپی سینہ سپر<br>ہی نافہ تاتار کی مانند یہ خون<br>رکتی نہیں آنسو جو مری دیدہ ترگی<br>اندر می تاثیر خیال دہن مت<br>انگامہ اسکا کسینی کی اندر ہی دھکتا                              |
| صندوق مین سینی کی ہی مردامری دلکا<br>چمکانہ کسی روز ستارا مری دلکا<br>ابرو کی سرو ہی پہ ہی قضا مری دلکا<br>معلوم نہیں کیا ہی ارادامری دلکا<br>ساقی کو کہا بون پہ ہی ہو کامری دلکا<br>خال رخ قارون ہی سویدامری دلکا<br>آنسو کی طرح کہل گیا عقدامری دلکا<br>جامہ ہے بد نکا مری پردامری دلکا | اوٹھتا ہون تو اوٹھتا ہی جنازامری دلکا<br>اوٹھتا ہون تو اوٹھتا ہی جنازامری دلکا<br>غیر کسی کیا قطع اشارامری دلکا<br>نالو نکا جو رخ ہی طرف عرش مقسم<br>مستی مین ہی بہولی ہی اوٹھتا ہو گھر کو<br>دل بیٹھ گیا خود بخود اپنا تو مین سمجھا<br>آنکھوں ہی ہو نی گرا خاک پہ جسم<br>ڈوٹ جاتی کہین جلد محجبات جن جا کی |

عاشق کہی سنگ حادث سی نہ دیا  
 میر علی احمد اس خف بیخلف علی  
 جتہ فیض آباد رفیق نواب علیجاہ  
 بہار و رفیق کتب و صاحبان کور و شیعہ علی  
 کب شمس جباب ابلہ جو مری دلکا  
 ۲۸  
 چنانکہ منین چنانکہ منین چنانکہ منین  
 چنانکہ منین چنانکہ منین چنانکہ منین  
 چنانکہ منین چنانکہ منین چنانکہ منین  
 چنانکہ منین چنانکہ منین چنانکہ منین

خلاق سی جو ہی تو تہی فصل کی مری دلکا  
 سر کا تو تو جاتا ہے جہر جہر مری دلکا  
 ای بے منین چنانکہ منین چنانکہ منین  
 چنانکہ منین چنانکہ منین چنانکہ منین





سودا بن مین اکدم ہی کیلای مری دکا  
 شیرین سی نیادہ بنے کیلای مری دکا  
 مر کے بس کرنا ہون شین شیت کو اپنی دکا  
 رہہ کہے ٹپکنا ہے پہلو لاری دکا  
 سہی سے بہر ارہتا ہے شیشا مری دکا  
 جلیا ہے پیڑا دون منے بگا مری دکا  
 بن کی گزرا جا ہے نقشا مری دکا  
 مزا ہون نہ جلیا ہون عجب کو بن مزا ہون  
 گیا چوچی ہوا ل ہی کیلای مری دکا  
 عیا کی بانوں بن بہا خست نام دکا  
 عیا کی مچلو آ ہے قبلای دکا  
 عیو حال ہی مچلو آ ہے قبلای دکا  
 سانی نجا پانہ مچلو آ ہے قبلای دکا  
 بانی کی طرح ہے گیا شیشا مری دکا

ساکن ہی جو وہ برق تجلا مری دکا  
 اللہ ری سوز شر عشق کی گرمی دکا  
 سفک فی جب میان سی فی خیم ہر آیا  
 ساتی ہی تری نگرس مخمور سی لغت  
 لکھتا نہ گرہ بند جز لغت کج صفت مین  
 جلتا ہون تب عشق سی اُن کر نہیں سکتا  
 یہ گرہ بند ورت کی گرانی فی کیا پست  
 کیا دین و حرم جاؤن مین ای کا فر و دوا  
 خال دہن تنگ کی لغت مین ہوا محو  
 منہ پہیر لیا کر کے ہدف تیر نگہ سے  
 شہر گیکا تصور مین بھی اوکنا نہ خط سبز  
 وہ جنس گر انما یہ ہون بازار جہان مین  
 آب آب پیشانی فی عصیان سی ان ساق  
 سودا ہی جو اوس گیسو پر پیچ کا جھگو  
 پر حسرت و ناشاد زانی سی چلا جیغ

امین سی ہی پر نور ہی صحرا مری دکا  
 خورشید قیامت ہی پہلو لاری دکا  
 تو بار کا دامن ہوا پس ہا مری دکا  
 اس جام پہ ہی شیفہ شیشا مری دکا  
 کہتا نہ کسی پیچ سی عتدا مری دکا  
 کیا مہر خنوشی ہے پہلو لاری دکا  
 خشکی مین ہوا عسرق سفینا مری دکا  
 بی یار کہین جی نہیں لگتا مری دکا  
 ہی نقطہ موہوم سودا مری دکا  
 دیکھا نہ گیا اوسنے تر پنا مری دکا  
 اس خضری طی ہو گنا نہ صحرا مری دکا  
 ہر طفل پریر و کوہی سودا مری دکا  
 پر ہی عرق شرم سے شیشا مری دکا  
 زنجیر کی جھنکار ہے نالا مری دکا  
 بیخود کو یاران نہ نکلا مری دکا

صدر اشرف حسین  
 صدر علی کا نور ماشہ بناس شاد ویرا باطن قود  
 جگلا جو کسنا بڑھیا و نام مری دکا  
 ہی کاکل جانان کا بہت دن سی تصور  
 کب باد یہ عشق مین زوہم صلیہ پیا  
 نظارہ کسے قفس جو صحت مین لگانی ہی  
 اوس گل کی محبت مین شیشا مری دکا  
 اوس کد کا فانت تو بلا خشی ام نو  
 اوس سی ہستیا دو بالامری دکا  
 غلغلی غلغلی دل بہادر خان با شہرہ  
 بیخود کلاؤن کرد خواہ دزد و  
 نازیت نہ فیصل ہوا ہر کام  
 ہر آنکھ آنکھ لڑا نام

محمد اکبر خا و خلف مرزا محمد ہدی سیستانی برای سیر بند مین آئی تھی قیم اکبر آباد خاری مین شاگرد مرزا  
 معمر ہی اغوشی سرا پامری دکا

مثل شجرہ طور ہے نقشا مری دکا



ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے

|   |  |
|---|--|
| اب پتلیاں یکہیں کی تماشامری دکا<br>دودن میں دگرگون ہوا نقشامری دکا<br>وسعت میں تو کچھ کم نہیں جزامری دکا<br>فاش کی کہوں فی آخر کیا پردامری دکا<br>کیا کوچہ گیسو ہے تھکانامری دکا<br>بدلی کی طرح رعب یہ چایامری دکا<br>پر درو پر افسوس ہی قصامری دکا | بخت دل پر خون مری کھنسی پہن کی<br>اک رنگ پر ہنسی یا عشق تیان نے<br>کوتاہ اگر ادھی جوش تہی تو ہووے<br>خون رونی ہی سب از نہان ہو گیا ظاہر<br>سنبل کی طرح روز ازل ہی پریشان<br>پہ پہ گئی عشاق کی دل برق و شونے<br>فریاد کروں آہ قحی کسی میں جا کر |
|---|--|

وحید الدین خان عرف مولوی خورشید محمد خان فرود محمد خان قوم افغان معلم پیشہ ساکن درجہ کلاں  
 بہار دہلی مقیم کانپور شاگرد غلام احمد علی صاحبی انس میں ان کی بہت بڑی نعل ہی کہ کوئی لوح قافیہ یاقی

|   |   |
|---|---|
| ہر داغ بنای یہ بیضا سرے دکا<br>ہم سنگ بنا طور سی پتلا مری دکا<br>صبا دنگہ ہو گئی لا سامری دکا<br>زلفون کی لگا ماتہ جو سودامری دکا<br>دیکھنا جو بڑا چرخ سی کا سامری دکا<br>لیکن نہ لگا لا کہی کاٹا مری دکا<br>لب چائی کباب و سنی جو کباب مری دکا | کیون عشق میں ہونا نہ ہو سامری دکا<br>ہر دم رخ روشن کا ہی اک بت کی تصور<br>کپی کی طرح ہن تری ابرو جو خمیرہ<br>گر ہون میں اسی بانہ کی لگا لیا آخر<br>چاہ وقتن یا رہی آخر کو ہوا خشک<br>اسی نوک مزہ تجہ سی خجل شتر و سوزن<br>مہمانی غم یار کی کل مہنی جو کی فرود |
|---|---|

سید اسماعیل حسین منیر ولد شہنشاہ احمد حسین شکر شکوہ آبادی مولد انکا کانپور چند ہی سکون اگر آباد ہونا

ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے

ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے

ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے  
 ایک ہر شے کو دیکھ کر غصہ ہوتا ہے

نظارِ حسیں کی پرزادوں کی چاہت  
کعبہ ہی کہ تخلص ہی کہچہ ہی نہیں کیا کام  
کانٹھی سی بھی تشبیہ نہ وہیں ہوں لاغر  
پہرہ کبھی کام ایک نظر میں نہیں ہوتا  
معام نہیں نکلا بھی عشق کی گناہ میں  
یا یوس ہوں جینی سی منیر اور کہوں کیا

انگھون کی وہ عادت ہے یہ لپکا مری دکا  
 اللہ کو معلوم ہی رہتا مرے دکا  
 دامن میں چپائی مجھی صحرا مرے دکا  
 دو تیر کی پلی سے ہی تو د امری دکا  
 دلیمیں ہی پرچو نہ پکڑا مری دکا  
 آفات سی یہ مرتبہ یونہی مری دکا

زار پر وقتہ دلہند شاہ مروان میر حسین  
مانل شیر خور ہوتا ہی مرے پار کا دل  
جلگیا دیکھتی ہی اون کی خریداروں کو  
سخت باتیں نہ کرا ہی شک سیجا ہمسی  
ہو گیا دیکھتی ہی صورت موسیٰ بہوش  
جاگی اب اور ہی در وازی کو میں دیکھوں گا  
کس طرح گوہر دندان کا تصور نہ رہے  
واہ ری شوق کہ بس منہ سی نکلیں ٹٹا، سی  
دیکھ کر چاند کو حیران سا رہ جاتا ہے  
دیکھ اسی جان جہان جانی نہ پائی کہیں

ن لدریغ عبداللہ عرف میر غوث باشندہ کہ ہوتا  
چھین لیجا تا ہی پہر کر کی تودہ دو چار کا دل  
متحمل نہ ہو اگر مے بازار کا دل  
تو طساکوئی نہیں بنتی بین بیمار کا دل  
متحمل نہ ہو اسلوہ رخسار کا دل  
پہر گیا مجھ سے نکھواری سہی کار کا دل  
رہنی والا ہے یہ قصور شہوار کا دل  
عاشق ای جان ہی یہ بونہ رخسار کا دل  
شیفتہ ہی یہ تری چاند سہی خسار کا دل  
کیسا اہلوٹ ہی طوفان خمیہ رکا دل

شاعر نامی گرامی فرسنگو سراج الدین علیخان آرزو اکبر آبادی صاحب تصانیف نثر و شاعر و میر تقی میر

خوارقین لکھتے ہیں دل تو کیا کرے  
میرے تھے موعود وحشی دل تو کیا کرے  
اندون بیستہ راسخہ یہ دل تو کیا کرے  
اسنے اسنے سے منہ نہ کرے  
اس میں سبب اختیار ہے دل تو کیا کرے  
چرخ و عالم و مملکت و دولت تو کیا کرے  
نہ چاہتا شکر دل تو کیا کرے  
دل تو کیا کرے

کینہیں چاہتے تھے کہ وہ شکار  
 غلو خاتمہ و صلح کے بعد  
 نہ اوندھا دے اس لئے غلابی دیکھ  
 عجب طرح کا ایسا شکار  
 جب اسی آئینہ بانی فرماؤ شکار  
 ان کے بار و کام

فصل گل پین ہونی خزان دلکو

[illegible]



دولت ہی بڑی مفت نہ ہو نامی دلوں  
 جی بڑی کی ہنسنا نہیں گہرا گہرا  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں

|  |  |
|--|--|
| خوش حضرت مرزا ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ باشندہ دہلی قلعہ مبارک شاگرد ایرافتم               |  |
| ایک مدت سی ہی تہہ پھلو   | انہیں معلوم کیا ہوا دل کو              |
| میر بدر الدین ضیائی باشندہ دہلی  |  |
| پھر گل داغ جگر کیواسطی سامان ہوا   | پاس اپنی کیا دہرا نھا اقلیٰ فک جرنقل   |
| نثار علی بیگ تگمیت باشندہ علی صاحب یوان  |  |
| لگا ہی ہر نہ تیغ ابر و جو رحم کار می لہجہ کو   | بتا ہی ہر نگاہ و زنگان چہر کی لہجہ کو  |
| شاعر عالمی قار خواجه حیدر علی مرحوم آتش دل و خواجہ علی بخش باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد رشید صحیفہ |  |
| ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں   | میں ہا ہی نہ بہا یا نہ سونا مری دلوں   |
| ما صبح تجھی یاد کیا مجھ کو جگا کر  | بہولانہ تری سادہ کا سونا مری لگو       |
| اکسیری بہتر ہی دریا کی مٹے   | منظور ہی چاندی ہی نہ سونا مری لگو      |
| بیوجہ دکھانا نہیں دکھلا کے رخ یار  | آنکھوں کی ہی لہ لہ اپنی ڈوبنا مری دلوں |
| بس ہو تو را ہی چیر کی پہلو سی گل جائے  | رکھتا ہی بہت تنگ کونا مری دلوں         |
| یوسف سحسین جو کوی طفل تو چاہے  | چمکے کھیل نہیں جانکا کہونا مری دلوں    |
| یاز بچہ ہستی میں ہ مجنون پد ہی چون   | اطفال سمجھتے ہیں کہلونا مری دلوں       |
| پہلو میں نہیں جیسی ہی غیرت لالہ  | داغ کو ٹہننا ہی داغ بچھو مری لگو       |
| انکار تری قد کی قیامت کا نہوگا   | مومن ہوں میں کافر نہیں ہونا مری لگو    |
| کچھ خاک اورانی سی نہیں ملنی کا آتش   | بیکاریہ مٹی کا ہی ڈوبنا مری دلوں       |

دولت ہی بڑی مفت نہ ہو نامی دلوں  
 جی بڑی کی ہنسنا نہیں گہرا گہرا  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں



دولت ہی بڑی مفت نہ ہو نامی دلوں  
 جی بڑی کی ہنسنا نہیں گہرا گہرا  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں  
 ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ سونا مری دلوں





میر غلام عباس شوق خلیفہ غلام رضا باشند  
کلیتہ صاحب دیوان شاعر و کبیر وزیر صوبہ

بیچہ نہ مری جان حقیقت مری دل کے  
کے نہ نہ دیکھ کے اوس نیر و کس

پس دست زد بوئی چرت مری دل کے  
میرگان پری کا جو رہی گایوین سودا

پہلو سے مریا وہ نہیں ہوتی بہن سوانہ  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے

|  |  |
|--|--|
| کم ہوسکی کب شعلہ نشانی مری دل کی<br>اس بند کی دانو کو جلا کر تو دکھانا<br>دل سو تپ ہجر سی جل جل کی ہوا کا<br>اک بوسی کو ترسا کیا باز سیت نہ پایا<br>محبوب کی نظار کا کیوان ہی تھی تو | کانون جنم ہی نشانی مری دل کی<br>قاصد وہ اگر پوچھی نشانی مری دل کی<br>جھوٹوں ہی خبر توئی نہ جانی مری دل کی<br>حسرت کوئی برائی نہ جانی مری دل کی<br>گویر سوا پر ہی جوانی مری دل کی |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| لالہ رام سہای رونق فاسیگو ولد حکیم نلال<br>غصی میں ہی ہوت ہی آنی مری دل کی<br>جند چاک ہون نشانی کی طرح لک کی غم میں<br>پانی عرق شرم سی ہو کر نہ ہی کیوں<br>اب کوئی نہیں کہتا ہی فرہاد کا قصہ | لاالہ الا اللہ عزیز و نہیں اجہا دل ال کی باشندہ لکھنؤ شاگرد<br>ہی چین چین دشمن جانی مری دل کی<br>قاصد یہ اوسی کہیوز بانی مری دل کی<br>دیکھی جو سحاب اشک نشانی مری دل کی<br>رونق ہی وہ مشہور کہانی مری دل کی |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| افتخار الدولہ امین الملک مرزا قمر الدین خان بہادر<br>چندر روزہ مرزا خان الدین حیدر خلیفہ ششی مرزا جعفر شاہی صاحب ٹپس لکھنؤ صاحب دیوان گورنمنٹ<br>تب کام کر ہی سحر جانی مری دل کی<br>جیتا نہ پری کا جو گیا کوئی تھان میں<br>اب نذر کرو نگاہ میں کسی اور صدم کو<br>لوہو کو تو بیکان سی نہ دھونا کہی غم<br>بیجا ہی قمر جوہر کا معشوق سی شکو | جب کچھ وہ سنی دشمن جانی مری دل کی<br>لکے کہی کوئی اس کو زبانی مری دل کی<br>توئی تو ذرا قدر نہ جانی مری دل کی<br>ترکش میں رہی ایک نشانی مری دل کی<br>ہی میری وفا دشمن جانی مری دل کی |
|--|---|

جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے

جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے

جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے  
جہاں کہے جانی ہیں احت مری دل کے

نہاں در ملک غافل غیش عیشناہ بادشاہ  
فان صفت الدولہ افتخار الملک ابوبکر خان  
خیال عارف روشن ہی ششی  
عزل نور مری گہر میں جلوہ جہاں  
زمانہ زنی ہے اندر ہوشی درک  
نہاں در ملک غافل غیش عیشناہ بادشاہ  
فان صفت الدولہ افتخار الملک ابوبکر خان  
خیال عارف روشن ہی ششی  
عزل نور مری گہر میں جلوہ جہاں  
زمانہ زنی ہے اندر ہوشی درک

ہوتی ہی باد صبا میری آشناد کی  
 محیط عشق سنی کشتی ہی آشناد کی  
 ہماری جان کی دشمن ہو چکی اول کی  
 ہوتی ہی خاک جو پس پس کی طویاں  
 کہیں نہ ہاتھ لگی انکی انتہا دل کی  
 کہاتی ہوتی ہی اب میری جہاں کی  
 سنی صبا سی حقیقت اگر چنا دل کی  
 مثال نخت آہو رہی کہیں دل کی

خلت مرزا ابو طالب ان جہاں رہا رہا شہزادہ صاحبان

اور کی لیکنی کشن مجھی ہوا دل کی  
 ہوا آشناب ساحل سی دیکھی کتب  
 اور کی لیکنی رک بار کو قتل بیت  
 بہین کو گر دش چہم بتان فی مارہی  
 بتون کی بحر محبت میں پیری ساری عمر  
 ہین لوگ قصہ فرادوس ہول گئی  
 والہ وسکاسینی ہین جو شلم خیم ہوجا  
 سراب لکھو ہمیشہ ہی شوق خاک شفا

اس شخص جو شہرت ہا شہزادہ دلی شاگرد اٹھ خان قلع

خاک کسی سی دستو اپنا کوئی لگائی دل  
 اس شخص اسکو کیا مزایہ تو مجھی دل  
 شور چاہتا ہی غصہ کی ہی کیا تھا دل  
 ایسا فرس یون چہی حیف ہی ہائی دل  
 شہرت اب کی کیا ستم کہیں تھی کہا دل  
 جان جگر سی درد و غم رہتی ہی نہ ہم

صادق علیخان عرف میان سیتا مرم صادق ہا شہزادہ کو قلعہ شہر خراب

کسی ہوا آہ جاک حالت لکی کہیں ہی زلفات دل کی وہ جانچان آیا اور جانچ

ایک دوسرے پہ چارن کتب  
 ہاتھ چہرہ او سی اوٹیا  
 خاک اور خون بین ملک  
 اس قدر کہ نہ بار  
 ناتوان کا ناتوان ہے  
 ہا میں صاحب قریب اب عاشق علیخان  
 خلف زاب علیخان بن خواجہ شاعر  
 ہا میں صاحب قریب اب عاشق علیخان  
 خلف زاب علیخان بن خواجہ شاعر

ہا میں صاحب قریب اب عاشق علیخان  
 خلف زاب علیخان بن خواجہ شاعر

شاعر نامور زمانہ ماضیہ شیر علی مرحوم افسوس غلط نظر علیہاں راویغہ تو بخانہ نواب علی ایچ ایم  
بگاہ صاحب ایچ ان شاگرد میر محمد علی زاور میر حیدر علی حیران باشندہ لکنہو حسب الطلب صاحب کی گفتہ

چہا گری ہی جو کچھ بہاں نہی ہدا دل میں  
ہمیشہ مجبور دہرایا جو کرتی ہو صاحب  
عدو و دوست مرا حال سُنکی سب رونے  
جو وصل و دست کہی کوئی دم بھی افسوس  
سو وقت مرگ تلک ہی خواہ وصل و سکا

یہ کسکی ناوک مرگان تی گہر کیا دل میں  
یہ بات خوب نہیں آپکی ہی کیا دل میں  
یقین ہی کہ وہ ظالم ہی ہو کر ڈال میں  
تو اوتسی حال دل اپنا کہوں یہ تہا دل میں  
ہزار حیف یہ ارمان رہ گیا دل میں

سید محمد حسین خانجاف شاه مرزا کاشف الدسیه باور حسین خان برکتید مفتی دارالدوله عثمانيه  
سید باقر علیخان بهدیت جنگیم خشمی وطن بزرگونما نازندان باشند که بنده شاگرد مولوی محمد

ہنسی جلوتہ رخ پر نور مہ نقادل میں  
 مری محبت اگر ڈال دینا دل میں  
 عدو ہو میری رقیبوں کی ہنسی لادل میں  
 ہو ی ہن عا شق و معشوق ایک گفت  
 بہلا بہی نہ نہ تجھی سامنی کسی کھین  
 سوا قلب ہوا رشک ملک چین ختن  
 سما سکی نہ وفور خوشی سی دل برین  
 خمار ہجر ہو کیا ناگوار ای سامنے

بہری ہن مہنی لہتمس دل الضحیٰ دل میں  
 ہو ضرور ہو مانند غیب جادل میں  
 حضور غمیر تو فہرما می ذرا دل میں  
 نکیون ہو مکھت گل نہ ہر عنادل میں  
 کہی اگر اد نہیں کہتا ہو کہہ برادل میں  
 خیال کیسو مشکین جو آ گیا دل میں  
 جو آئی مثل تصور وہ دل برادل میں  
 بہر اہوا ہی حتی وصل کا مژدہ دل میں

بار پنهان کا ہر وقت  
پیر دل صاف مرا ایک ہی ہو  
زلف گنگو گنگا تہا رہی ہو  
روز بدی ہی ہی زیادہ ہی  
لائی شریف بہت دیریت جاوے  
دل آج تو دکھا دل میں

۲۹۱

فی کسب تصور نرای و در  
شش قسمی با هم کای نشاندین  
کون جلست سبب و صل سبب و صل  
شام سبب و صل سبب و صل  
چون که در ماه و روز و وقت  
ببیند مانتی سبب و صل سبب و صل  
حال کون جلست سبب و صل سبب و صل  
بدر که کای و وقت هر یک که تا شاد و صل  
ایستی بین و صل و صل و صل  
اولین

ایمن هر وقت نیست که غافل خالصم دیگر کسی که  
 صاف فانوس خیالی بای نقیض اولین  
 برقی آه شریار تو باران ای سرنگ  
 آگ پستی بن ای پشیدانوی دیارین



یہ نو فرمایا کیا ایسا دل میں  
 میری جانب سے ہونے لگا  
 تو دل وصل دیوین صدی کی  
 غلوئی مار نہ بسے تھی  
 لیکن بے نیکی سے لگا جان کا  
 تو کو کینہ صدی کا دریا دل میں  
 نئی ہند وصل راہی کو کئی  
 تیرے رہ گئیں افسوس کی یاد میں  
 لاکھوں ملک تھی رونا پناہ نہ ملا  
 ایسا دل میں تھی اپنی کا ہکا دل میں  
 خون عثمان کی کسک میں پریم و گناہ  
 علی غفر دینی یہ ایسا دل میں  
 یوگیا ہنس نیت سے ہوا دل میں  
 الفت بچان پاک جو بہت ہند  
 ای حسن اوسکے پوچھ کیا ہند

اسیر کبر نواب مرزا واجہ بھادر عرف چوٹی صاحب می عاشق خلف زہید نیشاپوری مقیم کھنڈیا

|  |   |
|--|---|
| <p>صورت نجم چمکتا ہے سوید دل میں<br/>                 کلہ پڑتی تھی تو یوسف کا زلیخا دل میں<br/>                 لہر آئی تری دیوانو کئی یہ کیا دل میں<br/>                 دیکھا اس کانسی کو آنکھوں میں تو کھٹکا دل میں<br/>                 منہ پہ اچھانہ کیگا تو کیگا دل میں<br/>                 عجبش و کرسی میں نہ پایا اتنی پایا دل میں<br/>                 پہر ہی ہین صفت ساغر نہاد دل میں<br/>                 ہم سرو ہی کا چپا کرتی ہین لا دل میں<br/>                 شہر دلیں ہے چین دلیں ہی چرا دل میں<br/>                 جو نہو حشر ملک وہ ہی تمنا دل میں<br/>                 آج ساعت کی کٹوریکہ ہی نقشا دل میں<br/>                 آج تک داغ جوانی کا ہی دہبا دل میں<br/>                 مینہ پہ سچا کہین گی لوگ تو جو ٹا دل میں<br/>                 بیٹھوں پہلو میں نہیں حوصلہ اتنا دل میں</p> | <p>مبغض کا خیال آج جو آیا دل میں<br/>                 بت پرستی تھی فقط سبکی دکھانی کی لیے<br/>                 مار کا کل کی جو عاشق تھی سبب ہرے<br/>                 تیرے نوک مزہ کو مری دل سے چھوڑ<br/>                 بات وہ کر کہ جو دشمن ہی صاف مندر ہے<br/>                 یار درخانہ و مار دجھان میگروم<br/>                 ایک پل ہوئی نہیں تیری نشیلی آنکھیں<br/>                 بند ہین ہونٹ حلاوت جو ملی زخموشے<br/>                 صاحب فکر سا سیر سے ہین ستغنی<br/>                 جھکا سایہ نہ ملی اونکھای سودا سر کو<br/>                 ضبط گریسی ہی اشک تو جی بیٹھ گیا<br/>                 خاک پیری میں کروں اچلی کفن کی خوش<br/>                 موتیوں سے درودن نہ لڑاؤ گے اگر<br/>                 خوف آتا ہی مجھی سامنی جاتی عاشق</p> |
|--|---|

نواب مرزا حسن بہادر حسن چوٹی بیٹی آغا جید نیشاپوری کی شاگرد مولوی محمد بخش شہید

|  |
|--|
| <p>ہی وہ شافع غم نہر دا کونہ دلی دل میں<br/>                 جسکا مولود ہوا دور نشہ عادل میں</p> |
|--|

۲۹۲

سید محمد حسن  
 لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ فیروز  
 بانگ طبع سے جانان ہی چمکنا دل میں  
 ہون وہ مجنون کہتی ہر ناموں لیا دل میں  
 میر خاں طبرہ پوری باہر کی جاو دل میں  
 اسان سی اور آریا کے جاو دل میں  
 شمعیں آگ ہی بارش دلیں  
 نبی جی سے تیرا ہی داغ کو نہا دل میں  
 ہر جگہ سے دیکھ سکتا تھا جو صراحت کی یاد  
 ہر جگہ سے دیکھ سکتا تھا جو صراحت کی یاد  
 ہر جگہ سے دیکھ سکتا تھا جو صراحت کی یاد

شکر بزم گلستان بهار دل میں  
 زینب کا چہرہ چرخِ شمعِ دل میں  
 عطرِ اندوہ کی ہری پتھر سے  
 نہ جی کو سی قطرہ ہی دریا دل میں  
 صاحبِ دیوان شاگردِ خواجہ جلیل  
 جو رقیبِ بیان اللہ اس کی ہی باشندہ  
 شکر بزم گلستان بهار دل میں

صاحبِ دیوان شکر بزمِ گلستان  
 شوقِ وصلِ بزمِ گلستان  
 نازِ صبرِ نعلِ گلستان  
 مہرِ پیچِ نازِ گلستان  
 گیتیِ نازِ گلستان  
 شکر بزمِ گلستان

۲۹۳  
 دہشتِ طائرِ راحت کا سبب ہمیں  
 ایسا دل آزاری کوئی یاد نہ رہی  
 ہوس کا سوزن مگر گانہ کی تو قہر  
 طائرِ بوسہ پہنچا نہ بچا دل میں  
 ایسی بزم کوئی ہوئی غفلت میں  
 پھٹی دی بزم کوئی غفلت میں  
 سرین سودا کی تری خاکِ بزم میں  
 زینب کی صفائی بخت کی تو بھلا دل میں

|  |   |
|--|---|
| <p>                         دستِ دلدارو مان ماتہ میں شاد کی<br/>                         او دل آزار ہی کیوں نہ لہو انگہوشی<br/>                         رنجِ وقت سی ہمدل نہ خوشی فصل<br/>                         نکہا تم نکہا مٹی ہی مری کو نہ دے<br/>                         آیا وعدی پہ نہ وہ اور حسنِ شقیبی                     </p>  | <p>                         جوشِ کہتا ہی یہاں خوشکار و یاد میں<br/>                         روزِ ہوتا ہی یہاں خونِ شاد میں<br/>                         آج کرنا نہ گذرا ہی غمِ فردا دل میں<br/>                         یہ غبارِ گلیا ای رشکِ سیجا دل میں<br/>                         حسرتیں جمع ہوئیں آپ کی کیا کیا دل میں                     </p>   |
| <p>                         شیخ امداد علی بکر خٹک صاحبِ دیوان گروشیہ شیخ امام بخش ناز                     </p>   |   |
| <p>                         کیا کہوں میں کہ خیالات میں کیا دل میں<br/>                         دیکھتی ہم تیری قدرت کا تماشا دل میں<br/>                         سب کو معلوم ہی جیسا ہم انہیں جانتی ہیں<br/>                         جیسی ہنستی تو ہیں نہ سرج ہو اجاتا ہے<br/>                         او کی ابروئی پر مایا سبقِ عشقِ مجھی<br/>                         اس قدر یاریِ خلطی میں نہ کہلنا تھا مجھی<br/>                         یار کی گرم مزاجی کو بھی ہم دیکھ چکے<br/>                         وصلِ جانان ہوا وقتِ مصافحہ چوچیا<br/>                         کیوں چلی باغِ خزانِ دیدہ سی ہم تیرے<br/>                         کس نل آرام کمان کش کا نشانہ ہو<br/>                         تا دمِ مرگ کیلجے سنی لگائی کہوں                     </p> | <p>                         شہرِ بزم کا نظر آتا ہے تماشا دل میں<br/>                         آج کو پردہ غفلت جو ہوتا دل میں<br/>                         وہ خدا جانی سمجھتی ہیں یہیں کیا دل میں<br/>                         خوش ہیں ظاہر میں ولی آگِ گولہ دل میں<br/>                         لکھ گیا مصحفِ رخسار کا آیا دل میں<br/>                         سن لیا اوسنی مری منہ جی کچھ تھا دل میں<br/>                         پر گیا داغ کیلجے میں پہہو لا دل میں<br/>                         وای حسرت کہ ہری دلکی تمنا دل میں<br/>                         ٹوٹ کر رہ گیا شاید کوئی کا تدا دل میں<br/>                         بیٹھی سو تیر کہے درد نہ او تھا دل میں<br/>                         دفن ہو یار کے صدقے کا جو تھا دل میں                     </p> |

زینب کی صفائی بخت کی تو بھلا دل میں  
 اب لہان او غلجہ پردہ طاقت ہم پر  
 دلدارو شکر بزمِ گلستان  
 یادِ شاد بزمِ گلستان  
 تو بزمِ گلستان  
 زینب کی صفائی بخت کی تو بھلا دل میں

پیش روئے نیا نیا دلین  
اولاد اولین

کتابخانه ملی افغانستان  
توضیح: زکریا بوجای  
مکتبہ ملی

مقام پناہ

سید احمد علی خان

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

سازگار با طبیعت

ظلم کا نام نہیں بادشاہ عادل میں

فیض اس عبدین کسطح نہو عالم کو

عن علی بن ابی حمزہ عن ابي عبد الله علیه السلام قال من قرأ سورة النور لم یکن فی النار

بدہ گیا ہی غمگین سن کا سودا دل میں

شورجیکای وہی عشق جنوں دلین

کیا سماں ہی تیری سی سکھیا دل نہ

نعمت قمر کا بھی وہی ان ذرا الاولین

ورق امام الحرم سامنے دریا دل میں

ابن یمن جو نہ مجھ زند لو تیرا دنیا

یہ جیسا کہ ہم سوچ لیا کیا دل

بات یہی اپنی اس نے زبان سے ہی

یہ وہ ہے کہ کیا ہی بسیر اولین  
ما رہا تا دم یں تقدیر صغیر

خوبی سب اینها بی خیال میو  
خوبی در شورش صای که آلتی بزمین

لی سخانا کہیں نہ آکا نکٹھو اسن

عصمتہ حشر بنو گناہ کا عالم

تخلی الفت کا رنگا مانتھا ذرا سا دل میں

جاگسا لیجیو، پڑھو کہ حمید مستر

آرزویون کا کیا کرتی ہیں کشتاوں میں

مفقورین کی لہو نفس کشی ہو، اکسیر

لے جانے جس پر مرقی ہن مسیح اول ہن

جان مینا تری خطیر ہی خضر کاٹا ہر

چٹکیان لیتا ہے آواز کا کہنا واپس

روح رہ رہ کی ٹڑپتی ہی تری گفانی پر

کس طرف جاتا ہی او تیر کچھ آ دل میں

سخ کیا کیون طوف غیر خطا کی تو نے

جانتا ہی مجھی وہ گیسو وچ لادلین

ی صیبا جسکی لہجی زمین پریشان خاطر

می باشند که بشو صاحب این کتاب گرد و خواجه حیدر علی

سیر عباس سلیم ولد میر عالم علی دروغہ چھوٹی شاہزاد

پک گیا دل نہ یہ چکانہ یہ پہوٹا دل میں

اللہ ہی عجیب طور کا پہنچا دلائل

نو نیکوئی های نهیمن که با کوهستان  
 بزم صفا کی به خجیاد و دلائی بی نهی  
 ساعه تا کونین پر کوه های پیشاوردین  
 نایب یاد کسی گشته تا جو آب نامه  
 چو کوه گشته تا کوهی سحر که قمرین  
 یار کا حاضر و غایب بین نام پر غراب  
 گلابیان منه پر کوه دین کسی کوهستان  
 دیو کجی بین رسته بیخ فخر حسن بیجا  
 هست که بار ترا دیدم در این

۲۹  
 و مہکالی میں تری در محبت کی قسط  
 کیا یہ تیرا دیکھ کر میں ہے مریا دل میں  
 ہو رہی بن کی جو اتنی فراق میں دنیا دل میں  
 دوسرے ہی نہیں عشق کی زلفیں  
 راجی محبت نہوایا رہیں کسی  
 کے عکس کو ارمان مری دکھا دل میں  
 نہ نہ ہوا سبب فیصل علی

[illegible]





خلف عشق کی تکیہ در جگر دین بیجا یاد دل میں  
 ہی سببی در جگر دین بیجا یاد دل میں  
 عشق کی تکیہ در جگر دین بیجا یاد دل میں  
 ہی سببی در جگر دین بیجا یاد دل میں

|   |                                   |
|---|-----------------------------------|
| زندگی بھٹو ہر جہل سیر او سکا  | ایک حسرت یہ گیا عاشق شیدا دل میں  |
| واغلا عشق کی لذت ہی اگر قصہ ہو  | می کی ہو جای جگہ صورت مینا دل میں |
| مرئی دم نام علی کا ہوزبان پر مفتون  | بجڑا ہی سہی بندنی کی تمنا دل میں  |
| میر دل حسن فوق خلف نیز ملو و علی باشندہ فرخ آیا و قیوم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیریں نیر |                                   |

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| چاہی ہی حال ہے ہو صدق صفا کا دل میں   | دو نو عالم کا نظر آئے تماشا دل میں      |
| وہ صفا بھجی حال ہی کہ یہ صورت ہے      | دیکھ لیتا ہوں رخ یار کا جلو دل میں      |
| دید منظور ہی گراوس رخ روشن کی بھجی    | مثل آئینہ کدورت نہ کہہ اصلا دل میں      |
| خوب ہی کتبہ مقصود ملک ہم پوسہ ہے      | دھونڈتے ہی پرتی ہی جکلو و سی یاد دل میں |
| عشق گل ہی تو یہ نالوں میں اثر پیدا کر | دور و گلچین کے ہوا ہی بیل شیدا دل میں   |
| کہیں ایسا نہواک و ز قیامت لاتی        | بی طرح رہتی ہی یاد قد بالاد دل میں      |
| کمر یار کا مضمون یہاں تو نہ ملا       | ہاں مگر ملک عدم کا ہی اراد دل میں       |
| وہ صنم ہر گیا تو یہ گیا اللہ تو سب ہے | سج ای فوق کرو تم نہ خدا اراد دل میں     |

|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| حکیم باقر علی فیس خلف شیخ قاسم علی باشندہ لکھنؤ شاگرد وزیر صبا |                                     |
| جلوہ دوست کا ہو جای نظر اول میں                                | مثل آئینہ صفا کیجیے پیدا دل میں     |
| جبسی ہتا ہی خیال رخ زیبا دل میں                                | قدرت حق کا نظر آتا ہے جلو اول میں   |
| دم محبت کا میں بہر تار ہا مرئی مرئی                            | جان کی طرح غم یار کو رکھا دل میں    |
| خیر طہر میں نہ پوچھا تو نہ پوچھا جکلو                          | اپنا بیار تو سمجھا وہ مسیحا ہول میں |

جیف نیا ہی با انسان کی سیکو فی  
 خاک حاصل ہو جان کی دولت نیا دل میں  
 لے کے سبب اس وقت خلف غلام ضلہ  
 نیت غلام عباس شق شاگرد وزیر  
 غلام صاحب دیوان شاگرد وزیر  
 غلام صاحب دیوان شاگرد وزیر  
 غلام صاحب دیوان شاگرد وزیر




یکساں کی ہمت نہ نہیں کی تو  
 چار ہی دن میں کیا عشق کی تکیہ  
 اپنے طاقت کا میں رکھتا ہوں  
 ہندو کی انکسین تصور میں ہوں کی جسم  
 قدرت حق کا تابا نظر آیا دل میں  
 غلام صاحب دیوان شاگرد وزیر  
 غلام صاحب دیوان شاگرد وزیر  
 غلام صاحب دیوان شاگرد وزیر

یہ وہ لہری کہ اسی لہری میں غلام  
 وہی خوب ہی ایسا لہری میں غلام  
 وہی خوب ہی ایسا لہری میں غلام  
 وہی خوب ہی ایسا لہری میں غلام



یہ تصویر تیار  
کے صدی سی کل جان  
نیک جان بخش ہو دل میں  
نیکی اب نیت غیب قلندرین  
بھی کتنی شریعت کی جلیان پائی  
پوچھتی مگر کیسی چا دل میں  
حیران کی سیاہی ہی ہوا ہون این  
اغ پر رشک پیٹھا دل میں  
وقت چھوڑی کہیں یہل جب کو  
بی رحمی صیادی کہنگا دل میں











پیشانی بسم الله الرحمن الرحیم  
 در فضل علی مرتضیٰ کربلا بنده غلام محمد

سلامت ہی مکان ایہی دیکھا میں  
میرا دوست میرا سہارا  
میرا ہوا میرا جاننا  
میرا ہوا میرا جاننا

بشکرت تویم یار دلین  
نور تویم نور تویم

8

تیرا نامی ناموسین ستار دلین  
 کلا دس لکھی پر کہا رہا ست  
 شیخ فوجی ارم حیف ہوئی شاکر دین  
 اب فرستے کون چو کی می پین  
 سب فرستے کون چو کی می پین  
 پہلے کلا دس لکھی پر کہا رہا ست  
 تب فرستے کون چو کی می پین  
 فرستے کون چو کی می پین

میرزا حسین علی بیگ محمد حسن خان خوارزمی  
رحم آبی تیرچا اوس بت خوارزمی  
جب کہ کہ او بی بردندہ ذوقیاری  
وہ جس بیون بیون میں کہ کیتی ہو جی  
سورج گذرے میں خوارزمی  
ان بلوی گرو محمد خوارزمی

یہ عید الہی عزم تہا یہ  
میرا ہی گم نہ آیا عزم  
وہاں ہی چن کر گیا  
یہاں خفا کا عین

و میگفتن این رخ محبوب کا جلوه دلمین  
 کوئی باقی نہیں اب اور تمنا دلمین  
 چہ گویا ہی یہ عجب طور کا کائنات دلمین  
 کہہ گیا ہی جو ترا چاند کا مہر دلمین  
 جان کی طبع اسی ہمنی چہ پایا دلمین  
 اسی تیرے کچھ تو کہہ خوف خدا کا دلمین  
 مان جائیں تمہیں گردون مہر دلمین  
 کہتی ہیں سچ تو کہو کیا ہی اراد دلمین  
 آگ بھڑکاتا ہی وہ نور کا پتلا دلمین  
 پہرنتی سر سے ہوا زلف کا شو دلمین  
 لعلی صنم جیسی ہی عشق قد بالادلمین  
 برگشتی ہای یو دلمین و کی تمنا دلمین

جہاں ہی سینہ عارفِ نعلیج سی سینہ  
ترنغِ مینِ اگی لپٹ جاو مری سنی سے  
جانِ بچین ہی عشقِ مزہ جانا مین  
داغِ دلِ انجمِ افلاک پہ ہین چمکن  
رازِ الفت کو نہ ظاہر کیا ہر گز ای یار  
کعبہ و لکونہ ڈاؤنہ یہ آفت توڑ و  
مجھسی بیمار کو جانا جو شفا ہو جائے  
پاکی تنہا جو کہی اوسی لپٹ جاتا ہوں  
دور سی شعلہ رخسار و کہا کر محکو  
پہر ہی اپنی نظر مین ہی زمانہ اندھیر  
حشر ہی قہر ہی آفت ہی ستم برپا ہے  
جان دی ہفت میں طلب نہوا اسی طیش

|  |                          |                      |
|--|--------------------------|----------------------|
| مختشم علیخان مرحوم حشمت یافته دایم بادشاه  | خوبسپازمین فی بعد        | خاک کبری غبار تهاوین |
| مزار رضاقلی مرحوم آشفته خلف حکیم محمد شفیع یافته اکبر اباد مقیم کهنه شاگرد میر محمدی | جی تها اکولین یار تهاوین | یان تک انتظار تهاوین |
| مرگنی پرپی بجاو خاک ندی  | آج تک یہ غبار تهاوین     |                      |

آریا کیہ ہے و شہر کا جاں نثار یا دل میں  
اصلاً غم نہیں ہوتا کہی آزاد کی ملکین  
ہم کہہ نہیں تباہی جلاو کی دل

عبدالحی محمد بن یحییٰ  
وزیر اعلیٰ  
محمد علی خان





خنده که از شکر در شند خفا جگر دلش  
 به کیا بود امری که بود و کار دلش  
 به سوزش بود سبزه باغ دلش  
 به شکرش بود سبزه باغ دلش  
 به شکرش بود سبزه باغ دلش  
 به شکرش بود سبزه باغ دلش

شیخ محمد جان شاد و خلف شیخ وارت علی شیراده که بنویسای من شاگرد از انچه از من میگوید

|                                     |                                     |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| فطرس دیکه سحر کرد و بار دل میرا     | گرا تو تو شوی جانی گایار دل میرا    |
| ملا کی خاک بین جانی یار دل میرا     | گر یکا باون به هو کر غبار دل میرا   |
| ده لپٹی غیری من من من من من من      | او نهار های عذاب فشار دل میرا       |
| پس فدا بهی تجس من بهی می تاب        | کهین نه تو ترکی نکلی هزار دل میرا   |
| از کسی جهان را بهون تری گلی کی      | کهی تو جگو ملیکا نگار دل میرا       |
| جور دکی کهتا بهون منی غیری حاصل     | تو بهنکی صاف یہ کہتا ہی یار دل میرا |
| کهین بهون منی نکلتا ہی کو چہا ناخین | زمین من ہی نہیں لیتا قرار دل میرا   |
| بیشکل شیشه ساعت ہی یہ تہ و بالا     | کہ اک گہری نہیں لیتا ستر دل میرا    |
| بتون کی غمی بہ نازک نہی ہون شاد     | لگا تین گل ہی تو ہو سنگسار دل میرا  |

فرمان نویس کچھری سلطانی لالہ جیسکے راجی شریف مقبول لکچری لالہ اباد می تمیم لکچر شاد

|                                    |                                     |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| اکہی پس ہی ہوا ہی دو چار دل میرا   | طہان ہی سینی ہرین سیما دل میرا      |
| ہوا ہی جیسی مجھی عشق کا کل و رخ پا | چھیدہ رہتا ہی لیل و نہار دل میرا    |
| عزیز و یوسف کنعان کی چاہ میں بتو   | کنوین جہنگامی کا مجھکو ہزار دل میرا |
| بہت کہلائیگا گل گر جنون سلامت      | دکھائیگا ابھی کیا کیا بہار دل میرا  |
| غضب کی جا ہی نہیں آج تک میں معلوم  | ہوا ہی تم بہ میر جان نثار دل میرا   |

نقید سیادت حسین خان عرف غا جہو شرف خلف سید محمد میر میرضا صاحب بن کرگو کا شہد

قرار دادی منی سے بیعت ہزار دل میرا  
 رسی کیلے فخر از دل منی کی دل میرا  
 ہوا ہی یار کو یہ سب خانی ہو و لا یا  
 از بین کی رنگ خانی ہو و لا یا  
 سب سے کہ سب سے سب سے سب سے  
 خدا کو ان سب سے سب سے سب سے  
 یقین جان و شرف من و شرف طہان  
 عد و سب سے نہیں رہتا غبار دل میرا  
 و کہ  
 معشوق سے نیاز کا گری مکان دل  
 کیا منزلت ہی شان الہی شان دل  
 داغون کا اور نہایت جو غم بیان دل  
 جاسے گا دل کیے کہ ہر کاروان دل  
 دلی بودہ او بہا لین قوی فون و شوق کا  
 دلی بودہ او بہا لین قوی فون و شوق کا  
 دلی بودہ او بہا لین قوی فون و شوق کا  
 دلی بودہ او بہا لین قوی فون و شوق کا





بہار حسن بین جو حسین تیکو مشنری  
 دل پکڑی پرتی بین جو کچھ تپتی پستی  
 دوتربتین جو گور غریبان پرتی شرف  
 امیر احمد امیر خف مولوی کرم احمد اولادین حضرت شاہ مینا علیہ الرحمہ کی باشندہ لکھنؤ صاحبان

یوسف بھی دل نکال کی کہین کل دل  
 خود رو رہی بین کرتی جو تپتی تپتی  
 اک ہی مری جگر کا نشان کل نشان دل

امیر احمد امیر خف مولوی کرم احمد اولادین حضرت شاہ مینا علیہ الرحمہ کی باشندہ لکھنؤ صاحبان

ناوک فگن تپتی نہیں سنکر فغان دل  
 داغ پری دوشان سی دو بالا شجی دل  
 اسی شاہ کشور دل جان چھبان دل  
 پیکان جو دل پہ یار کا بیٹھا تو خوش ہوئی  
 جانی گا کیا تصور خال سیاہ یار  
 حیرت وہی فروغ وہی ہی جلا وہی  
 غفلت فی کردیا نظر خلق میں سبک  
 غنچہ کی بوڑنی کو سیمہت ہی معصیت  
 اتنی ایسی پسند ہی جھکو چمن کی سیر  
 بہت ہی راہ چشم تھی ہو کی آب  
 اوس بی نشان کی یاد فی ایسا مٹا دیا  
 ذرون میں آفتاب کا جلوہ دکھا دیا  
 ممنون ضعف جا لپیری میں ہوں امیر

ہمکھلا چلا ہی سندھ کی طرف آستان دل

پہل نال تو بہان بھی ہر ہر  
 کبوتی گل سی ناز کی تپتی تپتی  
 غلام غلام غلام غلام غلام غلام

پرتی جوی دوتربتین  
 کل جھکا نظر تپتی تپتی  
 رباعی میر بیگم لکھنؤ

پرتی ایسا سہل دل  
 شیشہ نشہ کا گور  
 کلام کلام کلام کلام کلام کلام

علی علی علی علی علی علی علی  
 دیکھ کی عید لڑائی تپتی تپتی  
 جواغ ہی دوتربتین تپتی تپتی

نہان نکلا علی علی علی علی علی علی  
 راز محمد علی علی علی علی علی علی  
 کلام کلام کلام کلام کلام کلام



کلام کلام کلام کلام کلام کلام  
 کلام کلام کلام کلام کلام کلام  
 کلام کلام کلام کلام کلام کلام

بیچے تو جیسے طبع سے دل میں ہے  
 رو لاؤ شوق سے بے جا تا کہ گریہ  
 غم جو دل میں ہے غم جو دل میں ہے  
 عیان ہے غم سے صفا غم سے صفا

میں ہی ہے جیسے طبع سے دل میں ہے  
 بھول چکا ہے دل میں ہے  
 غم جو دل میں ہے غم جو دل میں ہے  
 عیان ہے غم سے صفا غم سے صفا

|  |  |
|--|--|
| قدم ای باد صبار کہیو سنبھل کر اپنا<br>گندی رنگ کی فرقت میں پسا جاتا ہی<br>بسکہ رہتا ہی تری جنبش مژگان کا خیال<br>ہاتھ رکھ کر دل سوزان پر مری کہتی ہیں وہ<br>شاید آتا ہی وہ رشک چمن حسن ہر<br>مست مانگی اگر اک جام تو دی و خمر می<br>ای علی کیوں ہو انید قوی شیش کی | کو چڑ لطف میں افادہ کسی کا دل ہے<br>آسیا گر طیش دل ہی تو دانا دل ہے<br>تیرے تیرے لگا کر تے بن تو دانا دل ہے<br>دیکھی دیکھی اب تو یہ پیشاد دل ہے<br>آج مثل گل خندان جو گشتا دل ہے<br>کیا ہی بہت مری ساقی کی ہی ریاد دل ہے<br>کہ نبی اپنا کریم اور خدا عادل ہے |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| فیدی کیو سی دلدار ہمارا دل ہی<br>والہ ابروی خمدار ہمارا دل ہی<br>خار فرقت ہو جی جسد فی انیس لگی گھر<br>مدین گزری ہیں ای گل کہ مثال گزرو<br>ہمتو خادم ہیں حسن ابن ابی طالب کے | تیرہ بختی میں گرفتار ہمارا دل ہے<br>کشتہ خنجر خو خوار ہمارا دل ہے<br>داغون کی پہولون سی گلزار ہمارا دل ہے<br>شوق دیدار میں پیدار ہمارا دل ہے<br>خاکیا ہی شہ ابرار ہمارا دل ہے |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| حالی و دمان حافظ قرآن شرف الامم حسین تدا<br>میں سلاطین و کبریا کی لقب یہ پیشوا صاحب دوان<br>قلع نہیں جو شہم پیشمار دل میں ہے<br>ہمیں سمجھتے ہیں اس رنگ سن کی تہ کو | ہزار بہر ہر ہو پر جای یار دل میں ہے<br>عتاب چہرے ظاہر ہی پیار دل میں ہے |
|--|---|

میرا دل ہے غم جو دل میں ہے  
 غم جو دل میں ہے غم جو دل میں ہے  
 عیان ہے غم سے صفا غم سے صفا  
 غم جو دل میں ہے غم جو دل میں ہے  
 عیان ہے غم سے صفا غم سے صفا

میرا دل ہے غم جو دل میں ہے  
 غم جو دل میں ہے غم جو دل میں ہے  
 عیان ہے غم سے صفا غم سے صفا  
 غم جو دل میں ہے غم جو دل میں ہے  
 عیان ہے غم سے صفا غم سے صفا



جو تیرے چشم و جانور  
 گراہی چشم افروزان دل پر  
 تمام چلو قصہ پر کیا پورا  
 پورا سب کچھ مجھ جان دل پر  
 مجھ سب کچھ کہیں چھوڑنا نہیں تم ہجو  
 دل پر جاودان دل پر  
 مجھ سب کچھ کہیں چھوڑنا نہیں تم ہجو  
 دل پر جاودان دل پر  
 مجھ سب کچھ کہیں چھوڑنا نہیں تم ہجو  
 دل پر جاودان دل پر

نور علی کوئی سید و ملک  
 جو بکجور و بدبو جاننے پرانی تو دل کی  
 زبان سے زکریا کی عشق کی کجی کی  
 مزار علی کیسے جو مرقوم قاضی زکریا کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی

صاحب چمن شہیدان پادشاه  
 صلیبی غنچہ سے آنی ہی جکبوری  
 خدایا کر کو ہی رہا جو جکبوری  
 کس کا جو غنچہ کی کجی کی  
 جو غنچہ کی کجی کی  
 جو غنچہ کی کجی کی

نور علی کوئی سید و ملک  
 جو بکجور و بدبو جاننے پرانی تو دل کی  
 زبان سے زکریا کی عشق کی کجی کی  
 مزار علی کیسے جو مرقوم قاضی زکریا کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی

|                                   |                                       |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| پڑی نہ چوت غصہ کی کہاں کہاں پیر   | پچا جو شجر ابرو سے تیرناز رگا         |
| مہار می ل میں جو آیا ہوا عیان پیر | یہ عشق آئینہ رخ کا صاف ہی اعجاز       |
| خمش و عاجز و مسکین و ہزبان و پیر  | جو منہ میں آتا ہی کہہ دیتی ہو رسم کرد |
| اسی سبب ہی عشقی بہت گران دیر      | سبک ہوا ہی جو کاسیدگی سی کوہ ہوا      |

میر سعادت علی جو قسم سکین برادر زادہ میر علی حامد باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ پہلی شاگرد میر احمد  
 رسا کی بعد ملک اشعار میر قمر الدین منت فاریسی کو سی اصلاح لے

|                                    |                                    |
|------------------------------------|------------------------------------|
| مخو ان متاع درد کا ہی در و مند دل  | کرتا نہیں ہے جنس و عالم پسند دل    |
| دلت ہوئی کہ زلف میں تیری ہی بند دل | آشفگی کا اپنی سبب تجھی کیا تھون    |
| یہ جی میں ہی کہ کجی کو سپر پسند دل | جو آتش خدا پر دانہ ہی خال کا       |
| جانبہ ہوا گرا کی اوٹھا کر گزند دل  | بیرحم پہر نہ لیگا کہی دوستی کا نام |
| یان ناتہ رسا سے رکھی کہی بند دل    | پاسل دب ہی مانع تسخیر ورنہ یار     |
| خورشید حشر سی ہی ہی سوزان و چند دل | سینی میں شعلہ زن ہی بس آتش فراق    |
| تسکین کا گر آپ کو آیا پسند دل      | بکھا ہی اک نگاہ پر لے لیجی مفت بہ  |

|                                    |                                       |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| تو چشم آبلہ لئے رکھ لے آبر و دل کی | ہوئی جو عشق سی کچھ بڑھ کی گفتگو دل کی |
| جو تیرے ہاتھ لگے لوح یہ کہو دل کی  | نہ دیکھی آئینہ تو لے کی اپنی جیتختی   |
| زیارت آن کے کرنا نہ بیخود دل کی    | یہ وہی دل جس کی کہتی ہی خلق بیت اللہ  |

نور علی کوئی سید و ملک  
 جو بکجور و بدبو جاننے پرانی تو دل کی  
 زبان سے زکریا کی عشق کی کجی کی  
 مزار علی کیسے جو مرقوم قاضی زکریا کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی  
 نذرانہ دینے والی کجی کی



علی و دوان جانان از انوار لاله ارغوان  
 باب علی ساد علی خاص غیب نواز و انوار  
 خیال زلف سیاهی بی بی جلال  
 بلبلین دل سلفی و بایب  
 جلال کو بیخیزان کی بر فغان  
 لری کی گلشن جنت کی بر فغان  
 وہ ہنسوار گرنے میں کر ی پامال  
 یس قناری زمین کر ی پامال  
 رنگ برق تلخی ہے افراطین  
 تیار ی زلف میں ہی یک طرفہ  
 بدن کندہ بایں ہی پت و تاب  
 وہ ست خواب و بیداری میں  
 دماغ غوطی لگا ستم و تباہ  
 جلا ہی ہی مجھ کی غلاب  
 اسی غلاب میں ہی تجھ کی غلاب  
 کہیں کی کہیں جان غلاب  
 خام کہیں کی کہیں غلاب  
 فنا کی بوجہ باد آگے گئی  
 فنا کی بوجہ باد آگے گئی  
 رنگ مہج ہو آگے چلا  
 علی آتش خاکی نہ کیوں ہو نور  
 زل کی دن سے ہی عشق الوداع  
 بلبلان کو ہر طرف لاف  
 چور سو لاف و لاف

جگر کارنگ ہی لالی میں گل میں بودل کی  
 لہو کی دہار بنے صاف آجود کی  
 یہ عین صلح میں حالت ہی جنگ بودل کی  
 صفائی کیوں نہ ہو مشہور چار بودل کی  
 ہی شکل صاف ہی دلی روبرو دل کی  
 ہر ایک ڈھیلی سے مٹی کی آئی بودل کی  
 ملایا خاک میں کے خوب آبرو دل کی  
 فزون ہی عرش علی سے آبرو دل کی  
 شبیہ ہے کل لالہ میں ہو بودل کی  
 غضب کی دوستی زیر ہی ہی عدو دل کی  
 نماز ہوتی ہے مقبول بی قبول کی  
 تم اسی پوچھو کہی گاجب لہو دل کی  
 رہی گی دل ہی میں بیل کی آرزو دل کی  
 نگہ لگی نہیں بی ساعت و سبو دل کی  
 نہ آئی لب پر رہے بات ناگوار دل کی  
 دہو میں مین آہ کی آئی گی ہی بودل کی  
 عبت ہی سنیہ سوزان میں جستجو دل کی

بنا ہی کیا چین و سرخاک عاشق سی  
 لگا ہی زخم جو قاتل نے باغ باغ ہوا  
 لڑا کی آنکھوں کو تجھے بگاڑ کر تا ہی  
 ہی چار آئینہ چاروں طرف کی اخوت  
 مقابل آئینہ کی جسطرح ہوا آئینہ  
 اگر تیر ہو رتبے میں خاک بارون کے  
 بھلا کی آتش فرقت سے کر دیا برباد  
 نہیں ہی منزلت دل ہی ظالمون کو خبر  
 وہی ہی باغ وہی جوش خون کا عالم ہے  
 ہوا ہی شک سویدار ہا نہ نام کو نور  
 نہیں طہارت ظاہر سے کام اوزا ہد  
 ابھی تو آنسو وکی ساتھ ساتھ آیا سے  
 ہوا ہی آتش گل خاک میں ملائی گے  
 خدا کی واسطی لا پھول ہر کی اسی ساقی  
 یہ زور اب تہ دکھایا ہی نا تو انی  
 یہ تیر آتش الفت ہو ہی کہ داغ لگا  
 کسی کی کو چہ گیسو میں ہو تہا ہی محسن

جلا ہی ہی مجھ کی غلاب  
 اسی غلاب میں ہی تجھ کی غلاب  
 کہیں کی کہیں جان غلاب  
 خام کہیں کی کہیں غلاب  
 فنا کی بوجہ باد آگے گئی  
 فنا کی بوجہ باد آگے گئی  
 رنگ مہج ہو آگے چلا  
 علی آتش خاکی نہ کیوں ہو نور  
 زل کی دن سے ہی عشق الوداع  
 بلبلان کو ہر طرف لاف  
 چور سو لاف و لاف

رنگ مہج ہو آگے چلا  
 علی آتش خاکی نہ کیوں ہو نور  
 زل کی دن سے ہی عشق الوداع  
 بلبلان کو ہر طرف لاف  
 چور سو لاف و لاف



کوئی تو خدا  
 جسم پر یک نفس بپوشی  
 ابلیس ده میم جنت ده فلک پر ساز ساز  
 باطل ای جسم خاکی اونی یک کلام درود  
 غایب اسی زیاد کیا لطیف باطن  
 نقد دریا کون قاصد بی کیا انظار  
 فریدون کو فریاد بپوشی کیا انظار  
 فرید جانی بپوشی کوئی اول نام درود



و حشید کی طرح عربانی خوش آتی ہی ایسے  
 دشت غربت میں کہان تک شوگرین کہیا  
 جانکار وں کیسے پہچان کا سودا آتی ہوا  
 جستجو میں ہی اصل لیکن ظن سے آتا نہیں  
 ناتوانوں سے نہیں رکتی غنا اختیار  
 اگلی آتی ہی اوسکی قالب بیجان چین  
 درمیان پڑ کر صفائی کرومی سی تیج اہل  
 دیکھا کیسے وحی جان کیوں کہاؤں سچ و غائب  
 جبسی ہی پیش نظر تصویر سیاد اہل  
 سا غری فرقہ ساتی میں کیا خالی کرو  
 عشق پاک یا راجانی میں ہوا ہی دم فنا  
 قصرن میں اسکو امی سمجھو بہت لڑا بہو

قطع کرتا ہی لباس زندگی اندام روح  
 کب تک گردش ہی بخت نافر جام روح  
 پہنیں گیا دام بلایں طائر ناکام روح  
 نقطہ موہوم کہیں کر نیکیا اندام روح  
 کیا ہی ور و نیر چڑھائی خوش شگام روح  
 بسکہ وہ نفسی مشہور تھا بہنام روح  
 جسم خاکی ہی بخار خاطر ناکام روح  
 ہی اسی زنجیر میں جکڑا ہوا اندام روح  
 کس قدر سہا ہوا ہی طائر ناکام روح  
 بہر چکا ہی بیاں شرابِ زندگی سی جام روح  
 چاہی ہی روح القدس مشہور ہو اب نام روح  
 جی میں ہی نقل مکان کی پی آر اقم روح

میر محمد وجان مرحوم اوج خلف تیر جو اوٹ  
بٹھار کے باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور صا

نیز درین مین خاص محل نواب معتمد الدوله  
دیوان شاگرد میر علی اوسطار شک

اوتھ گیا ہی میری پہلو سی جو وہ آرام  
خال رخ پر طائر دل کی لیے دانا ہوا  
ہاتھ سی فرقت کی اپنی زندگی دشوا

جسم میں باقی نہیں ہرگز نشانِ نامِ رح  
دونوں لفینِ عارضِ صیادِ مہرِ نامِ رح  
موت کو پونہچای کوئی آج یہ پیغامِ رح

بنی بر مری و اسفند بن غلام رن  
چرخ کائنات است آسایش و آرامش  
صالح

تغیبات و تحولات  
 میر علی و سوار شاد و دیگران  
 حرمین و تهرانی  
 و دیگران

و حسیو کی طرح عریانی خوش آتی ہی ایسے  
 دشت غربت میں کہان تک ہو کرین کہانیا  
 جانکر اوس گیسو پیمان کا سودا کی ہوا  
 جستجو میں ہی اجل میکین فتنہ آتا نہیں  
 ناتوانوں سی نہیں رکتی عنان اختیار  
 آگئی آتی ہی اوسکی قالب بیجان ہیں جان  
 درمیان پڑ کر صفائی کردی سی تیجہ حل  
 دیکھ کر گیسو چانکنا کیون کہانوں پر حیا  
 جیسی ہی پیش نظر تصویر سیاد اجل  
 ساغر می فرقت ساتی میں کیا خالی کرو  
 عشق پاک یار جانی میں ہو ہی دم فنا  
 قصر تن میں اسکو ای سنجو بہت ایزا ہو

میر محمود جان مرحوم اوج خلف میر جو اوشاہ عزیز دن میں خاص محل خواب معتدل در  
 بہادر کے باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسطار شک

اور گ کیا ہی میری پہلو سی جو وہ آرام  
 خال رخ پر طائر دل کی لیے دانا ہوا  
 ہاتھ سی فرقت کی اپنی زندگی دشوار ہو

جسم میں باقی نہیں ہرگز نشان نام  
 دونوں زلفین عارض صیا ویر میں نام  
 موت کو پونہ چای کوئی آج پیغام



خاندان علی محمد شاهنشاهی  
 صاحب دیوان شاد و دلشاد  
 بنام بی بی گلشن  
 وصال یاد کی بی بی گلشن  
 فراق یاد کی بی بی گلشن  
 جو اضطراب میں دل کی فراق  
 وصال میں یہ مریاں کہ استیلا  
 بغل میں دل پر دوی با کمان  
 دیوانہ  
 دیوانہ  
 دیوانہ

|   |   |
|---|---|
| خوشنویس شاعر کما اصغر علیخان نسیم دهلوی خلف نواب قاضی علیخان باشند که بنویسد برایش اگر حکیم   | همیشه سیری کی اختیار مین روح<br>که بین اجازت رفتار وی نزاکت یار<br>نه زندگی سی خوشی چون نه موت سی رنج<br>دکما وی جلوه آخر که وقت آخر ہے |
| چشم بدن سی پسین احم زلف یار مین روح<br>که راه مکتبی ہی آغوش انتظار مین روح<br>نه اختیار مین دل ہی اختیار مین روح<br>هی میجان نقص چند انتظار مین روح |   |

[illegible]

پس نثار گل کی ہوا غبارِ دل پہ بارینِ صبح  
بہارِ پیرِ دل پہاندا غبارِ دل پہ بارینِ صبح  
دیکھا فانی ہی آئینہ صبا صبا پہ بارینِ صبح  
مہمانِ صبح سے مری بار کی غبارِ دل پہ بارینِ صبح  
یہ ناتوان ہون میں جسم پہی صبح گراں  
بلاغری ای کی غبارِ دل پہ بارینِ صبح



بزرگوار جان من بیقرار است در  
 اوجی که گشته است گداخته و حیرت  
 زبیدی که در دل من جاریست  
 زبیدی که در دل من جاریست

یہ حال ہی تری بیمار جسم کا اب تو  
 شریک کوئی برقیقت کا نہیں ای بھر

مولوی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| تڑپ ہی ہی نہایت فراق یار میں صبح      | قفس میں طائر سنبھل ہی جسم زار میں صبح   |
| نہ کسطح سی ٹھکانہ نفسی ہو و شوار      | بڑی خرابی سی آئی ہی جسم زار میں صبح     |
| کمال ہی تب فرقت نے اب حرارت کے        | بدن کی طرح سی جلنی لگی بخار میں صبح     |
| محال ہی کہ کری عود جو کہ ہو معبودم    | کھل کی جسم سی کب آنی جسم زار میں صبح    |
| سیان قبر اوڑھاتی ہیں جبر فرقت جسم     | پس از فنا ہی نہیں اپنی اختیار میں صبح   |
| کہلانہ ہم پہ پیچیدہ محاط اس میں ہی نہ | یہ جسم صبح میں ہی باہر جسم زار میں صبح  |
| کہان ہی محفل ندان میں دور سا غری      | کہ پھر ہی ہی یہ بزم شراب و خوار میں صبح |
| پس از فنا ہی کمال انتظار جانان سے     | کہی مزار سے باہر کہی مزار میں صبح       |
| دی میں داغ شہید اتنی گلزاروں نے       | رہیگی بعد فنا میری لالہ زار میں صبح     |

ہمدی حسین خان آبا و ولد غلام جعفر خان باشندہ لکھنؤ بہرہ برحق لکھی لکھی دیوان ہی گورنمنٹ

|                                      |                                       |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| نہیں ہی اور کہیں جان جسم زار میں صبح | ایک رہی ہی فقط چشم انتظار میں صبح     |
| گئی ہی یاد میں از بسکہ جان لیلا کے   | بہری گی ڈھونڈتی مجھ کو غبار میں صبح   |
| بدن میں ہی یہ زندان کلفت غم نے       | پہنسی ہی آن کی یاد سے کس غبار میں صبح |
| فنا میں ہم جو اتار اگلی سی ای گلرو   | ہماری اگلی ہی تری گلی کی ہار میں صبح  |

ہماری آہوں میں ہی پیلو میں نہ کنا میں صبح  
 دل اپنی قفسی سی باہر ہی اذن یار میں صبح  
 نہ زور دل پہ ہار نہ اختیار میں صبح  
 بگولا ہوئی اور ہی کا غبار میں صبح  
 لگی شہکار و خلق بہرہ جاب میں صبح  
 لکھی تیغ خطا پار ہی غبار میں صبح  
 کہ جس طرح سی پریشان ہو اختیار میں صبح  
 پس از فنا ہی ہی لکھی پیکار میں صبح  
 کہ روز سر کو کھلی کھلی پیکار میں صبح  
 بہت ہنسا ہوئی بل غم و گار میں صبح  
 لقب جو روح تو ہی یہاں اختیار میں صبح  
 نہ اختیار میں تو ہی یہاں اختیار میں صبح

وہاں ہماری ہی شائق و ہمارے ہمارے  
 اور خاندانہ میراث میں علی باشندہ لکھنؤ  
 صاحب دیوان ارشد علامہ خواجہ عبدالحق  
 لکھی دیوان نہیں بگلاب میں دیوانہ  
 لکھی دیوان نہیں بگلاب میں دیوانہ  
 لکھی دیوان نہیں بگلاب میں دیوانہ









سفر ترائی کا واسطے اچانک  
میرا چکل ہے لبون تک پہنچنا میری  
نیک یوں پر کہ کہیں پہنچ جاؤں  
خستہ دل ہو گیا ہوں  
نہ ہندی میں عشق کی  
کوہوں ہی فانی ہو



پہنسی حلقہ کیسوی شکرارین صبح  
 زل سے مست ہی یکیشرب خمر صبح  
 یزنا چشمے اندر اندہ ہی خارین صبح  
 خیال ہو گیا دیوان اوس پر ہی کا صبح  
 ہی نہ چین سے مگر گلی ہی نارین صبح  
 اسب و صل بن چوٹی کی جانان صبح  
 لی کے خاک بن خاک اور سبوا میں صبح

جواب پہلی مین دست پاتخت کو عجب نہیں ہے کہ سکے فراق میں صبح

شیخ عبدالرؤف مرحوم شعور خلف شیخ حسن ضاعف بستی میان باشندہ بگرام  
 مقیم لکھنؤ صاحب یوان شاگرد غلام بھائی مصحفی

|  |  |
|--|--|
| جواب راجو ٹھہری تھی جسم زارین صبح<br>عیان ہی صاف نقیض عناصر صبح<br>گلی سے اپنے لگائی وہ جانچان جو مجھے<br>ملا نہ زیست میں نظف کنار و بوس اگر<br>نہ دیکھائی کہیں جلد و وزخ تن سے<br>مشام جان کو نہ پونہی گل مراد کے بو<br>نگاہ شوق ہی زنجیر یا ہو کاش او سکے<br>کمال مجھ کو جلا یا ہی سخت جانی سنے<br>نہ پونہی کی صف محشر میں جو نہ مضبوط<br>چمن میں مہر کی جاصل ہی عشق شہاد گل<br>شعور کاش سو بگھائی مسیح لخت لب | ہوئی کمال سبک چشم اعتبار میں صبح<br>رہی نہ امن آفت سی اس صبا میں صبح<br>بدن سی رشک کری کیون نہ صبا میں صبح<br>وصال یار کا پاسے فراق میں صبح<br>پہنسی ہے شدت تپ سی خدا نا میں صبح<br>بہت نہال ہوئی باغ ریز گار میں صبح<br>ہماری آنکھوں سی نکلی جوانی میں صبح<br>دہوین کی طرح نکل جانیکہ میں صبح<br>ہی کشش مار میں جیسے کشش مار میں صبح<br>کر و رشک کری قالب ہزار میں صبح<br>نجور کی نہیں شتاق ہی بخار میں صبح |
|--|--|

مرزا کریم بیگ شفا خلف مرزا نور علی بیگ باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد زام محمد رضا

|   |   |
|---|---|
| خزان کہان کی ہمیشہ سی ہی ہمار میں صبح<br>نہ آیا فاتحہ پڑھتی ہے انتظار میں صبح | سرشتہ یہ ہی کہر شتہ ہوئی ہی ہمار میں صبح<br>بہشتی پھرتی ہے کیا کیا مری ہمار میں صبح |
|---|---|

پس قطارین دل و میر و علی گڑھ  
 میرزا بھون و دل و میر و علی گڑھ  
 صاحبان شاگرد و فرشتہ و فرشتہ  
 پڑنی ہی کا شمس و شمس و شمس  
 ضرورتی ہی جھیل و شمس و شمس  
 نہ خوب خیال و شمس و شمس  
 و شمس و شمس و شمس و شمس  
 حب دار ہے عاشق کی خیم زار میں  
 حصول رطل غلام ہے اس کا ہوت  
 ہوئے ہی باغ ہزار کین و کین و کین  
 نشا انکھوں پر مرگیا ہون کی سنا  
 رہی تابہ قیامت اسی غلام میں  
 ہلاک مشقہ عشق دل کی گلی  
 ہوا نہیں جو ہے فکر دیدار میں  
 ہوئی خوب لب و لعل یار و مراد  
 کین و کین کی طرح سی ہمار میں  
 لگا ہو گئی غلام کی غلامی  
 ہو گئی غلام کی غلامی  
 ہو گئی غلام کی غلامی  
 ہو گئی غلام کی غلامی







میں نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے  
 مگر ہر طرف سے دشمنوں کی فوجیں  
 میری طرف سے لڑ رہی ہیں  
 میں نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے  
 مگر ہر طرف سے دشمنوں کی فوجیں  
 میری طرف سے لڑ رہی ہیں

میرزا علی جان شفیق ولد میرزا جان باشندہ کھنڈو دیوان کا غلام فی ہناری کی نذر کیا نامی شکار گور واد علی

|   |   |
|---|---|
| کہ بن گئی ہی رگ برق جسم زار میں روح     | ترپ رہی ہی یہ اوسن کی انتظار میں روح    |
| گہرا نیا بھول گئی جا کی کوی یار میں روح | نکل کی آئی نہ پہرا پہنے جسم زار میں روح |
| بہار آتی ہی بس گئی سنہار میں روح        | تہاری آتی ہی بس جی اوٹھا دل مردہ        |
| پہنسی ہی حلقہ زنجیر زلف یار میں روح     | حصار مرگ سی ممکن نہیں ہے آرزوی          |
| ترپ رہی ہی یہاں جسم جان شکار میں روح    | وہاں قریب تہاری بلا میں لیتی ہیں        |
| حلول کر گئے تصویر قد یار میں روح        | فریم پر سی اوٹھا پردہ اپنی موت آئی      |
| بدن سی نکلی ہے معشوق کی کنار میں روح    | یہ چاہی کہ ہماری لحد کبدر بعلے          |
| نبی ہی تار نظر اوسکے انتظار میں روح     | نہ وہی آتی ہیں مج تک نہ یہ نکلتی ہے     |
| کرہ لگی جا کی نشیمن بنفشہ زار میں روح   | جو زلف یار کی فرقت میں ہم تمام ہوے      |
| چلی ہے چوڑکی تنہا مجھی اتر میں روح      | کڑی میں کوئی کسیا شریک حال نہیں         |
| تھام جسم جلی سحر کے بنار میں روح        | میسر آئی نہ تبرید وصل یار کہن میں       |
| چراغ مردہ ہوئی ہے فراق یار میں روح      | شفیق یہ اپنی مجھے تیور ونسی شون ہے      |

محقق عالم شعر زائر کربلا علی میر علی اوسط رشک میر شکرمان باشندہ کھنڈو صاحب پاشا گرونا

|                                      |                                       |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| عذاب سہتی ہی ایام ہجر یار میں روح    | فشار گور کے خواہاں ہی جسم زار میں روح |
| ندیدی وصل کی ہمیشی دیکھی ہو گئی ہمیں | لگی رہی تری آئی کی انتظار میں روح     |
| خزان کی خوف سی بلبل کی جان جاتی ہی   | ہزار تازہ ہوئی موسم بہار میں روح      |

میں نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے  
 مگر ہر طرف سے دشمنوں کی فوجیں  
 میری طرف سے لڑ رہی ہیں  
 میں نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے  
 مگر ہر طرف سے دشمنوں کی فوجیں  
 میری طرف سے لڑ رہی ہیں





منی صدر الدین علی بابا

ای کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی

کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی

سراغ دل نہیں ملتا ہی انتہا میں روح  
 خشن میں ڈھونڈتی پرتی ہی ترنا میں روح  
 رہی ہی گلشن فردوس کی بہار میں روح  
 جو نکلے تن سے مری ہو مہم بہار میں روح  
 اکی ہی گی سدا شوق شہر میں روح

بہشتی پرتی ہی شرب یزید یار میں روح  
 شمیم کمال جان اسی ہنسین ملتی  
 ہوتی ہی مجھ کو جواک رشک حوری لغت  
 غریزہ و فن چمن میں ہی مہک کر دیو جو  
 ظفر کی ہوگی زیارت نصیبی مشتاق

کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی

طالب العلم مدرسہ اکبر آباد مرزا جہانگیر بیگ مرزا تخلص شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم  
 تو باندہ رکھتی کسی بند استوار میں روح  
 خدا ہی جانی کہ ہی کسی انتظار میں روح  
 نکل نکل کی پہرانی تن شکار میں روح  
 ترا ہی دہیان تھا جب تک ہی جسم زار میں روح  
 کہ نام کو نہیں مرزا کی جسم زار میں روح

جو جانتی کہ پہرانی جسم زار میں روح  
 لبو نہ جان ہی اور دم نہیں نکلتا ہی  
 بجائی تیر ہی آب حیات میں تنے  
 رہی نہ تیری تصویر سی کوئی دم خالی  
 یہاں تلک تری فرقت نی کر دیا تحلیل

کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی

پہر ہی بہشتی ہوئی گوشہ ہزار میں روح  
 تڑپ تڑپ کے گئی ہو مہم بہار میں روح  
 یہ کیا کریں کہ نہیں اپنی اختیار میں روح  
 یقین ہی ہو کو نہ کہہ لاتی گی ہزار میں روح  
 گئی ریت کے وان شدت بخار میں روح

مرزا احمد بیگ مشفق ولد بہو بیگ باشندہ اکبر آباد شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم  
 رہی یہ بعد فنا ہی تلاش یار میں روح  
 اسیر کنج قفس کی نہ پوچھی حالت  
 شب فراق اسی کو نکالے تن سے  
 زبان پہ آیکا جب نام احمد محنت  
 یہاں تو یار نی کی گرم محبت مشفق

کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی

کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی

کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی

کون کی بی بی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی  
 کی بی بی منی منی منی



[illegible]

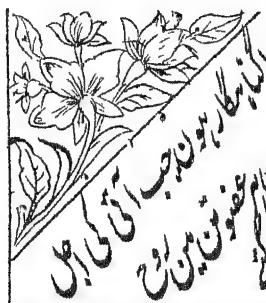
اجماعی است  
 در علم و مقام و رتب است  
 عصمت و تقوی که این دو ازین است  
 بدیهی است که این دو ازین است  
 دل صاف که جواب بدین روح  
 آتی ای دیدن که این دو ازین است  
 و درستی ای ازین بدین روح  
 و این ای خیانت هم ازین روح

کیا بود جان تسایح خلعت عیالند  
 چو بختشان خالص است جوی زار السیاحان  
 فاشا و شد مقدم جانانمیان مناروح  
 نی ہی او کی جاکی میر کی بدین روح  
 جس کو دیکھی تھی پوچھی تین تین روح  
 چین کی اور تھی آخر چین تین روح  
 میل گلزار دوست ہوں  
 کیا دین و پیش پیش ہی چین تین روح  
 کیا اور کی عشق تین جلیقہ  
 کل شعرو کی عشق تین جلیقہ  
 بر وازے کے پہر تین جلیقہ

[illegible]


 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم





اب جاسی گی نازہ مشک فتن میں روح  
 روتی ہی میری جان کو بہت احرار میں روح  
 کریمان نہ چیلے کہیں نڈان تن میں روح  
 چلا کر عبادت ناک فلک میں روح  
 دہوئی ہوئی ہی کیف شراب کہن میں روح  
 چور و نکلی طرح سی بندہ گی رس میں روح  
 دھوئی لگا کی بیٹہ ہی گی چمن میں روح  
 نکلی نہ خال بن کی ہی اوس فتن میں روح  
 سبیل سی جاکی اوکھی ہی کیا چمن میں روح  
 جائی جو خواب میں ہی تری اجن میں روح  
 مثل لباس بسکنتی بوی سمن میں روح  
 ہڑی کہی نہ چشم غزال فتن میں روح  
 بیشی فقیر ہو کی سودا میں میں روح  
 یہ رنگ پان ہی یا ہی عشق میں میں روح  
 باقی نہیں ہی نام کو اب مرد و نہیں روح  
 ہوگی سستی جلی گی مربی اس جل میں روح  
 اب تنگ ہی کیا لباس کہن میں روح

سودا تھی زلف سی ہی پریشان بن میں روح  
 کرتی ہی نالی پاتی ہی ایذا بن میں روح  
 زنجیر زلف یارسی ہوتا نہ عشق اگر  
 ہتھوڑی جاکمان کی خانی میں کرے  
 بہت العجب کے عشق میں مست است  
 چوری چھپی کری گی نہ ہرگز عشق زلف  
 ہی محو زلف سایہ سبیل اگر ملا  
 بی بس ہی کیا کری یہ اگر خستیا ہو  
 اس درجہ عشق زلف فی دیوانہ کر دیا  
 وہ بدگمان ہوں یہی گوارا کہی نہو  
 تنگ جوای صبح گلی سے لگا لیا  
 وحشت یہ ہو جو دیکھ لی آنکھ کو یار کے  
 اللہ ہی عشق لعل تنسی زیب یار کا  
 آتی ہی جان تیری لب سرخ دیکھ کر  
 عالم کو تیری عشق نے مردا بنا دیا  
 ہندوئی زلف کو جو کہی غیر نے چھوا  
 پیری میں خست جسم کو بدین کفن سی ہم

نہ کی کھادی بسکون درد و دکھات میں روح  
 گونا گوں مسکی ہی ہر کھنک میں روح  
 دہزار ہوں یقین ہی بنگا نہ ختم میں روح  
 دھوئی دہ جاجان نہ کری جان تک میں روح  
 یوسف کی ہادی ہی پڑی چاہہ دق میں روح  
 اسکی ہوی عبادت زخم اسکی ہون  
 مرنی کی بھری ہوئی عشق کا سہار  
 رہی نڈی لاس کو ہری کفن میں روح



اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ  
 اوس گل کو کیکہ ہو دل میں باغ باغ



میں کو تیری عشق نے مردا بنا دیا  
 ہندوئی زلف کو جو کہی غیر نے چھوا  
 پیری میں خست جسم کو بدین کفن سی ہم  
 اب تنگ ہی کیا لباس کہن میں روح  
 ہوگی سستی جلی گی مربی اس جل میں روح  
 باقی نہیں ہی نام کو اب مرد و نہیں روح  
 یہ رنگ پان ہی یا ہی عشق میں میں روح  
 بیشی فقیر ہو کی سودا میں میں روح  
 ہڑی کہی نہ چشم غزال فتن میں روح  
 مثل لباس بسکنتی بوی سمن میں روح  
 جائی جو خواب میں ہی تری اجن میں روح  
 سبیل سی جاکی اوکھی ہی کیا چمن میں روح  
 نکلی نہ خال بن کی ہی اوس فتن میں روح  
 دھوئی لگا کی بیٹہ ہی گی چمن میں روح  
 چور و نکلی طرح سی بندہ گی رس میں روح  
 دہوئی ہوئی ہی کیف شراب کہن میں روح  
 چلا کر عبادت ناک فلک میں روح  
 کریمان نہ چیلے کہیں نڈان تن میں روح  
 روتی ہی میری جان کو بہت احرار میں روح  
 اب جاسی گی نازہ مشک فتن میں روح









$L_{20}$













سینه آینه ای که در پیشانی او بر آینه  
 زده آینه ای که در پیشانی او بر آینه  
 سینه آینه ای که در پیشانی او بر آینه  
 زده آینه ای که در پیشانی او بر آینه

|   |   |
|---|---|
| حاجت گور و کفن کیا می عیان کو یار<br>بعد مردن کوزه نشینی کا هوا حال آشکار<br>هم فلک کی طرح عربت میں خمیدہ کیون نہون<br>رو گھٹون کی بندلی نکلیں چار ای گل کیاب<br>او نگہ جاتا ہوں اگر یاد نگاہ یاد میں<br>سم ہمارے حق میں چو نہایتی می پاف کا<br>بال کہولی یار فی آنکھیں ہزاروں گلین<br>آرزو دل ہی عشقی دین دنیا میں رہے | اس گیا اتنی پڑی خاک بیابان پٹیہ پر<br>رکبتی ہیں پشاور اندوہ عصیان پٹیہ پر<br>ہی قیامت بار برف ہجر یاز ان پٹیہ پر<br>جھم گئی ہی اس قدر خاک بیابان پٹیہ پر<br>تازہ مارتی ہی برق سوزان پٹیہ پر<br>مارتی گئی ہی کوڑا جعد پیمان پٹیہ پر<br>بنگیا ہی سنبستان نگرستان پٹیہ پر<br>سایہ دست جناب شاہ مردان پٹیہ پر |
|---|---|

فصیح لفظی خواجہ وزیر وزیر خلف خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحب یوان ارشد تلامذہ  
 شیخ امام بخش سنہ نصیر ہوی جب لکھنؤ میں آئی تھی تو اوں ہون فی یہ طرح کی اول غزل  
 (خواجہ صاحب فی فرمائی وہ غزل لطیف تھی غزل و بارہ فرمائی)

|  |  |
|--|--|
| گراوٹ کر دیکھی تصویر پشت آئینہ<br>دیکھتا ہی ہری تصویر پشت آئینہ<br>حکم ہو توینہ سی لپٹوں میں چوٹی کی طرح<br>ہاتھ کیا رکھا کر امت کی ید بیضا کیاب<br>کیجی داخل لبتاب پاری کی خوش<br>جیسے رخ سی قیری آئینہ سپہر حسن ہو | سید ہی ہو جاتی ابھی تقدیر پشت آئینہ<br>سخت اسکندر ہوئی تقدیر پشت آئینہ<br>تم ہو آئینہ تو میں تصویر پشت آئینہ<br>معجزہ دکھلائی گے تنویر پشت آئینہ<br>روز سنی ناکہ شبگیر پشت آئینہ<br>سطر طوطی تصویر پشت آئینہ |
|--|--|

سید ہی ہو جاتی ابھی تقدیر پشت آئینہ  
 سخت اسکندر ہوئی تقدیر پشت آئینہ  
 تم ہو آئینہ تو میں تصویر پشت آئینہ  
 معجزہ دکھلائی گے تنویر پشت آئینہ  
 روز سنی ناکہ شبگیر پشت آئینہ  
 سطر طوطی تصویر پشت آئینہ

قد ہے میرے تصور سے زنجیر کشیدہ ہے چچی مٹی میں  
وہ تباہ ہے طلوعِ غلامِ اعظمِ افضل خف ضررنا ہو گیا





این کتابی است که در این کتابخانه  
 محفوظ است و هر کس که بخواهد  
 از آن استفاده کند باید از  
 مسئولین این کتابخانه  
 اجازه بگیرد و در صورت  
 نیاز به کپی گرفتن  
 باید هزینه آن را بپردازد  
 و در صورت سرقت  
 مجازات خواهد شد

|   |   |
|---|---|
| او سکی از فرسی ما هم که تیر چنان گزیری<br>حسرت دیدارین با و سکی جوهرین بسلی<br>جسنی و یکی موصفاتی پشت پائی یار کی<br>بونه ران صنم لیتی بی وه غافل دام | کاشکی ملتی بهین تقدیر پشت آینه<br>ننون میرا هوگا و سکی پشت آینه<br>او سکی آگهی کیا بتو سپهر تو قیر پشت آینه<br>کیون نه زیر پا ملون تصویر پشت آینه |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| دست جانان من تیر بی توقیر پشت آینه<br>هو کف روشن من یہ تنویر پشت آینه<br>هنسکی وه بولی جو کهری چشمه پر جوی کی بال<br>کیا عجب ہی گر تیار می کنی کی شوق من<br>فیض ہی وس دست رنگین من عجب سنگین<br>منہ پہ کچہ اور پٹہ پیچی کچہ صفائی دیکھ لے<br>صفا کھلجائی ہی عیبت یون ان صاف کی شمس | مثل روحی شمس ہے تنویر پشت آینه<br>نور کا بجائی تصویر پشت آینه<br>دیکھ کر دیکھی ہمزنجیر پشت آینه<br>پھوٹ نکلی اس طرف تصویر پشت آینه<br>گر مہک اوڑھی گل تصویر پشت آینه<br>رو کی آگے گرد ہے تنویر پشت آینه<br>منہ پر آئی جسطرح تنویر پشت آینه |
|--|--|

|  |
|--|
| محرم صدر دیوانی کلکتہ میر فرزند علی مسلم ولد میر حسین علی مطبقیم عظیم آباد مسکن کلکتہ<br>رکھ کے سر سون کپی انو پائی ل یار کی<br>سیدنا حسن ماتم میر غا باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر رشید میان دگیر مرثیہ گو<br>دیکھی اوسنی غور سی تصویر پشت آینه<br>عکس روی یاراد ہر تو دست رنگین اوی ہر<br>آج باری لڑ گئے تفتیر پشت آینه<br>آینی سے کم نہیں توقیر پشت آینه |
|--|

صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب  
 صاحب المدخان حضرت مولانا صاحب

این کتابی است که در این کتابخانه  
 محفوظ است و هر کس که بخواهد  
 از آن استفاده کند باید از  
 مسئولین این کتابخانه  
 اجازه بگیرد و در صورت  
 نیاز به کپی گرفتن  
 باید هزینه آن را بپردازد  
 و در صورت سرقت  
 مجازات خواهد شد

فصل در بیان کارهای جنه و نواستقبال  
پیر بر قوی می دبی نو حجت بروی  
نوبت جاسر گادل تصویر بیت اینم  
دیو است خود مریک اراسی ای داده

مظہور دنی تو نصیب جان پہنچ  
 بنایا کیا دہستہ مرا با کس نام  
 تلاش ہوئی کمر کی ہر تکی  
 لکھو نشان پریشان بین برای  
 ہای عدم کا ارادہ نہیں ہر تکی  
 نہا شای دہن ہون آشای  
 شہنشاہی کا رخ خف شہنشاہی  
 باشندہ کا تو صاحبان شہنشاہی  
 دم رفقا ہوئی تہمت کی ہاتھوں کی مار مار  
 ہائی ہتھم کی ہاتھوں کی مار مار  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

وہ شہ خوبان دم تڑپن جہا ہون ہاں  
 بیعت دست صنم اسکو ہی محسن  
 برہ کی اسکند سے ہو تو قیر شیت آئینہ  
 رشک کی قابل ہیاب تو قیر شیت آئینہ



مظلوم شاہ مرحوم مظلوم باشندہ لکھنؤ مقیم الہ آباد شاہ غلام محمد علی مصحف  
 پہون کا جو اس گل کی پڑا ہار کمر پر  
 اک مہ شگفتہ ہوا گلزار کمر پر  
 اک ہو نہوا وصف تری موتی کمر کا  
 کہ کہ کے مری سیکڑوں اشعار کمر پر  
 آئینہ نخل ہے شکم صاف سی او سکے  
 کہانی ہین گل اندام سدا خار کمر پر  
 اندری نزاکت تری کسنا زو اداس  
 ہاتھوں کو رکھی ہے دم رفقا کمر پر  
 احوال سبب بختی مظلوم کہی ہے  
 وہ جد سیہ مو ہو اظہار کمر پر

پندت مہتاب آئی بھانی پیٹا بھوی

یا تنگ نہ کرنا صح نادان مجھے ایسا  
 یا چل کے دکھا دی ہین ایسا کمر ایسے

محقق علم شعر ایر کر بلانی علی سید علی اوسط رشک خلف نیند سلمان باشندہ فیض آباد یقیم  
 لکھنؤ تین دیوان ایک لغت ہندی انکا شای گرو شید شیخ امام بخش ناسخ

اگر کہون کہ ترا وہم ہی بجائی کمر  
 کمر شکستہ ہون ای عاشقون کی پیشاہ  
 دہن بین بھی تو یہی بات ہی سوائی کمر  
 تری کمر نظر آتی یہ ہی دو ائی کمر  
 تلاش موتی کمر مین اگر کمر ماند ہون  
 عدم سے جا کی مری فکر ہونڈہ لائی کمر

دیکھو بالون بین جمل جا چکی ہو جا چکی  
 شہنشاہی کا رخ خف شہنشاہی  
 باشندہ کا تو صاحبان شہنشاہی  
 دم رفقا ہوئی تہمت کی ہاتھوں کی مار مار  
 ہائی ہتھم کی ہاتھوں کی مار مار  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں









بندوبستری راوی نه فکر کرد  
 ایسی ہی باندہ پائین کی اہل ہنر کر

چلتے ہیں لاکھوں کہاں سے ہے بل شکر  
 اشد سے نازک اسے بت نازک مگر

بندوبستری راوی نه فکر کرد  
 ایسی ہی باندہ پائین کی اہل ہنر کر

|   |   |
|---|---|
| ایسا فراق یا مین و یا مین ات کو<br>غنچی سے تنگ تر دہن تنگ یار ہے<br>ای رشک عہر گر تری خد متگذار ہو<br>منظور قتل ہی یہ کسی بیگناہ کا<br>کہولی نہ وقت شام قتل فی ہی سرو | بستر پر میری ہو گیا پانی کمر کر<br>اور برگ گل کی رگ سی ہی باریکٹ کمر<br>تار شعاع مہر سے باندہ ہی سحر کر<br>قاتل بندہ ہی جو رہتی ہی آہون پر کر<br>باندہ ہی جو میری قتل یہ وقت سحر کر |
|---|---|

سعد و تاجان ناصر ولد رسالتی ان باشندہ گچھہ مقیم لکھنؤ پانچ دیوان ایک تہ کرہ انگاشی گردن بند

|  |  |
|--|--|
| کسا کس کے باندہ ہتا ہی وہ پیدا کر کر<br>جیسی حقہ ہی سیاہ یہ ویسے سفید ہی<br>وہ دو نو ایک قبضی میں آجاتی ہیں مگر<br>دو دو پہر گذرتی ہیں اسکی تلاش میں<br>ناصر کو شادی مگر نہو خط یار سے | گلیوں میں آج خون سے گام کر کر<br>گویا کہ زلف یار تو شب ہی سحر کر<br>کیا ہی ذرا سا پیٹ ہی کیا مختصر کر<br>ہی خطا استوا تری ہی سیر کر<br>دکھلانہ دور سی اوسلی و نامہ بر کر |
|--|--|

مصاحب علی راوی خلف اکرام علی نیرہ حافظ عبد لطیف باشندہ موضع ناون  
 متصل قصبہ بگرام صاحب دیوان شاگرد رشید مرز مہدی کوثر

|   |   |
|---|---|
| کیونکر نہ باندہ ہون کہا کی مین جگر کر<br>مانی سی کچ سکی تری تصویر کس طرح<br>یہ جوش گر یہ یاد کر میں ہے اند نو<br>امید زیت آج سی ہو کس امید پر | ملک عدم کو باندہ گئے ہمسفر کر<br>ہوش و حواس ہو گئی گم دیکھ کر کر<br>رویا میں جس جگہ ہوا پانی کمر کر<br>خالی جواب خط سی ہی قاصد اگر کر |
|---|---|

بندوبستری راوی نه فکر کرد  
 ایسی ہی باندہ پائین کی اہل ہنر کر

بندوبستری راوی نه فکر کرد  
 ایسی ہی باندہ پائین کی اہل ہنر کر

بندوبستری راوی نه فکر کرد  
 ایسی ہی باندہ پائین کی اہل ہنر کر

بندوبستری راوی نه فکر کرد  
 ایسی ہی باندہ پائین کی اہل ہنر کر







ای جان اہو تہا سہی کی گئے بار بار  
 سالک کو خطامی ثابت نہیں  
 پیم دین علی غلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق

|   |   |
|---|---|
| پاتی نہیں ہیں آپ وہ دو دو پہر<br>ہر جا ہی کو بی یار میں دل ل کر<br>دیکھی نہ ایسی چشم نہ آئی نظر<br>مانی کو تیرے یار نہ آئی نظر<br>دیو اور یار کے ہے درخشاں کر | تہا ہی او کو اسے پنہ نراکت کا جب خیال<br>روحی ہیں عشقان کمر اسقدر کہ آج<br>چیتا اسیر عشق ہے آہو شکار ہے<br>سہادی جگہ ہی جو ورق پر تو کیا ہوا<br>دروازہ بند ہے تو ذرا اسکا غم نہیں |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| چلتی ہیں تہر تہراتی ہی جو سہر کر<br>غم میں جو بحر خوبی کی میں ڈوبی گیا<br>غنقا ہی موہی یار گ گل ہی آہی یہ<br>پا جامہ یہ نہیں ہی تمامی کا پاؤں میں<br>کیا کیا نہ جی میں اپنی کہانہ گچ و تپا<br>ہوو گیکان خون ہفت کسی بیگناہ کا<br>جاتی نہیں ہو کو بی تہا میں جو تم رسام | لچکانہ کہانی او بٹ نازک کر کر<br>قسمت تو دیو ہو گیا پانی کر کر<br>سو طرح دیکھا پر نہیں آئی نظر کر<br>دریائی زمین ڈوب باہی وہ سہ کر کر<br>کہیں گئی نہ مانی سے نقشہ میں گہ کر<br>بہت باندہ ظلم پر بت پیدا کر کر<br>الفت کی فن سی کہوں کی پٹی کر کر |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| ارشاد علی شاہ سالک ولد محمد علی باشندہ بہو پال اردو لکھنؤ شاگرد میراوی علی بخود<br>کس طرح آئی اسن چین کی نظر کر<br>ہوتا ہوں قتل میں جو تری دیکھ کر<br>یاد میان یار میں وون جو ایک پل | چینی کی بال سی ہی ہا ریک تر کر<br>رکھتی ہے تیغ تیز کا شاید اثر کر<br>بہر حائی صحن خانے میں پانی کر کر |
|--|---|

کسے زمین غلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق

ای جان اہو تہا سہی کی گئے بار بار  
 سالک کو خطامی ثابت نہیں  
 پیم دین علی غلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق  
 ہندو کی استغناء ہر دین کی توفیق



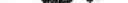





ای خدای اوس بین حسن کو بی زاری  
ای صفائی بین نزاکت بین رگ سنگ  
منش چون کیون نه دیوانه نه خون او یک  
حسن کی صحرائین دینی ای بیاد دیو یک  
دشمنه دیدار کی نظرون بین تیج شہار  
ای تو اس واسطے میری ہر



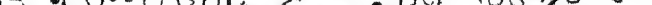
کیا چکنی ہیں کیا صبا ہیں کیا گول سرین ہیں  
جتا نہیں ہی پاسی نظر اسی ہیں طیار

بی حرم میں نایاب ہیں مژدہ سرین ہیں  
چمکی میں نہیں آتی ہیں بی جہول سرین ہیں

طی کلمه ضلع انا واکلیت حسین خان بہادر نادر ولد نواب کلید علی خان بہادر باشند و بنابر  
صاحب دیوان مع قصائد اور مرثیہ اور ایک کمرہ صولت نادر می نگار ہی گرو شیخ امام بخش ناسخ

بال کا دخل ایک سترہویں نہ پایا اران میں  
 رکھ لی مگر سو یا کہلی باؤنسی جو وہ ایک دم  
 جو ہر آئینہ اس صاف آتا ہی ظہر  
 میں مثال خار کہ کانا توانی کی سبب  
 کیا کہوں اوس گلگویشی بکلی شب کو ہونے  
 اس یی بدلی رویت نامی دوشمیں سخن



مولوی باسط علی شویکب باشد که بنو محله بهوانی گنہ شاگرد مرزا صغر علی خان سیمره دیوبند

|   |  |
|---|--|
| <p>             چشمِ حیرت سی جہکی صاف نظر آزا نو<br/>             آج قاتل کی تہ سر ہے ہمارا زانو<br/>             دیکھی اوس شک پری کا جو مصفا زانو<br/>             ایک زانو سی مگر زنین بدلا زانو         </p> | <p>             رشک آئینہ جواوس شوخ کا پایا زانو<br/>             جیمین آتا ہی کہ ہون بخت سا کی صفہ<br/>             تا دمِ ریست نہ لی زہد کا پیرا ہد زعم<br/>             مدتوں کو چہ جانا نین ہی ہم بس کن         </p> |
|---|--|

ساقین می پر خرمین  
 دل پر یوسفی ایمن  
 دلی کو علم اوس بت پر فونی کی بقیں  
 جو زمین پی بوسه می لگا سیکن فراق  
 بو می جو بیان اوس بت معزونی کی بقیں  
 دینا کی زن و معزین کی خرم کی بقیں  
 غلمان کی ایسی بقیں فونی کی بقیں



[illegible]



|   |   |
|---|---|
| مشاطہ دیکھ تو نہ لگا بیٹھنا کہین  | مہدی کہان کہان مری غمخیزن کی پاؤں   |
| گلشن چہ کو نسایہی جہان میں کہ جس حکم  | آجی نہیں نسیم مبارک سخن کے پاؤں   |
| مرزا اسد اللہ خان عرف مرزا نوشہ خالص لد عبداللہ بیگ خان قوم ترک و لاہین                   | گستا سب کی خولدا کبر باد مسکن دلی دیوان فارسی اور ریختہ اور پنج آہنگ انکی بیچ |
| ہی مشابیر شعرا مچی ملی میں مولف کو یہ غزل اپنی نظائیں شیخ فدا حسین فیض الی قصیدہ بیانی سر | وی سیاو گی سے جان پڑوں کو کون پاؤں  |
| دہوتا ہوں جب میں پنی کو اوس جہت کو پاؤں   | مرہم کی جستجو میں پہرا ہوں جو دور دور   |
| سہاگی تھی ہم بہت سواں سکی سزا یہ ہے   | اندھری شوق رشت نور دی کہ بعد مرگ  |
| ہی جوش گل بہار میں یان تک کہ طرف  | بیچارہ کتنی دور سی آیا ہی شیخ بے  |
| شبکو کیسی خواب میں آیا نہ کو کتھن   | خالص مری کلام میں کیو کر مرزا نہو   |
| مغفور عالی فکر خواجہ حیدر علی حرم آفس خلیف خواجہ علی بخش باشندہ مکنہ صلاحت و انکار        | باز نہ پانیچی سے ہوں اور گلبدن کی پاؤں  |
| بہرین چہری نہ پنجہ قصاب بن کی پاؤں  | ہرستی سی جاؤں بی سرو یا جانب عدم  |

کتنے مین نامہ بینہ تو خجستہ کی پاؤں  
 ہر خجستہ کی پاؤں کا کون کے پاؤں  
 سارا یہ شعبہ ہی ترا اسے خای پاؤں  
 صحت چاک چائنا بہر تا ہوں ہر طرف  
 پہلے ہی مین خار مغیلان سی چکی پاؤں  
 بونی جو چننا ہو کہ کیا حال ہی پاؤں  
 خلوت میں میں کی ہو جی جس کی پاؤں  
 چو چای سوس کی کچھ جو نہ اس کے پاؤں  
 کو چو چای سوس کی کچھ جو نہ اس کے پاؤں  
 دیا نہ ہو کئی نہیں نہ بیت بر جہنم  
 لکھنؤ میں کئی نہیں نہ بیت بر جہنم  
 مرزا علی خلیف مرزا جعفر علی باشندہ مکنہ صلاحت و انکار  
 صاحب دکان ہندی و فارسی شاہ غلام علی باشندہ مکنہ صلاحت و انکار  
 اتنی جو نامہ ہست اگر کسی گلی میں  
 کو کسے نہ مری جان نہو کئی ہی فیض  
 بوجا میں بالی مری لاکھ میں کی پاؤں  
 قمران کی پاؤں بہر مری مری مری  
 ہدی میں لاکھ میں کی پاؤں  
 دیو میں کی آج اس بیت میں کی پاؤں  
 سہی انہیں سی اوسنی ہی مری مری  
 قمران کی پاؤں بہر مری مری مری  
 قمران کی پاؤں بہر مری مری مری









بہارِ حیات کی ہر شاخ پر گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر

|  |  |
|--|--|
| <p>پنچو نکی پہل جو چلتی ہے ہر دھڑکی پہل چلے<br/>         دنیا سی جب چلا تھا اسکند یہ حال تھا<br/>         باہر مہوانہ خانہ زنجبیر سی دم<br/>         ان سختیوں میں بہاگ بختا ہی بوہی<br/>         نقش قدم کو ہاتھ لگائیں تو سر کٹے<br/>         اوس کوچی میں پہنچ کی مرا حال یہ ہوا<br/>         پاؤں اوس کی ہمدی لگاتی ہی شہر</p> | <p>اوس کج اوانی رکھا زمین پر چوں کی پاؤں<br/>         باہر کفن کی ہاتھ تھا اندر کفن کی پاؤں<br/>         جوش جنوں میں ہر گئی مشتاق بن کی پاؤں<br/>         بالائی کو وہی نہ ڈگی کو کفن کی پاؤں<br/>         چھو سکتی ہیں رقیب مری سیتن کی پاؤں<br/>         اوٹھی نہ آگے رہ گئی دیوار بن کی پاؤں<br/>         یوں ہیں ہیں سرخ اوس گل ناز کدن کی پاؤں</p> |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| <p>کھڑی سا زرام دیاں سخن دل پر دم سکھ باشندہ لکھن صاحب یوان شاگرد خواجہ جیدر علی آتش<br/>         رکھی اگر وہ ناز سے اندر چمن کی پاؤں<br/>         اب صحت سی قدم ہی اوٹھا نا حال ہے<br/>         آنکھوں کو تیری دیکھ کی پہلی میں چوڑی<br/>         بعد از فنا ہی میں نہ پانچ بھر سے<br/>         بلبیل کھڑے ہو گئے نالان تمام گل<br/>         اپنا کمال شوق دکھا دی جو ایک بار<br/>         بلبیل سب ان گل ہمہ تن گوش ہو سخن</p> | <p>سب پہل چو میں آنکی اوس گل کدن کی پاؤں<br/>         فرقت میں ہو گئی میں می لکھن کی پاؤں<br/>         اوٹھتی نہیں ہیں دیکھ لے ظالمین پاؤں<br/>         پہیل آون کیا میں چمن سی اندر کفن کی پاؤں<br/>         اوس سر و قدنی رکھی جو باہر چمن کی پاؤں<br/>         شیریں لگائی آنکھوں سی پہر کو کفن کی پاؤں<br/>         رکھوں جو نعمہ سخی کو اندر چمن کی پاؤں</p> |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>اے خطہ ولایت علی سرور ولد محمد جعفر مختور باشندہ لکھن شاگرد اپنی والد کے اور آتش کے<br/>         کر تے ہیں سحر قص میں دن گل کدن کی پاؤں</p> | <p>لیکھا کیا سما دکھاتی ہیں طائوس بن کی پاؤں</p> |
|--|--|

پہل چو میں آنکی اوس گل کدن کی پاؤں  
 فرقت میں ہو گئی میں می لکھن کی پاؤں  
 اوٹھتی نہیں ہیں دیکھ لے ظالمین پاؤں  
 پہیل آون کیا میں چمن سی اندر کفن کی پاؤں  
 اوس سر و قدنی رکھی جو باہر چمن کی پاؤں  
 شیریں لگائی آنکھوں سی پہر کو کفن کی پاؤں  
 رکھوں جو نعمہ سخی کو اندر چمن کی پاؤں



پہل چو میں آنکی اوس گل کدن کی پاؤں  
 فرقت میں ہو گئی میں می لکھن کی پاؤں  
 اوٹھتی نہیں ہیں دیکھ لے ظالمین پاؤں  
 پہیل آون کیا میں چمن سی اندر کفن کی پاؤں  
 اوس سر و قدنی رکھی جو باہر چمن کی پاؤں  
 شیریں لگائی آنکھوں سی پہر کو کفن کی پاؤں  
 رکھوں جو نعمہ سخی کو اندر چمن کی پاؤں

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین

بعضی سی باہر آتی نہ مرغ چمن کی پاؤں  
 رنگ خنکی آگ جلا دیتی لہن کی پاؤں  
 اوبت کجا سراپنا کجا برہمن کی پاؤں  
 رکتی ہیں کس مین مین اہل سخن کی پاؤں

مہندی مین ان گلونی پھینک گئے تھی  
 کیا تائبہ چلی جو وہ تم سی بناؤ مین  
 ہمشو بہت ذلیل ہوئی چاہ کر سہجے  
 اسی بھر سنگ اہ نہیں کوئی منکر کا

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین

ماری ورم کی بن گئی ہیں لاکھن کی پاؤں  
 روسی کی ہاتھ سی مین مری سیتن کی پاؤں  
 کیا رفتہ رفتہ جہم گیت اندھین کی پاؤں  
 ای غزلیب پہاڑ سہا چمن کی پاؤں  
 گردن مین ہاتھ گود مین اوس سیتن کی پاؤں  
 اوس سرفوقہ فی رکھی جو اندھین کی پاؤں  
 گھر ٹکٹی ہی نہیں مری غنچہ دہن کی پاؤں  
 اس چال کو کہیں نہ اوڑا لیں کی پاؤں  
 انہی حضرت جنون نہیں اندھین کی پاؤں  
 رکھا ہی ماہتاب فی اندر گہن کی پاؤں  
 مین چوم لون گاساقی نہر لہن کی پاؤں

سوجی مین پیرتی پیرتی یہ مجھ سیتن کی پاؤں  
 نہتابی پر جو پاؤں رکھا طر ہو گئے  
 اوسکی عقیقہ لہب کی حضور مین محو ہون  
 سوچ ہو اکی لی کے تو زنجیر ڈال دی  
 ایسی اینیلی پن سی مری ساتھ سو رہا  
 قمری کی طرح دیکھ کی دیوانی گل ہوئے  
 دریائے گاہ باغ مین کہ بادہ خانی مین  
 ناز و اداسی چلتی تو تم مجھ کو ڈریا  
 پاؤں مین سناپ لپٹی مین سودا نہی تھی  
 وہ مہ سیاہ پوش محرم مین گویا  
 کیوان جو بار عاصیوں کا بیڑا کر دیا

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین

بن علی خان قمار خلف محمد علی خان برادر زادہ افضل حسین خان اور برادر سیتی

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین

بہارِ شاہدِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین  
 بزمِ شادِ گدازدین



جو من بوز خورشید ز من کی پاون  
او صاف خلط ز حال من و پاون  
دیکھی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون

دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون

دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون

ہاتھ آگئی ہی دولت بیدار کیا نصیر  
سو فی زمین دیکھ پانی نہیں کپتھن کی پاون

سعاد تھان ماضی و لبرالت خان باشندہ گیتھن کپتھن کی پاون  
دیکھی چرخ غمی کی جو ہر سیتن کی پاون  
زنجیر سیری پادکی ہی دھم زیر خاک  
چلن گیارخت جوشن سودا میں ہاتھ  
دریا میں دھوئی تہنسا ہر خواب  
کافر موانہون شاید عاشق نواز پر  
طول حیات ہی ہی یہ ماحصر کا مدعا

امیر علیخان ہلال لدرخان باشندہ لکھن صاحب یوان گردشید میر علی سوار شک

بلبل جو دیکھ پانی مری گلبدن کی پاون  
بزو بڑہ کی کیا ہی دار گانہی جن جی پاون  
یہ دوست ہر وری ہی اگر مجاہدین شرم  
کوئی نہ میری داوی غرت میں آ پہرا  
مقدین ہی جنوں کی ہن یہ تیر و تیان  
گو یا اگر بتوں کو خدا کرتا دھرمین  
سہلاؤن میں تو پنجہ مڑ کافس ات بہر  
غبدی کی پتی بوٹی ہی اکثر کی کوئی

دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون

دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون  
دور کی گاہ بزمین کی پاون





دو ہونے سے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو

جہانہ دار متعلقہ کو تو ملی لکھو میرے عباس عباس میرا ام الدین صاحب ان شاہ گرو خواجہ فرید  
 چو می دہان غنچہ نسیم حسن کی پاؤں  
 تہک تہک گئی تلاش میں بونہ و فتن کی پاؤں  
 قمری کی طرح ہو دین جہنم حرم کی پاؤں  
 دل توڑتی ہیں چلتی ہیں اوسن شکن کی پاؤں  
 نازک ہیں استدر مری نازک ہیں کی پاؤں  
 چلتی ہیں اور نہیں ہیں نسیم حسن کی پاؤں  
 صحرا میں چو می خوشی میں نی ہر کی پاؤں  
 عباس چو من حضرت شاہ زمیں کی پاؤں

دو ہونے سے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو

آفتاب اللہ خواجہ اسد قلع ولد خواجہ بہا حسین فراق بن خواجہ مرزا خان انکی باشندہ لکھنؤ صاحب  
 منہدی سی مہل سیاہ نہ اوس گلبدن کی پاؤں  
 بیل ہو دنگ دیکھی جو اوس گلبدن کی پاؤں  
 نرگس ملی گی انکھو نشی غنچہ دہن کی پاؤں  
 وہ کون ہی جہان میں نہیں جسکو حب زر  
 گلگشت کیا نسیم کی سیکھا ہی رشک گل  
 گہل گہل کی تیرہ ختی سی بنجاؤں شکل خال  
 جاتی ختن سمجھ کی جو اوس لطف کی طرف

دو ہونے سے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو

دو ہونے سے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو  
 اور میں نے تم کو پہچان لیا ہے کہ تم میری بہن ہو







۱۰۱  
 کتب صحاح و ابن کثیر و شریف و طبرانی و غیرہ  
 جو باغبان ترقی و جبین کی باتوں  
 کے لئے لکھے گئے ہیں ان میں سے کئی  
 دو گام ہی نہ بایں کہ نہ اس کی باتوں  
 کے لئے لکھے گئے ہیں ان میں سے کئی  
 دو گام ہی نہ بایں کہ نہ اس کی باتوں  
 کے لئے لکھے گئے ہیں ان میں سے کئی

اوسکو بھی کہی خلق میں ہزن مزید ہے  
وودانت بڑھ کی آگ کی آتی ہیں یہ نکل  
و اگر میں اوسکی در پہ بیٹھا کہ رہ گئے

حلولت میں جو پڑی کوئی اپنی لہن کی پاؤں  
سمجھو تو شیخ حجی کی یہ دوہیں وہیں کی پاؤں  
ہاں سکتے اب ذرا نہیں مجھ خستہ تن کی پاؤں

لواء احمد حسن خان فنا چھی صاحب جوش ولد نواب مقیم خان و لاویج حافظ المکاحافظ رحمت خان کباد  
کے باشندہ بریلے مقیم کہنہ صاحب دیوانہ گرو رشید نواب ظفر خان اسخ

گر دیکھیں قمریان مری ناز کبہد نکلی پاؤں  
ہوئے مین وہ کم نصیب غایت کہیں نہیں  
پامال تیر فی چال سی شمشاد سرو ہے  
بہولا ہی چو کڑی تری آنکھوں کی سانس  
مجھ نہاتوان کو کافی ہی زنجیر لٹایا  
وز و خاستی یار مری دل کو نلے گیا  
وحشت کا جوش لی ہی گیا دشت کی فضا  
تجانی مین سانی جو دی مجھ کو تو ختم  
کھنکھنہ نہیں ہی بندہ کہیں ہاتھ غیب کو کا

بسل کی طرح رگڑیں وہ اندر چمن کی پاؤ  
پھیلا کی خاک نتوون میں اندر کفن کی پاؤ  
رکہ اس طرح نہ باغ میں بغور تن کی پاؤ  
حیرت سی گڑ گئی ہیں میں میں ہر ن کی پاؤ  
میری نہیں ہیں دوستو لائق رسن کی پاؤ  
کوئی بھی کاٹنا نہیں اس زہن کی پاؤ  
گوزخمی ہو گئی مری کاٹو نسی چن کی پاؤ  
آنکھوں پہ پاور سر پہ رکھوں ہم کی پاؤ  
ای جوش انہی انہیں میں بون بختن کی پاؤ

صاحب مطبع مرزا آقا جان خوشنویس فارسیگو استیلا و تخلص و لدخواجه خیر الدین باشندد کنه شکار

عورتوں ہی جا کر مجھ ہی سرگرم اختلاف  
ایں پیار ایسا جاتہ ہستی سچا کے مین

رکھتی نہیں ہیں ہین قبر پر ماری جلیں کی پاؤ  
چو ما کروں مدام لب فرشب بن کی پاؤ

۳۵۵  
 قابل بین بیرون کی دلائل کشنی پادون  
 کہ لینا جعفر کا لکبات ہے ولی  
 جعفر جاتین جس میں اہل سنی کے پادون  
 شعی سرفراز علیخان چچہ ہمدین سلطان  
 قطب الدلی کی جانی جانی سلطان  
 ولد بلند خان بیجا پور دلی سلطان  
 متعلقہ تارک سلطان پور دلی سلطان  
 سبب قاتل گمانی خان جہانگیر دلی سلطان  
 دوان شاگرد میر دلی سلطان  
 شعی پادون







بزرگان بدون کسب و به پادشاه منقول  
 نظامین مال و زمین و زمین و زمین  
 بود و بزرگان و زمین و زمین و زمین  
 کاپیتان صراحتاً بر فراز  
 اقتدار و صراحتاً بر فراز  
 باشند و کینه و شاد و شاد و شاد  
 اکنون و اکنون و اکنون و اکنون  
 حضرت و حضرت و حضرت و حضرت

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱


۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ  
 سیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ سیکھا ہے۔



کھڑی ہیں جاتی پیاری پیاری تیاپون  
 پری دیوید سچھی شل ہی ای مہور  
 ہونڈی ہیں تیلولا اچکی ہاری تیاپون  
 راجا خان علیخان اسحاق ولد فدا علیخان  
 خان فراداب مر علیخان ہشت نندہ کھنڈ صاحب  
 خان شاگرد نواب علی شہر علیخان بہادر  
 بدخشاہ سدر بل نے ماری تیاپون  
 پین اکودہ ہوئی قاتل کی ساری تیاپون  
 واوی مرغارین اسد جبار مارا  
 کھنڈی ہیں

ہوئی جاتی ہیں کہ بیان ہمارے نام نہ پائوں  
صورت معجراج روان ہر خنداری نام نہ پائوں  
ناتوانی کے سبب کو سون اور چائی جاتی ہیں ہم  
کاغذ بادوی ہوئی ہیں اب ہماری بات کیا گمان





این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است  
 این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است  
 این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است

|  |  |
|--|--|
| <p>خون ناحی کاهری کیا دو کی خالق کو پناه<br/>                 ہی پی کر شوق منہدیکا تو اگر ان مہربان<br/>                 پیتا پترای سر اسحاق دشت یاسین</p>   | <p>مشر کو دیکھی گواہی جب تہاری ہاتھ پاؤں<br/>                 دیکھی کیا رنگ لانی ہین تہاری ہاتھ پاؤں<br/>                 یاد آتی ہین اوسی جسم تہاری ہاتھ پاؤں</p>   |
| <p>اہل خطہ محمد جعفر محمود ولد خواجہ محمدی باشندہ مکہ صاحب دیوان گرد نامی غلام محمد انجی<br/>                 وصل کی شبت یکسورہ پیاری پیاری تہ پاؤں<br/>                 وہ گاد ہونی جو دریا کی کنارے ہاتھ پاؤں<br/>                 دست قدرت ہاتھ آئی تو بلالین لہجی<br/>                 پاؤں تہ کجانی ہین توجہ ہاتھ کی ہل جاتی ہین<br/>                 ہتھکڑی ہاتھوں کی ٹوٹی پاؤں کی خیر خیر<br/>                 لولہ گردون کو ہی انداز یہ آہنا نہیں<br/>                 در دستر محمود کو ہی آتی ہین انگریز تیان</p> | <p>کامیابی تیغ حیرت فی ہمارے ہاتھ پاؤں<br/>                 مسج سان کیا ہینی بیتابی ہمارے ہاتھ پاؤں<br/>                 کس نزاکت سی بنانی تیری پیاری تہ پاؤں<br/>                 ہو گئی ہین اہ مین تیری ہمارے ہاتھ پاؤں<br/>                 اس قدر جوش جنون مین ہینی ہمارے تہ پاؤں<br/>                 رقص مین چالاک مینی ہین تہاری تہ پاؤں<br/>                 ٹوڑی ہی سانی خارشہ ساری ہاتھ پاؤں</p> |
| <p>میر نواب موزون ولد میر بندہ علی باشندہ مکہ صاحب دیوان شاگرد رشید نشی مظفر علی سیر<br/>                 وہ پری کہتا ہی مینی پیاری پیاری تہ پاؤں<br/>                 دست پائی یار کی ہرگز صفا حاصل نہ ہو<br/>                 دانت ہی ہم سخت جانوں پر بحث جلا دکا<br/>                 بی مدد ملتی نہیں بی چوب چل سکتی نہیں<br/>                 ہو گیا داغون کی دولت ہی سہرا پاشتر تن</p>   | <p>جان ہین دل مین جگر انگون کی تاری تہ پاؤں<br/>                 حور دہوئی لاکھ کوثر کی کنارے ہاتھ پاؤں<br/>                 خنجر و شمشیر کو کر دین گی آری ہاتھ پاؤں<br/>                 دہونڈ ہتی پیری مین ہین کیا کیا سہار تہ پاؤں<br/>                 واہ کون کہہ ہون سی کفری مین نظاری ہاتھ پاؤں</p>   |

فرخ آباد صاحب دیوان شاگرد رشید نشی مظفر علی سیر  
 دستاویسی کی طرح دردن مین تہ پاؤں  
 خنجر و شمشیر کو کر دین گی آری ہاتھ پاؤں  
 ہنسکی غمی قابل کیادی پیاری تہ پاؤں  
 کامیابی تیغ حیرت فی ہمارے ہاتھ پاؤں  
 مسج سان کیا ہینی بیتابی ہمارے ہاتھ پاؤں  
 کس نزاکت سی بنانی تیری پیاری تہ پاؤں  
 ہو گئی ہین اہ مین تیری ہمارے ہاتھ پاؤں  
 اس قدر جوش جنون مین ہینی ہمارے تہ پاؤں  
 رقص مین چالاک مینی ہین تہاری تہ پاؤں  
 ٹوڑی ہی سانی خارشہ ساری ہاتھ پاؤں  
 میر نواب موزون ولد میر بندہ علی باشندہ مکہ صاحب دیوان شاگرد رشید نشی مظفر علی سیر  
 وہ پری کہتا ہی مینی پیاری پیاری تہ پاؤں  
 دست پائی یار کی ہرگز صفا حاصل نہ ہو  
 دانت ہی ہم سخت جانوں پر بحث جلا دکا  
 بی مدد ملتی نہیں بی چوب چل سکتی نہیں  
 ہو گیا داغون کی دولت ہی سہرا پاشتر تن  
 جان ہین دل مین جگر انگون کی تاری تہ پاؤں  
 حور دہوئی لاکھ کوثر کی کنارے ہاتھ پاؤں  
 خنجر و شمشیر کو کر دین گی آری ہاتھ پاؤں  
 دہونڈ ہتی پیری مین ہین کیا کیا سہار تہ پاؤں  
 واہ کون کہہ ہون سی کفری مین نظاری ہاتھ پاؤں

ہر دست و پا جو تو ہوتا ہی تھی ایسی ہوس  
 لکھنؤ کی بڑی کی طالب ہون ایسی ہوس  
 لکھنؤ کی بڑی کی طالب ہون ایسی ہوس  
 لکھنؤ کی بڑی کی طالب ہون ایسی ہوس

زینت قلوبین آشفتماری مائتہ پانچون  
 شمع الہی شمع عشق علی شمع خورشید  
 کا پور شاگرد رشید میر علی اوسط رشک  
 از بسے لاغر ہو گئے ہیں کہ طریقی پانچون  
 نازک شمعین سہا سہا تین چار بی بی پانچون  
 کہ لکھی ہندی کیا گئی گری سہا پانچون  
 سہا پانچون وہ پو پو کر ملا جین پانچون  
 شمع نور ادبیکو کہلاؤ نور ساری مائتہ پانچون

نشان بکبر تقصود اگر ساجد  
می خوری سحر و جادو  
که چون یک پری بار بار غلبه  
سنانی سحر ازین پیران  
که روشی از کده  
نشان بکبر تقصود اگر ساجد



ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ

مولوی ہادی علی اشک خاں مولوی شیخ حسین علی شندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگر و محمد صاحب  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ

ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ

میر نواب موزون لدیر بندہ علی ساکن لکھنؤ صاحب یوان شاگر و رشید نشی مظفر علی اسیر  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ

ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ

ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ  
 ہمارے دل میں ہے ایک عالم کی طرح  
 جس میں ہے ہر شے کی ایک جگہ

[illegible]

خونبار سی جو خواب میں پائے  
وہ رند ہوں کہ نہ کہوں و صوفی ہوں پائے  
سواو شہرِ عجم کی سوانہ دم لو گنا  
جہان پیش جنوں صبح و شام تھی محکو  
ہر ایک کہتا تھا طفلی ہن دیکھ اوس مس کو  
سوال بوسہ رخ میں اگر کروں اوس  
ابھی سی قاتل عالم ہے دیکھی کیا ہو

تو صبح تر تھی ستر کے خونِ ناب میں پاؤں  
بنائے سہ کو چلوں محفلِ شراب میں پاؤں  
پڑا ہی تو سن بہت کی اب کاب میں پاؤں  
بھی نہ قیس کا اوس و ادنیٰ خراب میں پاؤں  
زمین یہ کہی کاٹا لہ نہ یہ شباب میں پاؤں  
تو ہنسلی شوخی سی دکھ لای وہ جواب میں پاؤں  
وہ مہ کہی جو شفقت کو تہ شباب میں پاؤں

سید آغا حسن مجوسوی امانت تخلص ولد میر آ  
بری کی چہرہ سی بہترین بستان میں پاؤں  
یہ چال سیکھا مری ہر شے سی کیونکہ بہلا  
نظر جو آئین وہ تلوے تو ہاتھ عطنی لگی  
لگاؤں غم بہر آہکھوں سی اور کہوں پر  
زمین پہ چاندنی امی شہسوار ہی ہر کام  
سوال وصل کا کرتا ہوں میں جو اس سے  
وہ دل جلا ہوں کہ مطلق نہ مجھ پر نہج آئی  
پکڑنی ہاتھ مرا ساقیا برا سے خدا  
بتوں کو چھوڑا امانت ہزار شاہ پہ چل

شندہ لکھنؤ صاحب یوان گرو میان لکیر مرثیہ گو  
بجای ہی رخ کی طرح رکھ جو توفاب میں پاؤ  
نہ ہین گی ہاتہ نہ ہین جسم آفتاب میں پاؤ  
نہ دیکھی ہوں گی پرنچی ہی ایسی اب میں پاؤ  
جو وقت نشا پڑی سناغ شراب میں پاؤ  
قمر ہی مالی میں یا ہین ہی کاب میں پاؤ  
خدا کی شان کہتا ہی وہ جواب میں پاؤ  
لگا دی سیخ کی جا کر کوئی کباب میں پاؤ  
کہ لڑ کھڑاتی ہیں اب نشا شراب میں پاؤ  
زہی نصیب جو اٹھ ہین عذاب میں پاؤ



ہر ایک سے دیدہ بیدار پادشاه  
 خوش جنون میں تازگی فراخ  
 جوش پھلن سے صورت بدو پادشاه  
 لوی سی تری ناک چون دہ کی دو قدم  
 پہلے وہ بھی این ہر طرہ پادشاه  
 شہری دست بیدار پادشاه  
 بے بین ہی طاقت رفتار پادشاه  
 ی کی سر کچ پھر سنا کار پادشاه

|  |   |
|--|---|
| طواف کجہ کوچی صنم میں ہین مصروف<br>ہمیشہ شرم ہی علی کو اسفلون سے زیا<br>جنون میں لاکہ پھر اسٹکل مرغ قبا نہ<br>خدا کی فضل سنی ہ دن نصیب ہو یوسف | نہ ایک کام چلین گی ہ صواب میں پاؤ<br>چہین منہ کی طرح پردہ نقاب میں پاؤ<br>کہی نہ گہری ہوی باہر خطرب میں پاؤ<br>روان ہون سوی تخت خشق تزلزل میں پاؤ |
|--|---|

شیخ عبد الرزق مرحوم شعور ولد حسن ضاعفت استی بیان باشندہ بکار مقیم لکنئو شاکرد مصنف

|   |  |
|---|--|
| بنی ہین شکسپیر کجرات میں پاؤ<br>شناعی صنعت خالق بیان ہو کس سنہ<br>شعاع مہر کی صورت نہ پہ سیک کا کہی<br>نہ سمت خیر او ہی ہین رخ راہ خیر چلے<br>زکی قالب خبا کی سی روح وقت سفر<br>ہر ایک نقش قدم پر کٹین گی سیکرون<br>یہی ہی خوف مجھی کہ ہر غمی ہین لب جو<br>قریب ہونہ رہائی اگر اسیری سے<br>یہ ناز کی ہی کہ آنی ہین عذر رنگ ہی آج<br>چلی ہی سرد ہوا آہ کی جو روی ہسم<br>ہزار جرم سی بدتر ہی اک ہی دستے<br>شعور منزل مقصود کو نہ پونہچی ہسم | مسیح دہوی نہ کیون طشت آفتاب میں پاؤ<br>بنائی اوس فی عجیب تہ کی جواب میں پاؤ<br>فروغ حسن جو پہلے آیت کا نقاب میں پاؤ<br>یہ کس شمار میں ہین ماتہ کس حساب میں پاؤ<br>نہ اس سوار کا او بجا کہی کلب میں پاؤ<br>دہری تو جہن تر کو چہ شباب میں پاؤ<br>لگائیں آگ نہ رنگ خناسی آپ میں پاؤ<br>نہ کہی موج ہوا قلعہ جباب میں پاؤ<br>بلند و سبت پڑشی شب جوان کی خواب میں پاؤ<br>سمیٹی برق نہ کیون امن سحاب میں پاؤ<br>جو کٹ ماری گئی ہین ہ ثواب میں پاؤ<br>بساں بخت رہی بیان دام خواب میں پاؤ |
|---|--|

ہر ایک سے دیدہ بیدار پادشاه  
 خوش جنون میں تازگی فراخ  
 جوش پھلن سے صورت بدو پادشاه  
 لوی سی تری ناک چون دہ کی دو قدم  
 پہلے وہ بھی این ہر طرہ پادشاه  
 شہری دست بیدار پادشاه  
 بے بین ہی طاقت رفتار پادشاه  
 ی کی سر کچ پھر سنا کار پادشاه  
 ہر ایک سے دیدہ بیدار پادشاه  
 خوش جنون میں تازگی فراخ  
 جوش پھلن سے صورت بدو پادشاه  
 لوی سی تری ناک چون دہ کی دو قدم  
 پہلے وہ بھی این ہر طرہ پادشاه  
 شہری دست بیدار پادشاه  
 بے بین ہی طاقت رفتار پادشاه  
 ی کی سر کچ پھر سنا کار پادشاه  
 ہر ایک سے دیدہ بیدار پادشاه  
 خوش جنون میں تازگی فراخ  
 جوش پھلن سے صورت بدو پادشاه  
 لوی سی تری ناک چون دہ کی دو قدم  
 پہلے وہ بھی این ہر طرہ پادشاه  
 شہری دست بیدار پادشاه  
 بے بین ہی طاقت رفتار پادشاه  
 ی کی سر کچ پھر سنا کار پادشاه

ہر ایک سے دیدہ بیدار پادشاه  
 خوش جنون میں تازگی فراخ  
 جوش پھلن سے صورت بدو پادشاه  
 لوی سی تری ناک چون دہ کی دو قدم  
 پہلے وہ بھی این ہر طرہ پادشاه  
 شہری دست بیدار پادشاه  
 بے بین ہی طاقت رفتار پادشاه  
 ی کی سر کچ پھر سنا کار پادشاه





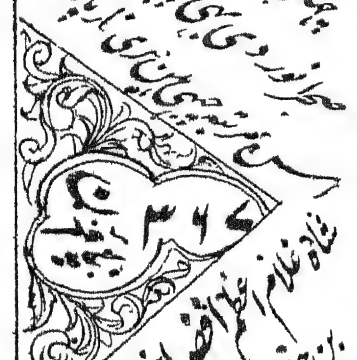
نواب الدوله غایت میر خان در محراب  
نصیر الدین نصیر الدین میر خان در محراب  
نصیر الدین نصیر الدین میر خان در محراب  
نصیر الدین نصیر الدین میر خان در محراب

انتخاب الدوله معین الملک قمر الدین خان بجای دولت جنگ عرف مرزا حاجی نایب اول مرزا غلام  
باوشاه قمر خلیف نشی مرزا جعفر نشی نایب صاحب ینس کنهتو صاحب ینس کنهتو غلام غلام غلام

|  |   |
|--|---|
| پازیب کسی ہی ترسی یار پاؤن مین<br>دامن مین بکڑون کس طرح اوس گلکا دور کر<br>پابند موج نکھت لگی مین ہون ای جنون<br>دست جنون نہونی وی سوا کی ہی دشت<br>تونی ملا ہی خون کسے بیگناہ کا<br>دست جنون کا تحفہ یہ ہاتھ ایا ہی مر<br>جون شمع کیون نہ تشیح ان سی جان<br>اپنی قدم سی کیون نہودریا لہو کا دشت<br>گہرین قمر کے تو نہیں آتا ہی کس لیے | یا ہی هجوم چشم طلبکار پاؤن مین<br>فی دست رس نہ طاقت رفتار پاؤن مین<br>زنجیر کیون نہ پھاتی ہی بیکار پاؤن مین<br>اوچھین جو چاک حیب کی کچھار پاؤن مین<br>رنگ حفا نہیں ہی ترسی یار پاؤن مین<br>کوئی نہ سمجھی اسکو کہ ہی خار پاؤن مین<br>سرسی لگی توجا کی بھی یار پاؤن مین<br>ہر آہلہ ہے دیدہ خونبار پاؤن مین<br>معدی لگی ہی تیری مگر یار پاؤن مین |
|--|---|

محمد میر الدین آرا و شاعر نامی نایب صاحب دیوان

|   |   |
|---|---|
| مہدی لگا کی بیٹہ رعبا یار پاؤن مین<br>دڑتا ہوں بیٹی بیٹی ترا پاؤن بیو بجای<br>ایتری نہیں ملایم رنگین گادے<br>نقش قدم سی توسن جانان کی گل کھیلے<br>آرا و کس دوش دولت کو چور دے | سعدوم یان ہی قوت رفتار پاؤن مین<br>مل دون مین اپنی دیدہ بیدار پاؤن مین<br>دست صفائی حور کے خسار پاؤن مین<br>بانہ ہی پیری ہی گلشن گلزار پاؤن مین<br>زنجیر ہی محبت سرکار پاؤن مین |
|---|---|



شاہ غلام غلام غلام غلام غلام غلام  
ن حضرت شاہ اجل اخین باشند ملکہ آباد صاحب  
مل خون ذیل جلون کا نہ زہن پر پاؤن مین  
یہ رنگ رنگ لائے گا ای یار پاؤن مین  
اوس کو کی کی کا غلش لگی ہی غم  
چکھتے ہیں ہا ہی تو نہ کوئی خار پاؤن مین  
ہر آہلہ دھن سے زبان خار پاؤن مین  
جی لگی ہی کی پس دیوار پاؤن مین  
دہی غلام غلام غلام غلام غلام غلام  
کس نہ نہ ہا ہی ہا ہی ہا ہی ہا ہی ہا ہی  
نقش قدم سی توسن جانان کی گل کھیلے  
آرا و کس دوش دولت کو چور دے







جی خون خیر چانی ہے سبے فرما صفت  
 جب اوچھتا ہے کوئی تار گریبان پاؤں میں  
 جی خون خیر چانی ہے سبے فرما صفت  
 جب اوچھتا ہے کوئی تار گریبان پاؤں میں  
 جی خون خیر چانی ہے سبے فرما صفت  
 جب اوچھتا ہے کوئی تار گریبان پاؤں میں

|  |   |
|--|---|
| سکی تلوں سی مدین فی میں کیا آنکھوں کو ہم<br>مل رقتا تاج اون کی قص کی پہی کی نقل<br>رتی ہی منہ کی حاجت ای رہی و بار بار<br>جی خون خیر چانی ہے سبے فرما صفت<br>میری آنکھوں میں اگر دیکھی تو اپنی حسن کو<br>حسرت چاک گریبان کیا مری پاتھوں کو<br>شہر کی جانب چلتا ہوں تو اپنی نہیں<br>چشم تر حیرت میں ہی کیا تیری صورت دیکھ کر<br>دشت وحشت میں چلا جاتا ہوں کیا مانہ<br>باغبان پہی کیوں نہ گل منہ کی گاتی باہی<br>وادی وحشت میں شیر لوی تھل واتی میں ہم | ناخن پر نور میں چشم نگہبان پاؤں میں<br>پیچنی پیادوں ای کبکے امان پاؤں میں<br>ایک دن مل لی ذرا خون شہیدان پاؤں میں<br>ہو گئی جزو بدن خار مغیلان پاؤں میں<br>ہو ابھی زنجیر تیری لفٹ پیچان پاؤں میں<br>وحشتیں کیا کیا نہیں اخی خف نہان پاؤں میں<br>لگ گئی جیسی جنون خاک بیابان پاؤں میں<br>حلقہ زنجیر ہی ہی چشم گریان پاؤں میں<br>چہتی ہیں سرچند کانٹے مثل پیکان پاؤں میں<br>تو ملی منہ کی جو ای سرو خرا مان پاؤں میں<br>چہتی ہیں ناسخ اگر خار مغیلان پاؤں میں |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| ضعف سی کیا طاقت رفتار ہو یاں پاؤں میں<br>وان کرن سی پانچو کی برق خشان پاؤں میں<br>آپ کہتی ہیں جو نور ماہستان پاؤں میں<br>مل ہی تھی کیا حنا اغیار جانان پاؤں میں<br>اون کی قدموں کی تکی کہیں جہاں کس طرح | موج نقش پا ہوئی زنجیر پیچان پاؤں میں<br>آہلی ہوئی پہان ہی جوشن باران پاؤں میں<br>آبلو نیسیان ہی ہیں تار غلیان پاؤں میں<br>خون فشان تھی آج چشم آبلہ یان پاؤں میں<br>خوف یہی چہ نہ جانین خار مرگان پاؤں میں |
|---|---|

گلشن کو وہ بیت نازک و باغ آستان  
 گلشن کو وہ بیت نازک و باغ آستان  
 گلشن کو وہ بیت نازک و باغ آستان  
 گلشن کو وہ بیت نازک و باغ آستان

سکس گشتی جنون خار مغیلان  
 پاؤں میں کبکے امان پاؤں میں  
 روز ہو جائے ابھی وہ خار مغیلان  
 شہر کی جانب چلتا ہوں تو اپنی نہیں  
 چشم تر حیرت میں ہی کیا تیری صورت دیکھ کر  
 دشت وحشت میں چلا جاتا ہوں کیا مانہ  
 باغبان پہی کیوں نہ گل منہ کی گاتی باہی  
 وادی وحشت میں شیر لوی تھل واتی میں ہم  
 موج نقش پا ہوئی زنجیر پیچان پاؤں میں  
 آہلی ہوئی پہان ہی جوشن باران پاؤں میں  
 آبلو نیسیان ہی ہیں تار غلیان پاؤں میں  
 خون فشان تھی آج چشم آبلہ یان پاؤں میں  
 خوف یہی چہ نہ جانین خار مرگان پاؤں میں





غفلت پادشاهی چلائے اور بی بی پریاؤین  
 بری کے لئے اور بی بی پریاؤین جو ساتھ ساتھ  
 رخت صم کو تھامیں دیکھا تھا خواب میں  
 ہنسا کہ اناز کی ہے پاؤں اور کمال حال ہے  
 باز یہ بار ہو گئے زنجیر یازمین  
 ہر شے اس قدر تری و تفت میں ہی ہلال  
 بری بنائی طوق گلویں یازمین

پیسہ کہ ہوسی ملا مینی جو روغن پاؤنیں

[illegible]

تاج بان بہت کیا دامن جو پوچھا پادون  
 صفین ہی تھی تو ہی پادون پادون  
 نہ نظر آئے نہ ہون ایسا پادون  
 بہت صفائی صورت ایسا پادون  
 کہ لکھن کوئی شاہ پادون  
 دشت گردی پادون پادون پادون  
 ہتھ بند پادون پادون پادون  
 واہ کیا رنگ ملائی ہے کہ پادون  
 ایک سفائی تھی چہاں پادون  
 خون عاتقی تھی پادون پادون  
 غم نہیں کہ پادون پادون  
 قتل کرتے تھے پادون پادون  
 بارہ ماہ و درای پادون پادون

|  |  |
|--|--|
| جگو تھکرائی اگر لیا<br>کہو دیا یک دست میرا<br>سیکھتا ہی چال کیا<br>قد آدم بڑھ گیا رہا<br>کہو دو لوح قمرین<br>ہر ستارہ اور رہا ہی<br>وصل میں آنکھیں جو ملنی<br>بوسہ لینی میں چکائی<br>آتی ہی عطر گل خورشید کی | سنیل سودا سی جھونک سبز جوا تھی<br>دل و کہنا مسکینا اونکی جوا پوچھی<br>زلف اتری تک لٹکتی رہتی ہی<br>سر کو رکھ کر وصل میں مٹھا جوہر<br>سحر کی قمار کا سکے مٹھا جو چرخ<br>کفش پامین جان پڑتی ہی<br>انی پری کاغذ خانی ہو بیاض چشم<br>میٹھی پوئی تم کنا نہر اگر گھوڑا<br>وہ دل پرواغ کو تلو نوی مٹی |
|--|--|

آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی

|  |   |
|--|---|
| محمد الہ یار خان سحاب خف محمد ہارون خان<br>سالہ دار باشندہ خیر آباد مقیم لکھنؤ<br>ای پری نظرون میں اپنی صاف<br>نور کی سانچی میں کیا صانع<br>اسی تو معجز نما گویا تہا را<br>صاف اگر الماس کا ٹکڑا تہا را<br>غیرت خورشید تیرا ای سی<br>اس تماشا گاہ میں او سکا تماشا | آتش رنگ حناسی کیا بہہ پکا پادون<br>ہر ستارہ تیری چوٹی کا ہی رشک آفتاب<br>ہر قدم پر مردی زندی کرتی ہیں انداز<br>کیون تصور سی جگر پر ہونہ صد مہاجرین<br>آسمانی پایا مہ آسمان سے کم نہیں<br>شعلی نقش پای جانان سی نخلتی میں سحاب |
|--|---|

آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی  
 آفتاب داغ سودا کی گڑھی

مروی سیاح وارثہ مزاج ارشاد علی شاہ سالک مدینہ شریف  
 عظیم آباد خلیفہ شیخ محمد علی باشندہ

بن گیا برآبہ شہر تاشا پادون  
 وادے پر خارا سالک پادون  
 بن گیا برآبہ شہر تاشا پادون  
 وادے پر خارا سالک پادون  
 بن گیا برآبہ شہر تاشا پادون  
 وادے پر خارا سالک پادون  
 بن گیا برآبہ شہر تاشا پادون  
 وادے پر خارا سالک پادون  
 بن گیا برآبہ شہر تاشا پادون  
 وادے پر خارا سالک پادون



یہ نہیں رنگ حنا جو ہو بدل پاؤں  
 پڑتی ہی بخیر یاں ہی آج یا کل پاؤں  
 بنگی ہے شعلہ جوالہ چھا گل پاؤں میں  
 جلتی ہی ہر ایک اونکلی مثل مشعل پاؤں میں  
 چھپتی چھپتی بنگیا کا ٹونکا جنگل پاؤں میں  
 ہی گل محفل نہیں پاؤں میں محفل پاؤں میں  
 بدلی مرہم کی لگاؤ نکا میں کا جل پاؤں میں  
 ملکی سوچہالی نبی میں ایک باد پاؤں میں  
 ارغنون سی کم نہیں ای یا چھا گل پاؤں میں  
 دوڑ کر پہلی لگاؤ نکا میں صندل پاؤں میں  
 پار دون میں ہی سستی کی طرح کا جل پاؤں میں  
 جب دبا یا یار نے چنی کو انچ پاؤں میں  
 بنگیا ہر آبدہ معیش کا تہل پاؤں میں  
 آبی نکلی نہیں پہوٹی ہی کوپل پاؤں میں  
 اسی زاہد ہی تو لپٹی محی کی دلدل پاؤں میں

پہلی پہلوں کا شوق سیلانی ہو  
 لپٹی ہی جو ان لف مسلسل ہو  
 قارسی گھنگرو کی انی بہن کے  
 جوش جنون سی ابلو نین ہی جن  
 وہ سرگردان کہ مجھ کو بھی مجھ سے  
 آتھی آتی چمن آرتی قدوسی  
 گر دوش پہ پس کر لگو پونجی شبنم  
 کو دریا کرین تیری کریم سی جنون  
 خاک بھی سن لیں تیرے تیرے  
 مانی ہی منت جو قاصد لایگا خط کا چوہا  
 استحان جلنی کا میری گر کر ہی تیرے  
 بنگیا سارا دودھ صاف معج حشر نور  
 باعث زینت ہو ریگ بیابان جنون  
 پہر چار آئی ہوا سبز نخل جنون  
 عریہ مسجد کے لند پائین کر شہر

یہ نہیں رنگ حنا جو ہو مبدل پاؤں  
پڑتی ہی بخیر یاں ہی آج یا کل پاؤں  
بنگیسی ہے شعلہ جوالہ چھا گل و نرین  
جلتی ہی ہر ایک اونکلی مثل مشعل پاؤں  
چہیتی چہیتی بنگیا کاٹو نکا جنگل پاؤں  
ہی گل محمل نہیں پاؤں محمل پاؤں  
بدلی مرہم کی لگاؤ نکا میں کا جل پاؤں  
ملکی سو پہاڑی بنی بن ایک باؤ پاؤں  
ارغنون سی کم نہیں ای یار چھا گل پاؤں  
دوڑ کر پہلی لگاؤ نکا میں جندل پاؤں  
پار دون میں ہی سستی کی طرح کا جل پاؤں  
جب دبا یا یار نے چنی کو اونچ پاؤں  
بنگیا ہر آئینہ مقیش کا تہل پاؤں  
آہلی نکلی نہیں پہوٹی ہی کو پل پاؤں  
امی زاہد ہی تو لپٹی محی کی دلدل پاؤں

ایک دم سے آئینہ بین ایسی ہوئی سی اگر  
 دیکھ کر دل کی تڑپیں کیا کیا ہوتی ہیں  
 سن سہو کی گور سے ہاتھ میں  
 اے جنوں اس کی شکستہ  
 ہر لمحہ کی چھائی ہو جیو جیو  
 شہر کی چھائی ہو جیو جیو  
 شہر کی چھائی ہو جیو جیو

فلا جبر و لا تعزیر  
کنتین من جبری یا توین  
کنتین من تلموی یا بنیدین  
این مصفا نیری محسن ای  
بیا اگر دل بینا منظورای  
پس از دگر می گمانی که  
چال تنبلادگی بول افوی  
جانی با خدا احدید علی  
و یوان

یاران بهارینگی ایبا و دامن زیر پا  
 دست و پانزدهم زین زیر پا  
 لاجبھی کو سر و قامت میرا دامن زیر پا  
 رنگ گلستان نہار دامن زیر پا  
 نقش پیاسہ پر تو تباہی گلستان زیر پا  
 خار کا کھلنا نہیں کہیں میں ہم زین زیر پا  
 بوم ہو جائی اگر آجائے ہم زین زیر پا  
 نام اگر تیری طرح کہ تو ہم زین زیر پا  
 ایام تو میں زین زیر پا

گوشت زده و تنهای هماره ی تان زدن نیز بر باد  
مخموی بسته یک کون کاشنی گردن نیز بر باد  
ایست زینبای ابرام دو انگلیان عشق کو  
سنگ راه استی بودم بین و به حال صل  
سنگ راه استی بودم بین و به حال صل  
سنگ راه استی بودم بین و به حال صل

این لای لای کیمی سرانده خون ز پر  
 در بار جهان کیم خون ز پر  
 این لای لای کیمی سرانده خون ز پر  
 در بار جهان کیم خون ز پر

سرفرویان تک تو گش خاکسار

سینان کچی مان بخت قلند خورشید

لکهنو صاحب دیوان مع مثنوی و قصاید شاگرد رشید مرزا جعفر علی صاحب

|  |   |
|--|---|
| هر روش چچین که بی یه خاک گلخن زیر پا<br>سبزه نورسته تها ماتید سوزن زیر پا<br>هی گریبان تیر دامن مرد دامن زیر پا<br>اکیا هو کز شاده طوق گردن زیر پا<br>لای گری تصویر قالین کووه بن شین زیر پا<br>بهیر انگارون کاتها تپه لو کنا خرن زیر پا<br>جسکی تیری دل جلی کای مدفن زیر پا<br>سب ز راه دوستی بولی که دشمن زیر پا | اتی گراوس شک گل بن گلشن زیر پا<br>لطف گلگشت چمن بکیانه کچی ز خط<br>نیرین کاتیری جشی کی عجب نقشه هی اه<br>لاغری یان تک هو بی هی یانی کی<br>کیا عجب گرسنجی حسی کچی چومی ختم<br>پوچی سرتک باغین اوس بن جویا نوسی<br>شمع روشن سادو تربت پر نظر آنی لگی<br>کفش نو آیا پندر جبه جرات عشو گر |
|--|---|

طالب علیخان مرحوم عیشی ولد علی بخش خان باشد که بنود دیوان فارسی مع قصاید و غیره اور ایک دیوان بچته اور شر کا مجموعہ اور ایک حیرت افغان اشعار شاگرد رشید قریب

|   |  |
|---|--|
| بربده کیا ظالم دل مرغان گلشن زیر پا<br>نور کا ہوتا نہیں زہار سسکن زیر پا<br>ساریج کی مانند ہی میرا شمشیر زیر پا<br>گوشہ دستار دجی جانی امن زیر پا | کیا دبا صر صر گلو کنا تیری دامن زیر پا<br>پاک طینت دب چلین فی خوتوشی کر کیا<br>بسکہ ہون مین تاوان خورده افتاد گے<br>ساقیا اتی تومی پلو کہ ہنگام خرام |
|---|--|

ایک دن لایا میرا سسکن ز تار  
 دہ کیا رنگ خانی بارے تار  
 نقش گل گنجی گلہای گلشن زیر پا  
 دلی میرا ز دلی غفلت کیمی ز تار  
 سخی باغی ختم کی است ز تار  
 دشت پر خار است ز تار  
 دشت پر خار است ز تار  
 دشت پر خار است ز تار

این لای لای کیمی سرانده خون ز پر  
 در بار جهان کیم خون ز پر  
 این لای لای کیمی سرانده خون ز پر  
 در بار جهان کیم خون ز پر  
 این لای لای کیمی سرانده خون ز پر  
 در بار جهان کیم خون ز پر  
 این لای لای کیمی سرانده خون ز پر  
 در بار جهان کیم خون ز پر

شمشیر سپید  
 نینب بر سپید  
 خنجر سپید  
 شمشیر سپید  
 نینب بر سپید  
 خنجر سپید  
 شمشیر سپید  
 نینب بر سپید  
 خنجر سپید

|   |                    |
|---|--------------------|
| دین رو نذاری دل و دشمن زیر پا<br>یاسو جا ہی صحر کا دامن زیر پا<br>ہر زبان قاسمی مانند سوزن زیر پا | بستر<br>یں آباد ہی |
|---|--------------------|

شاہزادہ مرزا محمد سعید الدین عرف مرزا فیاض الدین بہادر حاکم تخلص الرشید مرزا محمد ریاض  
 الدین عرف مرزا محمد جان بن مرزا نیرم بخت بہادر بن مرزا جہاندار شاہ ولیعہد حضرت شاہ  
 عالم بادشاہ دہلی اولاد میں حضرت صاحب قرآن امیر تیمور گورکانی حقیقہ بنارس صاحب دیوان شاکر

|  |  |
|--|--|
| گاہ بہولی سی ہی لاشق کا دفن زیر پا<br>آئی اوس گلنی جو فرش کا سوزن زیر پا<br>فرش گل کو تونہ لا او شوخ پرفن زیر پا<br>بلبلیں ملنی لکین گلابی سوسن زیر پا<br>صل کی رکھتا ہی اپنی مار سعدن زیر پا<br>زخم سی تلونکی خود کھتی ہیں گلشن زیر پا<br>آبلہ برہ کر کری گا کار رہن زیر پا | گرچہ ہی سہرچمین گل کا خرمن زیر پا<br>نازکی کہتی ہیں اسکو وہ چہی مانند خا<br>پائی نازک کو کہین تیری کچہ پونچی ضرر<br>ویکہ مسی کی اودا ہٹ لعل لب پر پار کے<br>کب حنا کی رنگ اسی سکی کف پاشخ ہی<br>جاتین کیون ہم گلستا کو ناز گلچین کیون ہیں<br>کس طرح کوئی صنم کو حل جانی نہشت |
|--|--|

سید اکرام علی توانا خلف سید ساجد با شہد فتح پور مسوا حسنا دیوان پہلی شاگرد منشی توکل  
 عاشق کی کہ وہ شاگرد مرزا قاتل کے تہی جت ناتوان تخلص کی تہی حبیب شیخ امام بخش  
 ناسخ الالباد میں تشریف فرما ہوی اور میر صاحب افغانی شاگرد ہوی توانا تخلص کیا

|   |
|---|
| روئیدو اگر ہمارے خاک مدفن زیر پا<br>ہاتھ اوٹھا کر ہم دعا دینکی کہ دشمن زیر پا |
|---|

۳۴۵  
 دی کا صلہ لانا و گلاب حسن خان بہادر  
 ناورد و دیوان کلی علی خان تاجی صاحب دیوان  
 سوم جو جانی دہ پرفن زیر پا  
 کر ہی ایامال جسم زار کو دور صنف  
 روئدے تہی با تو ہم جسم بخت زیر پا  
 بین و صنف ایگلوین شکر و الدین  
 یہ نہیں رنگ خنای ال دینک زیر پا  
 یاد دینی لاری و دینی ال دینک زیر پا  
 ہاں دست سنا لائی ہی کوئی ناگ زیر پا  
 اودمانی کوئی ہی لاری و دینی ال دینک زیر پا  
 یاد دینی لاری و دینی ال دینک زیر پا  
 ہاں دست سنا لائی ہی کوئی ناگ زیر پا  
 اودمانی کوئی ہی لاری و دینی ال دینک زیر پا

ہاں دست سنا لائی ہی کوئی ناگ زیر پا  
 اودمانی کوئی ہی لاری و دینی ال دینک زیر پا  
 یاد دینی لاری و دینی ال دینک زیر پا  
 ہاں دست سنا لائی ہی کوئی ناگ زیر پا  
 اودمانی کوئی ہی لاری و دینی ال دینک زیر پا



دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی

دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی

یا علی دارین مین نادر کو کجی سرفراز

یا علی دارین مین نادر کو کجی سرفراز

محمد عیسی مرحوم تنها باشند لکھنو صاحب یوان گرد نامی شیخ

محمد عیسی مرحوم تنها باشند لکھنو صاحب یوان گرد نامی شیخ

روندی پهرتی جو مین صحر و گلشن زیریا

روندی پهرتی جو مین صحر و گلشن زیریا

یکدن هوتا ہی تنها

یکدن هوتا ہی تنها

تیری وحشی کی موی لکھنوی کون ہی تنها

تیری وحشی کی موی لکھنوی کون ہی تنها

آنجائی تیری کوئی کو

آنجائی تیری کوئی کو

پهرنهی آوی گی مری درویش گری

پهرنهی آوی گی مری درویش گری

شایخ مرجان بنگی شایخ

شایخ مرجان بنگی شایخ

صادق حسین خان صادق لکھنوی علی خان خواهرزاده تلج الدین حسین

صادق حسین خان صادق لکھنوی علی خان خواهرزاده تلج الدین حسین

هر چرخ آبله ریتا ہی درویش گری

هر چرخ آبله ریتا ہی درویش گری

هی گریان ماته میرو

هی گریان ماته میرو

خاک کپکان در می

خاک کپکان در می

پاون کی زنجیر بر طوق گردن زیریا

پاون کی زنجیر بر طوق گردن زیریا

آسی صادق دانه آنجم کی خرمن زیریا

آسی صادق دانه آنجم کی خرمن زیریا

ای جنون بیخون بهاتاهی که دروغن زیریا

ای جنون بیخون بهاتاهی که دروغن زیریا

طوق و بیتری کی نہیں جلجت ہی آبی سنگر

طوق و بیتری کی نہیں جلجت ہی آبی سنگر

آتش رنگ خنای یا عذاب نار ہے

آتش رنگ خنای یا عذاب نار ہے

نانوانی فی یہ وحشت مین چه کایا ہی مچی

نانوانی فی یہ وحشت مین چه کایا ہی مچی

عوش اعلی پر گئی معراج کو حبش شب نبی

عوش اعلی پر گئی معراج کو حبش شب نبی

حکیم وحید اللہ خان وحید خلف حکیم حیدر اللہ خان باشندہ بدائون ملازم راجہ بہت پور علی

حکیم وحید اللہ خان وحید خلف حکیم حیدر اللہ خان باشندہ بدائون ملازم راجہ بہت پور علی

کات کہاتی ہی جو آجاتی ہی ناگن زیریا

کات کہاتی ہی جو آجاتی ہی ناگن زیریا

ہی تماشا دور سے ہم بولی دشمن زیریا

ہی تماشا دور سے ہم بولی دشمن زیریا

کیا کہین اوس شوخ کی ہی شمع روشن زیریا

کیا کہین اوس شوخ کی ہی شمع روشن زیریا

ہی غضب بوجھ تری زلف مین زیریا

ہی غضب بوجھ تری زلف مین زیریا

زیر پائی جبکہ پہنی اوسنی دست غیر سی

زیر پائی جبکہ پہنی اوسنی دست غیر سی

کیون پتنگی کا عیش رنگ جنا پر ہو گیا

کیون پتنگی کا عیش رنگ جنا پر ہو گیا



دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی  
 دوستی و دوستی

ہون جہاں جگر بھر جوں فانیوں میں رہیں  
 اس قدر خار بیان ہی میں وزن میر پا  
 ہی جگہ بگہ بگہ ہو نشیمن زیر پا  
 لای کر دل کو مری و سست کا توں میر پا  
 بدلی منہدی کی لگایا اوسنی انجن میر پا

ہون جہاں جگر بھر جوں فانیوں میں رہیں  
 اس قدر خار بیان ہی میں وزن میر پا  
 ہی جگہ بگہ بگہ ہو نشیمن زیر پا  
 لای کر دل کو مری و سست کا توں میر پا  
 بدلی منہدی کی لگایا اوسنی انجن میر پا

ہون جہاں جگر بھر جوں فانیوں میں رہیں  
 اس قدر خار بیان ہی میں وزن میر پا  
 ہی جگہ بگہ بگہ ہو نشیمن زیر پا  
 لای کر دل کو مری و سست کا توں میر پا  
 بدلی منہدی کی لگایا اوسنی انجن میر پا

مرا اکبر علی عشرت باشندہ کھنڈ صاحبی ان

کیا عجیب نبور کا ہو وے نشیمن زیر پا  
 تانہ آجائی کسی عاشق کا مدفن میر پا  
 محل کا پیدا ہوا ہی اپنے معدن میر پا  
 آگیا چلنے میں جانان کی جو دامن میر پا  
 سبکو ہوتا ہی یقین ہی تیری گلشن میر پا  
 ایک دن لوگوں کی ہو گا اپنا مدفن میر پا

کیا عجیب نبور کا ہو وے نشیمن زیر پا  
 تانہ آجائی کسی عاشق کا مدفن میر پا  
 محل کا پیدا ہوا ہی اپنے معدن میر پا  
 آگیا چلنے میں جانان کی جو دامن میر پا  
 سبکو ہوتا ہی یقین ہی تیری گلشن میر پا  
 ایک دن لوگوں کی ہو گا اپنا مدفن میر پا

شیریشہ سخوری شیخ امام بخش منظور تاسخ خلف شیخ خدا بخش باشندہ کھنڈ تین جوانیوں کا

بلغمین وندی بہت پہو لوگنی خرمین میر پا  
 یہ اثر تیری خاکا ہی کہ کان محل ہو  
 ہاتھ دور تھی زمین سے سو شہید ماری  
 گلشن تصویر قالی تیری وٹ جانیک سارے

بلغمین وندی بہت پہو لوگنی خرمین میر پا  
 یہ اثر تیری خاکا ہی کہ کان محل ہو  
 ہاتھ دور تھی زمین سے سو شہید ماری  
 گلشن تصویر قالی تیری وٹ جانیک سارے

لاکھی اپنی شہید ونگی ہی مدفن میر پا  
 ایک دن آجائی گریہ سیر کی معدن میر پا  
 آگیا چلنے میں قاتل کا جو دامن میر پا  
 صورت برگ خزان کرتا ہی شیون زیر پا

لاکھی اپنی شہید ونگی ہی مدفن میر پا  
 ایک دن آجائی گریہ سیر کی معدن میر پا  
 آگیا چلنے میں قاتل کا جو دامن میر پا  
 صورت برگ خزان کرتا ہی شیون زیر پا

گلشن شاگرد میسر  
 خاک بر آردی راج سے چارشن نقش پائے  
 قدو نیکی کی ہوگی جلا خاک میں لے  
 دیوید ہی کی پائے چیم برہا پائے  
 گویا ہی کی پائے کی پائے گلی نقش پائے  
 آہنٹ پائے کی پائے کی پائے نقش پائے  
 دیکھا ہی کی پائے کی پائے نقش پائے  
 یوں نقش پائے کی پائے کی پائے نقش پائے  
 وقت دامن سماع ہی مجہ خاک نقش پائے  
 جس جاز نقش پائے کی پائے کی پائے نقش پائے



کون بنی بر می یارم و کلمه در آغوش  
افقادی نه بودی فراموش

ہر گھر میں دیکھ  
 رکھتا نہیں ہو  
 باہر رکھی نہ سا  
 ہی دست میکتا  
 ہر گھر میں کیو

کریت میں ہماری معاند سنجہ کی دخل  
 ول تفتگان کی خاک سی ہی بلی کاخ  
 روشند لوں کا حدسی نہ بڑہ کر قدم پری  
 بیدست و پانہ صاحب کیفیتوں کہ جان  
 سودا ہی زلف یار میں گم گشتہ دل

بشاعر نامی یحییٰ ان عرف قلندر بخش مرحوم حرات ولد حافظ ابان ملوئی

دشت سخن میں کہیونہ تو بی سراغ پا  
 رنگ حناسی شوخ کی ہر چار فضل میں  
 نہکت سی ہون گلون کی جو اس اپنی منتشر  
 مانند گل شگفتہ ہو ہر داغ سینہ پر  
 ای گل نہ اپنی بزم میں آنی دی غیر کو  
 جرات بہت یہ حجرہ گردون ہی تنگیان

مرزا جعفر علی مرحوم حسرت لد ابو الخیر دہلوی مقیم لکھنؤ صاحب شان گرد سرب سکہ دیوانہ

دونو جہان کی قید سے ہمیں سراغ پا  
 غنچی کے دلوں خون کری یہ رنگ و ترا  
 آبیٹی راہ دوست میں ابور کا سراغ پا  
 رنگ خنہ سے دیوی سی لالی کو داغ پا

نواب ظفر بخش اسخ خلف طایمان اولاد میں حافظ الملک حافظ رحمت خان صوبہ اکبر پھر  
 باشندہ بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب منصور خان مہر

ہر گھر میں دیکھ  
 رکھتا نہیں ہو  
 باہر رکھی نہ سا  
 ہی دست میکتا  
 ہر گھر میں کیو  
 کریت میں ہماری معاند سنجہ کی دخل  
 ول تفتگان کی خاک سی ہی بلی کاخ  
 روشند لوں کا حدسی نہ بڑہ کر قدم پری  
 بیدست و پانہ صاحب کیفیتوں کہ جان  
 سودا ہی زلف یار میں گم گشتہ دل  
 بشاعر نامی یحییٰ ان عرف قلندر بخش مرحوم حرات ولد حافظ ابان ملوئی  
 دشت سخن میں کہیونہ تو بی سراغ پا  
 رنگ حناسی شوخ کی ہر چار فضل میں  
 نہکت سی ہون گلون کی جو اس اپنی منتشر  
 مانند گل شگفتہ ہو ہر داغ سینہ پر  
 ای گل نہ اپنی بزم میں آنی دی غیر کو  
 جرات بہت یہ حجرہ گردون ہی تنگیان  
 مرزا جعفر علی مرحوم حسرت لد ابو الخیر دہلوی مقیم لکھنؤ صاحب شان گرد سرب سکہ دیوانہ  
 دونو جہان کی قید سے ہمیں سراغ پا  
 غنچی کے دلوں خون کری یہ رنگ و ترا  
 آبیٹی راہ دوست میں ابور کا سراغ پا  
 رنگ خنہ سے دیوی سی لالی کو داغ پا  
 نواب ظفر بخش اسخ خلف طایمان اولاد میں حافظ الملک حافظ رحمت خان صوبہ اکبر پھر  
 باشندہ بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب منصور خان مہر

ہر گھر میں دیکھ  
 رکھتا نہیں ہو  
 باہر رکھی نہ سا  
 ہی دست میکتا  
 ہر گھر میں کیو  
 کریت میں ہماری معاند سنجہ کی دخل  
 ول تفتگان کی خاک سی ہی بلی کاخ  
 روشند لوں کا حدسی نہ بڑہ کر قدم پری  
 بیدست و پانہ صاحب کیفیتوں کہ جان  
 سودا ہی زلف یار میں گم گشتہ دل  
 بشاعر نامی یحییٰ ان عرف قلندر بخش مرحوم حرات ولد حافظ ابان ملوئی  
 دشت سخن میں کہیونہ تو بی سراغ پا  
 رنگ حناسی شوخ کی ہر چار فضل میں  
 نہکت سی ہون گلون کی جو اس اپنی منتشر  
 مانند گل شگفتہ ہو ہر داغ سینہ پر  
 ای گل نہ اپنی بزم میں آنی دی غیر کو  
 جرات بہت یہ حجرہ گردون ہی تنگیان  
 مرزا جعفر علی مرحوم حسرت لد ابو الخیر دہلوی مقیم لکھنؤ صاحب شان گرد سرب سکہ دیوانہ  
 دونو جہان کی قید سے ہمیں سراغ پا  
 غنچی کے دلوں خون کری یہ رنگ و ترا  
 آبیٹی راہ دوست میں ابور کا سراغ پا  
 رنگ خنہ سے دیوی سی لالی کو داغ پا  
 نواب ظفر بخش اسخ خلف طایمان اولاد میں حافظ الملک حافظ رحمت خان صوبہ اکبر پھر  
 باشندہ بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب منصور خان مہر

کتابخانه

وہ کہ جس طرح کہ یہ ہے

چو چوچی رساله آنگاه می بینم که  
کتابشندی آنرا و ملک الشعرا چو

یہاں سے لے کر کراچی تک

سیر جنون میں  
ن ملک عدم کا

الفٹ تری جن لوگون کو ہی مسئلہ پا  
جاتا ہے لیے دشت کو پر دلو آتہ پا  
منزل سے کچھ آنا تو نہیں حاصلہ پا

نہیں کہ کتبہ صاحب یوان انکی ہر غزل میں  
نہیں اے یاد کا شہنشاہ کو غلام ہوا ہی مصحف

نیامت نہ ہستی کا  
نقحت جوا و نہ ہونے  
ن دشت محبت  
ن ہوس شرم کی ماری

پہونچی ہیں مردانگی سے سب آبلہ پا  
بحسوت بلا دیونگی ہم سلسلہ پا  
اتنا ہمیں معلوم نہ تھا حوصلہ پا  
اس راہ میں چل چل کی تہکی قافلہ پا  
ہر چند گہرا و سکا ہی بہ یک فاصلہ پا

بن بن بهار خان باشند و بهای مقیم کنه صابون

و جود اور عدم کا  
پہر مجکو منظر

پیر کہنے نہیں فریتا قدم آبلہ یا  
گر غور سے دیکھو تو ہی اک فاصلہ یا  
کس سے میں کہوں جا کی اپنا کلمہ یا

سری کیا جو صلہ پا  
تو ٹہری جو صلہ پا

پائسے کلمہ کرتے نکاسے کلمہ پائے  
کانٹوں سی کہا نیکو چلن آبلے پائے

۱۰۰

عَلَى الْخَلِيفَةِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى الْخَلِيفَةِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى الْخَلِيفَةِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

سکیم کا نصف بیوہ میں

ابوبکر

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے





ایں چمنی میں نہاں ہوئی ہے گلستانِ دل  
 ہر پہلو سے گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر

صورت و اماں گل دل ہو گیا بس خاک پر  
 نوری تری کف پاکی عجب کیا جو بنے  
 ہی ہی تعبیر سر پر آئی گی کا سبے بلا  
 جیسی کی ہی سایہ سان وضع ملایم ختیا  
 ہی کہان وہ شوکت و واری جاہ و ہم  
 سیکڑون کت جاتین گی صورت نخل جنا  
 واہ ری پاس ادب کو سون پہلون دورو  
 قدر نیکو نکی نہ ہو کم لاکہ وہ پا پا ل ہون  
 ساقیا ایسی پلا دی می رہی باقی نہ ہوش  
 خلق عالم میں ہوں گا کوئی مجھسا تلخ کام  
 کل بس او کی خاکسی کا نئی او گین گے و کینہا  
 ہنسکر کرتی ہی آنخہ صحبت اہل کمال  
 زرق اپنا آسیا سان خھر گردش میں  
 تیرہ بختی ہی مری وہ بن گیا سنگ سیا

رگیا  
 خاک  
 خواہ  
 مستحکم  
 سیکہ

یوں نہ ملی ہندی امی ترک شکر زیر پا  
 تانہ آجی سایہ دیوار و لب زیر پا  
 ابرو جاتی ہنیں گواہی گو نہ زیر پا  
 ہوسبوی بادہ سر پر اور ساغر شیر پا  
 زہر سیٹھا بنگیا آئی جو شکر زیر پا  
 آج جو کہتی ہنیں برگ گل تر زیر پا  
 دو پہر کو سایہ آجائی سمٹکر زیر پا  
 یہی لکھا شاید مرا خطا مقدر زیر پا  
 جب کہی آیا نہی عالمی سنگ مرمر زیر پا

مولف تذکرہ سید حسن علی مجسن ولد شہید حسین حقیقت باشندہ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور علی  
 رنگ ہندیکا ہنیں ہی ای سنبہ زیر پا  
 ہی شورش آبلہ ہی رشک اخگر زیر پا  
 بعدن یا قوت ہی یا سعدن زر زیر پا  
 ایجنون روشن رہا کرتی ہی مجھ زیر پا

ایں چمنی میں نہاں ہوئی ہے گلستانِ دل  
 ہر پہلو سے گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر گلزارِ دل کی ہر شاخ پر



صانع عالم نے جب زمین پر آسمان کا  
 آدھن عالم نے جب زمین پر آسمان کا  
 آدھن عالم نے جب زمین پر آسمان کا  
 آدھن عالم نے جب زمین پر آسمان کا

|  |  |
|--|--|
| ایجنوں ایسا بڑا<br>رو سکوا دے ساقیا<br>ہم کا سو جرن حرسن<br>تباہوں میں موریہ<br>نہت میں ہی انگلی پائی<br>کیا ہی رنگ اپنا جاتین ہم خنک طرح<br>عشق میں اوس کلکی ہر اک کی نظر میں<br>بیگانہ میرے بیا با نہیں جو وہ شیریں ادا<br>جس زمین پر تم قدم رکھو ہی وہ آسمان<br>ای پری قمری اوی شمشاد بھی بائیں<br>گوری گوری پاؤ نہیں یہ رنگ ہدیہ کیا<br>اوسکی ہم دار فترت محسن کیون نہوں | ساتھ بیڑی کی چلا آتا ہے لنگر زیر پا<br>راہ میں ٹوٹا ہوا آتی جو بے غم زیر پا<br>گر صدف آجائی تو بن جائی گوہر زیر پا<br>زندہ رہ جاؤں اگر قسمت سی چکر زیر پا<br>ہی یہ اٹری یا حباب آب کو غریر پا<br>کاش پونچائی ہمیں رنگ مقدر زیر پا<br>کوئی بھی لانا نہیں کانتا سمجھ کر زیر پا<br>رنگ بنجائی کی رشک خام شکر زیر پا<br>ذرہ ہامی خاک چھین بنکے اختر زیر پا<br>تو جلاتی سایہ نخل صنوبر زیر پا<br>صبح جنت کی شفق رکھتا ہی دلبر زیر پا<br>سب اک رو بولتی تھی حبلی اکثر زیر پا |
|--|--|

ایریان

|   |  |
|---|--|
| شیریشہ سخن شیم اما شمش مغفورنا سخ<br>پنچہ خورشید کی بچی قمر کے ایریان<br>کس قدر نازک ہیں میری سیمبر کی ایریان<br>کم نہیں تار و نسی اوس شک قمر کی ایریان | شیمیشہ سخن شیم اما شمش مغفورنا سخ<br>نفرتی ہمیں پر تو ہیں جہاؤں سے زری ایریان<br>کیون دیکھی اپنی اٹری ایک تارا دیکھ کر<br>ایریان |
|---|--|

کیون جو شب بونٹ گلہاں کی ایریان  
 سبھی میں اوس غم غم غم غم غم  
 سبھی میں اوس غم غم غم غم غم  
 سبھی میں اوس غم غم غم غم غم

۲۸  
 سبھی میں اوس غم غم غم غم غم  
 سبھی میں اوس غم غم غم غم غم  
 سبھی میں اوس غم غم غم غم غم  
 سبھی میں اوس غم غم غم غم غم

ایریان  
 ایریان  
 ایریان  
 ایریان

[illegible]

حکیم فرید اللہ خان جید ولد حکیم سعید اللہ خان بن جافق الملک عبید

ہین جو نہ ہندی سی مذہب سیمبر کے ایریٹان

لب توہین یا قوت دندان درہین سپین قہین

اسعد دوزا یا مینی و سکو سوو مینی ۱۵  
 او ۳۰ حج و نهو قدری نیم قسمت جی

ابیر علی خان، بلا اخلف ترخان باشندہ

گوٹھی سے دکھلا رہا ہی آج قاتل اٹریان

کفش زرین جب پہن کر جاتی ہیں گلگشت کو۔

یونہی ان میں داخل گجائیگا تم رہی تو

لہنگرو بولین نیم جانو کنی تری قدموں کے

بات دن بدھیری رہی ہیں پھیلا لی پاؤں  
کا مہرہ ہوا جاز گئے ہونے کے

جنگل کا سرور و غنیمت کی لکھا پھون کی بہل

یہاں نورانی ہونے کی یہاں نورانی ہونے کی یہاں نورانی ہونے کی

ایک ایک

بسم الله الرحمن الرحيم

پیشین بیان

7. 2000

[illegible]







ای جنون تو جو سلامت ہی تو یہ خار میں کیا  
سور کی نقش کف پا کا گمان ہو بسکھو  
گرد و خالق اکبر سی پی ای محسن  
ہر ہر بحر کو رہن مثل نصارت یہ عزیز  
حرف منقو طامن تارخ سنا کر یہ کہو  
اور کیا چاہی ہی اسکی سو ای پیار

گنجینه  
مثنوی چون آید سبب عشق  
نکشند و کشان همه ای خزان ای کعبه  
گل مغبون کیست گلستان حسنیه  
برو لایث مین گلی تاج منغان  
واہ کیست گلستان حسنیه  
جایز مولف

کلمے تارستان میں  
 نغمہ طرب ان میں  
 تاج خود موصوف جگر  
 فریاد عالم علی یک ہر شاگرد و شیدان  
 خود بنو خاندان ہے شان ہے  
 زینت ہے  
 بلبلان کا قبا  
 منہ بستہ کا  
 بہار کی بات کا جدا انوار  
 روشن و دل بستہ دل ہی جدا  
 وہ ایک بات میرے میں  
 دل جدا میں خون میں  
 تو کہ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





نصف شمس  
چهار گوش  
نور بان برون اس کے سخن کا مدعا  
گر چہ چادر نور

جو صفحہ ہے جان  
کجا کہوں  
نہ اہل سخن  
وہ اہل سخن

لو قواسم  
کجا کہوں  
نہ اہل سخن  
وہ اہل سخن

کجا کہوں  
نہ اہل سخن  
وہ اہل سخن

کجا کہوں  
نہ اہل سخن  
وہ اہل سخن

اگر سن جوانی یہ ہوتا  
اچھا اب غنچہ مجھے پیر ہوا

سہا شاگرد میر علی وسط شمس

مذکورہ بہتر ساکنان ہند  
بادگار است در میان ہند  
شدہ معطر و داغ جان ہند  
این سراپاست بوستان ہند  
شجرہ محمد شاعران ہند

مخلص باشندہ فرخ آباد شاگرد میر

لوگ اگر اسکویں شک چمن ہی بجای  
میلو گار طبع ارباب سخن ہی یہ بجای

ایضا حضرت شمس

|   |  |
|---|--|
| میر می شفیق فی کہا ہتی مذکورہ کمن تر کا | ہو سکی کیونکر کسی نسلی طلیب سا جوا     |
| ہی شمار بیٹہ شعی صرع سال آغشکار         | واہ دیکھا تذکرہ وہ شاعر و نکالاجواب    |
| قطرہ تاریخ طبع از شیخ فدا حسین تجلخص    | اسا کو قصیدہ بیانی ضلع بلند شہر و قلعہ |

|                        |                            |
|------------------------|----------------------------|
| کیا تذکرہ لطیف و نادر  | محسن نے فدا رقم کیا ہے     |
| کیا حسن معانی ہے سراپا | ہر حرف پہ اس کے جان خدا ہے |

نظاری باشندہ قصیدہ بیانی ضلع بلند شہر و قلعہ  
قطرہ تاریخ طبع از شیخ فدا حسین تجلخص  
اسا کو قصیدہ بیانی ضلع بلند شہر و قلعہ  
محسن نے فدا رقم کیا ہے  
ہر حرف پہ اس کے جان خدا ہے

تاریخ تاجیکستان

نہایت پر نور و شاد  
نہایت پر نور و شاد  
کیا روکش ہر مسکن مطالعات  
سین او سراسر شمع قلم

سرابا سخن یاد کار جهان  
 سال کیف گفت از غما  
 سرابا سخن یاد کار جهان  
 سال کیف گفت از غما

[illegible]

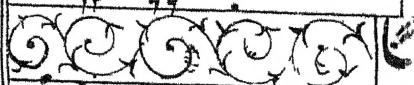
چراغِ کمال و میر کا دیوانہ



درینجا که نیا سلسله  
 از سر اجتناب کوی می شود  
 سوزی بسجای پادشاهان  
 کوی است آن کوی جویبار  
 در شاه پیران کوی  
 غرض کوی خالی نیست  
 بر آن دل بین کوی  
 بنای سبب است آن کوی  
 نظر است بر کوی  
 غرض کوی خالی نیست

شقی شاگرد میر علی اوسط رشک

واسطه سیر کے رکھتی ہیں تمنا حورین  
 کیا سراپا ہی پر جی جسکی ہیں شیدا حورین



محسن نہ دیدست در آفاق جواب محسن  
 کہ از ان گشت عیان ای جواب محسن  
 این سزا پاسخ ای سجاد جناب محسن  
 محمد حسین محمد ملو کلمہ

ہست ہر یک معر شس برجستہ  
 از گل معنیست این گلہ ستہ

نقطہ یار حور و دہ لالہ دہیت محلی ارشا گرد خواجہ زیر ویر

مثل محبوب ہوا ز پیک کف عالم  
 یہ ہی بے شہہ گلستان بہار عالم

میر محسن نے کہا تذکرہ ایسا کویپ  
 زار اب مصرعہ برجستہ تاریخ لکھنوں

قطعہ تاریخ طبع را و عید النور حمیم خان حیم شاگرد میر علی علی بیخود

ہر بیت جسکی کم نہیں بروی حور سی  
 یہ نور کا کلام ہی یہ شعر نور کے

کیا تذکرہ کہا ہے یہ محسن اسی حیم  
 کیا خوب مقام کی تاریخ یہ ہوئی



۳۹۱  
 بہجائز ہوا ی قند ہر سر  
 ہر دم زود در لعل پنا دار  
 کہ تا لفظ مضمون کی پہنیں  
 دم بوش مطلب سداں کی  
 کہ اہل سخن جسکو سچین  
 دھیم در زمانہ سچین  
 طیف میں سچین شاعری کا

ہوا دل کو جانی جانی  
 ہوا دل کو جانی جانی  
 ہوا دل کو جانی جانی  
 ہوا دل کو جانی جانی



در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی  
 در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی  
 در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی  
 در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی

|                                    |                               |
|------------------------------------|-------------------------------|
| اینچنین تاریخ طبعش گفته از جوش طرب | حالا سحر با الله مبارک قال    |
| در گذشته از سحر تفکری نداشت        | افضل از این ندیده در چشم حلال |

|   |                              |
|---|------------------------------|
| قطعه تاریخ طبعش از علی بهار شاعر محلی بود | چهارم ذکره میر حسن جلی کا    |
| هوئی اور مطبوعه خورشید                    | بهارا سکی تاریخ کیا خوب لکھی |

|  |                          |
|--|--------------------------|
| قطعه تاریخ طبعش از مولوی محمد علی خان نیم منصف صنعتی | نسخه حسن چه خوش مطبوع شد |
| هرگز در دوا نورا                                     | هست تاریخ سنی طبعش ششم   |

|                      |                         |
|----------------------|-------------------------|
| مطبوع هوئی کتاب حسن  | مشهور هوئی حسن          |
| برقین نام بره مکدا   | عالم میرزا بهید حجاب سن |
| تاریخ سربان سی هی یه | بی بی بل انتخاب حسن     |

|  |                                |
|--|--------------------------------|
| قطعه تاریخ طبعش از شمس عشقی شاکر میر علی بهار شاکر | نول کشوری چهار پا جواس سربا کو |
| هر ایک بول او بها خوب چاپ                          | کبی به عیسوی تاریخ طبع عشقی    |
| کلام اهل زبان خوب انتخاب چهار                      |                                |

در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی  
 در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی  
 در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی  
 در کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی